(1)

میلادِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر علماء اسلام مشائخ عرب وعجم
اور اکابر دیوبند کی مصدقہ عظیم الشان تحقیقی کتاب لاجواب تاریخی دستاویز

الدُّرُّ المُنَظَّم
فی
بیانِ حکمِ مولدِ النبی الأعظم

تصنیف

شیخ الدلائل مولانا شیخ عبد الحق محدث الہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۵۲-۱۳۳۳ھ

حسب الارشاد

حضرت مولانا حاجی امداد اللہ مہاجر مکی علیہ الرحمۃ

۱۲۳۳-۱۳۱۷ھ

بسعی

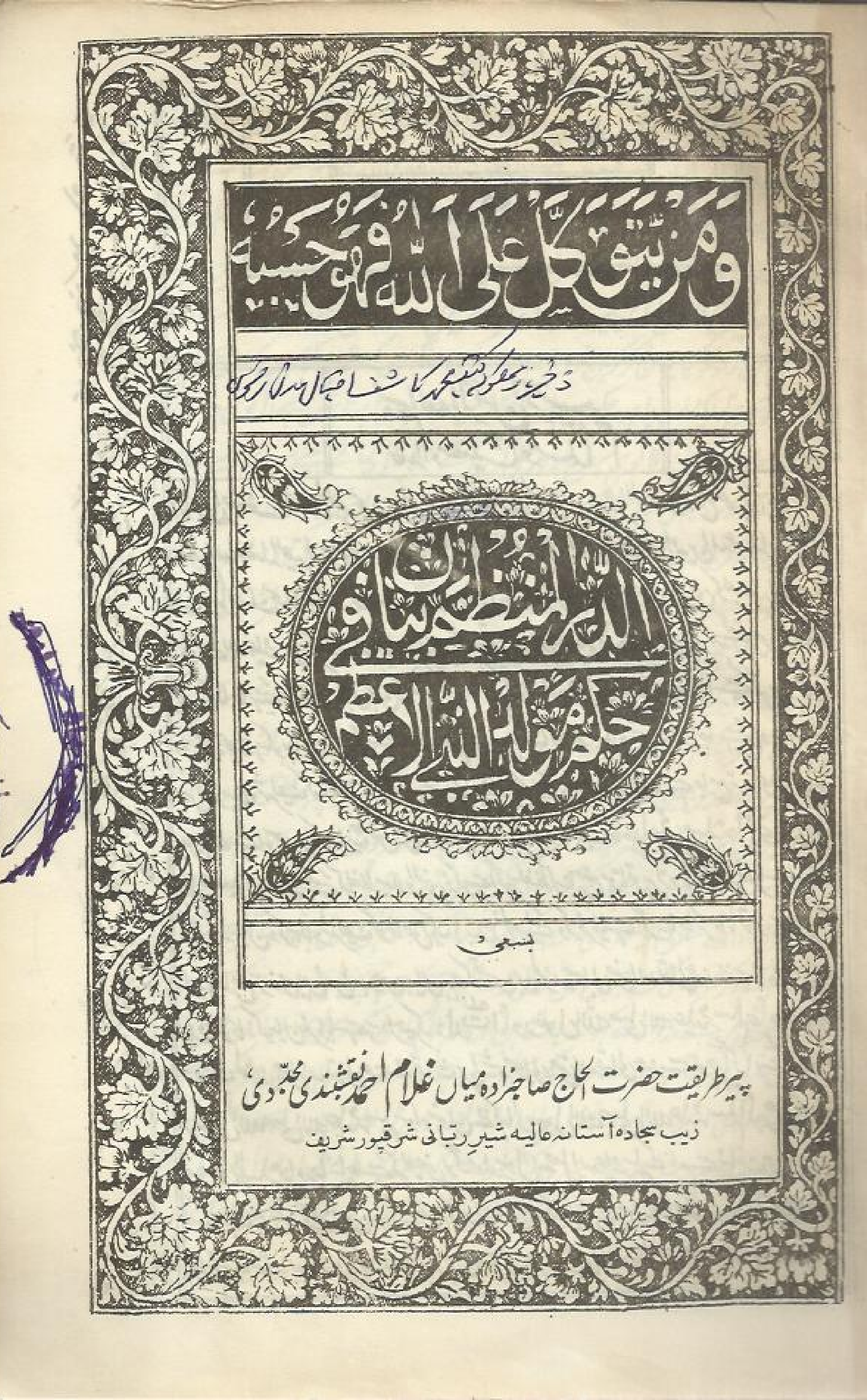
پیر طریقت حضرت الحاج صاحبزادہ میاں غلام احمد نقشبندی مجددی

زیب سجادہ آستانہ عالیہ شیر ربانی شرقپور شریف

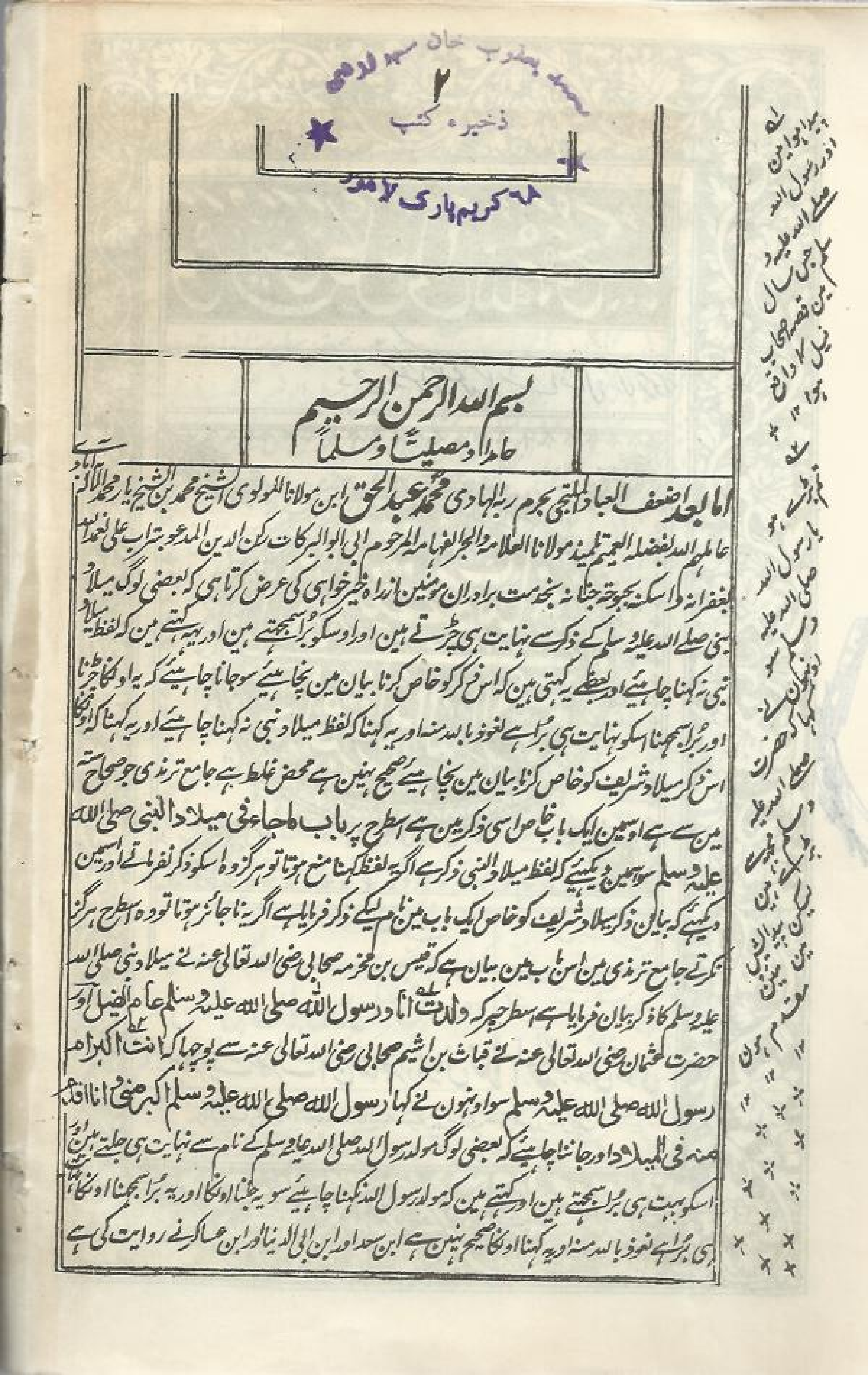
ناشر

مولانا الحافظ القاری صاحبزادہ محمد ابوبکر نقشبندی

ناظم مکتبہ حضرت میاں صاحب شرقپور شریف ۔ شیخوپورہ



وَمَن یَتَوَکَّلْ عَلَی اللہِ فَہُوَ حَسْبُہٗ
الکلام المنتظم بیان فی
حکم مولد النبی الاعظم
بسعی
پیر طریقت حضرت الحاج صاحبزادہ میاں غلام احمد نقشبندی مجددی
زیب سجادہ آستانہ عالیہ شیر ربانی شرقپور شریف



بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً

اما بعد اضعف العباد الملتجی بحرم رب الہادی محمد عبد الحق ابن مولانا المولوی الشیخ محمد بن الشیخ یار محمد الالہ آبادی عاملہم اللہ بفضلہ العمیم تلمیذ مولانا العلامۃ والبحر الفہامۃ المرحوم ابی البرکات رکن الدین المدعو بتراب علی نعمہ اللہ بغفرانہ و اسکنہ بحبوحۃ جنانہ بخدمت برادران مومنین از راہ خیر خواہی کی عرض کرتا ہی کہ بعضی لوگ میلاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر سے نہایت ہی چڑتے ہین اور اوسکو برا سمجھتے ہین اور یہہ کہتے ہین کہ لفظ میلاد نبی نہ کہنا چاہیئے اور بعضے یہ کہتی ہین کہ اس ذکر کو خاص کرنا بیان مین بیجا ہیئے سو جاننا چاہیئے کہ یہ اونکا چڑنا اور برا سمجھنا اسکو نہایت ہی برا ہے نعوذ باللہ منہ اور یہ کہنا کہ لفظ میلاد نبی نہ کہنا چاہیئے اور یہ کہنا کہ اونکا اس ذکر میلاد شریف کو خاص کرنا بیان مین بیجا ہیئے صحیح نہین ہے محض غلط ہے جامع ترمذی جو صحاح ستہ مین سے ہے اوسمین ایک باب خاص اسی ذکر مین ہے اسطرح پر باب ماجاء فی میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم سو اسمین دیکھیئے کہ لفظ میلاد النبی ذکر ہے اگر یہ لفظ کہنا منع ہوتا تو ہرگز وہ اسکو ذکر نفرماتے اور اسمین دیکھیئے کہ بیان ذکر میلاد شریف کو خاص ایک باب مین نام لیکے ذکر فرمایا ہے اگر یہ ناجائز ہوتا تو وہ اسطرح ہرگز نکرتے جامع ترمذی مین اس باب مین بیان ہے کہ قیس بن مخرمہ صحابی رضی اللہ تعالی عنہ نے میلاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر بیان فرمایا ہے اسطرح پر کہ ولدت انا و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام الفیل اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ نے قباث بن اشیم صحابی رضی اللہ تعالی عنہ سے پوچھا کہ انت اکبر ام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو اونہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکبر منی و انا اقدم منہ فی المیلاد اور جاننا چاہیئے کہ بعضی لوگ مولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے نہایت ہی جلتے ہین اور اسکو بہت ہی برا سمجھتے ہین اور کہتے ہین کہ مولد رسول اللہ نکہنا چاہیئے سو یہ جلنا اونکا اور یہ برا سمجھنا اونکا ہی برا ہے نعوذ باللہ منہ اور یہ کہنا اونکا صحیح نہین ہے ابن سعد اور ابن ابی الدنیا اور ابن عساکر نے روایت کی ہے

حضرت امام ابی جعفر صادق محمد بن علی رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ اونہون نے فرمایا کان قدوم اصحاب الفیل للنصف من المحرم فبین الفیل وبین مولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس وخمسون لیلۃ سو اس روایت مین موجود ہے کہ حضرت امام ابی جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے وقت بیان مولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مولد رسول اللہ کا لفظ فرمایا اگر یہ کہنا منع ہوتا تو آپ اسکو وقت بیان مولد شریف کے ہرگز نہ فرماتے جاننا چاہیے کہ بعضی لوگون مین بیان مولد شریف مین نزاع ورد وکد واقع ہے ور کلمات ناشائستہ اون سے سنے گئی ہین کہ اونکو کیا یہان ذکر کرین نعوذ باللہ منہا اور یہ بھی سنا گیا ہی کہ وہ یہ بھی کہتے ہین کہ اس کے بیان سے کیا فائدہ ہے ہم تو ایکدفعہ پیدا ہو چکے ہین ہمارے اختیار مین تو اسطرح پیدا ہونا نہین ہے اگر کوئی دوسرا بیان آپکے حال شریف کا ہوگا تو ہم اسطرح اوسپر عمل کرین گے مثلا حال کہانے پینے سونے وغیرہ کا اور یہ بھی سنا ہے کہ وہ یہ بھی کہتے ہین کہ بھلا آپ نے بھی کبھی اپنا حال مولد شریف کا اور حال اپنی پیدایش مبارک بیان فرمایا ہے یا آپ نے کبھی حال پیدایش کسی نبی کا انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام مین سے بیان فرمایا ہے کہ تم لوگ اسکو آپ کے خلاف بیان کرتے ہو یا کسی خلیفہ نے خلفاء راشدین مین سے رضی اللہ تعالی عنہم یا اور کسی بقیہ صحابہ مین سے یا تابعین یا تبع تابعین سے حال مولد شریف کا اور آپ کی پیدایش مبارک کا بیان کیا ہے اور جب قرون ثلثہ مین پایا نہ گیا تو یہ بیان کرنا بدعت سیئہ ہے اور بعضون سے یہ سنا گیا ہے کہ وہ یہ کہتے ہین کہ یہ بیان مولد شریف تو مستحسن ہے بلکہ مستحب ہے مگر اسکا بیان تنہا پڑھ لیوے لوگون مین نہ پڑھے اور اس بیان شریف کو تکرار نہ کرے اس بیان مولد شریف کو اگر بتکرار پڑھیگا تو منع اور بدعت سیئہ ہو جائیگا اور اس بیان مولد شریف کو شہرون مین بھی نہ پڑھے اور چوکی اور منبر پر بھی نہ پڑھے ورنہ بدعت سیئہ ہو جائیگا سو جاننا چاہیے کہ یہ جو وہ کہتے ہین تو وہ اسطرح نہین ہے کیونکہ وارد ہی عند ذکر اولیاء اللہ تنزل الرحمۃ یعنی وقت ذکر اولیاء اللہ کے رحمت الہی نازل ہوتی ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر شریف کی وقت بطریق اولی نزول رحمت الہی ہوتی ہے چنانچہ بتصریح وارد ہے کہ آپکے اس ذکر کرنے والون مین سے دروازے کہولے جاتے ہین اور تمام ملائکہ اون کے واسطے استغفار کرتے ہین اور نجات عذاب دنیا و آخرت سے اون کے واسطے ہوتی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اون کے واسطے واجب ہوتی ہے تو اس بیان مولد شریف مین بڑا فائدہ ہی رزقنا اللہ سبحانہ وتعالی اور بروایات صحیحہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنا حال ولادت باسعادت اپنے آپ یا بسبب مذمت و برائی بیان کرنے منکرین کے یا بخواہش و درخواست کسیکی صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم مین بکرات و مرات بیان فرمایا ہے اور یہ بھی بروایات صحیحہ ثابت ہے

نصف ؟ آنا اصحاب فیل کا نصف محرم کو پس فاصلہ درمیان اس قصہ کے اور پیدا ہونے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پچپن رات کا تھا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حال پیدائش انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا کبھی اپنی حال پیدائش کے ساتھ
بیان فرمایا ہے اور کبھی آپ نے اپنی حال پیدائش کسی نبی کا انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام مین سے علیحدہ بھی
بیان فرمایا ہے اور اسیطرح صحابہ اور تابعین مین سے بھی رضی اللہ تعالیٰ عنہم حال پیدائش کسی نبی کا انبیاء
علیہم الصلوٰۃ والسلام مین سے علیحدہ بھی اور اسیطرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش مبارک کے ساتھ
بھی بیان فرمایا ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم مین سے بھی آپکی مدح کرنے کے واسطے آپ سے اجازت
و اذن لیکے آپ کے سامنے اس حال ولادت باسعادت کو شعرون مین بیان کیا ہے اور آپ نے اون کے
حق مین وقت طلب اذن کے اذن دیکر دعا فرمائی ہے کہ قل لا یفضض اللہ فاک یعنی مدح بیان
کرو نہ توڑے اللہ تمہارے منہ کو مراد اسے دعا اون کے واسطے ہے واسطے حفاظت اونکے منہ کے کل خلل سے
نہ فقط دانتون کے گرنے سے اور خلفاء راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی اسکا بیان کرنا ثابت ہے
اور غیر سے امر اسکو کرکے اس بیان شریف کو لوگون کے سامنے سُنا ہے اور بقیہ عشرہ مبشرہ اور بعض بقیہ
صحابہ اور صحابیات امہات المومنین وغیرہا سے اور تابعین اور تبع تابعین مین سے بھی بروایات صحیحہ اسکا
بیان کرنا ثابت ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اور شعرون مین بھی اس بیان شریف کو آپ کے سامنے
صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین مین سے پڑہا ہے کہڑے ہوکے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی منبر
پر کہڑے ہوکر اپنا نسب شریف اور حال پیدائش مبارک بیان فرمایا ہے چنانچہ بیان اسکا مع تفصیل احادیث
صحیحہ سے کتب معتبرہ سے عنقریب کیا جائیگا انشاء اللہ تعالیٰ سو یہ بیان مولد شریف ہرگز منع و بدعت
سیئہ نہین ہے اور بعضے لوگ یہ کہتے ہین کہ ہم بیان مولد شریف کا انکار نہین کرتے ہین ہم تو اسکو مستحسن بلکہ
مستحب کہتے ہین مگر اسکا بیان بطور روایت کرے جسطرح کتب احادیث شریفہ مین بطور روایت ہے اور
بغیر روایت کے طور پر علیحدہ یہ بیان نہ کرے کیونکہ اسطرح بیان کرنا درست نہین ہے سو جاننا چاہیئے
کہ یہ کہنا اونکا صحیح نہین ہے دونون طور سے حالات ولادت باکرامت کا بیان کرنا کتب احادیث شریفہ
سے ثابت ہے چاہے بطور روایت چاہے بطور احادیث شریفہ کے بیان کرے اور یا چاہے احوال شریفہ
ولادت باکرامت کو علیحدہ جو کہ روایات صحیحہ سے ثابت ہوئے ہین اونکو بغیر اسناد کے بیان کیجئے بیان کرے
چنانچہ صحابہ اور صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین مین سے بھی کبھی بے اسناد ذکر کئے حالات ولادت
باسعادت کو علیحدہ بھی بیان فرمایا ہے جیسا کہ اسکا حال روایات صحیحہ سے جو کہ ذکر کیجائینگے معلوم
ہو جائیگا انشاء اللہ تعالیٰ اور جاننا چاہیئے کہ بعضے لوگ عمل مولد شریف کو جو کہ مروج ہے کہ جسکا
بیان عنقریب ہوگا جبکہ وہ خالی محرمات و منکرات شرعیہ سے ہو اور اس مین تعیین و تخصیص روز

بدعت سیئہ کہتے ہین سو یہ بھی اسطرح نہین ہے بلکہ یہ بدعت حسنہ ہے بلکہ بعضی اکابر علماء نے آپکے فضائل و معجزات
کے ذکر کو خصوصًا وقت ظہور فساد و ضعف اعتقاد کے اور پھیلانے منکرین کے مطاعن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے اوپر اور عوام کے ذہنون مین شبہے اور شکوک ڈالتے وقت واجب علی الکفایہ فرمایا ہے بلکہ بعضے اکابر علماء
نے یہ فرمایا ہے کہ اگر مسلمان دین کے دشمنون کا حال بدیدۂ حمیت اسلامی ملاحظہ فرماوین خصوصًا اس زمانے
مین کہ ہر جگہ وہ نشر فضائل اپنے پیغمبر کا اپنے دین کی ترویج کے واسطے اور لوگون کو ترغیب دینے کیواسطے
کرتے ہین تو انعقاد مجلس مولود شریف کو موجب نشر فضائل و معجزات سرور کائنات علیہ الصلوات والتحیات
ربیع الاول مین بلکہ ہر مہینے مین لازم و واجب جانین چنانچہ بیان اسکا بھی بتصریح ہوگا ان شاء اللہ تعالی
اور بعضے لوگ اس عمل مولد شریف کو جو ہر برس اوسدن مین ہو جو کہ موافق دن ولادت باسعادت کے ہے
اور وہ خالی محرمات و منکرات شرعیہ سے ہو بدعت سیئہ کہتے ہین سو یہ بھی اس طرح نہین ہے بلکہ یہ بھی بدعت حسنہ
ہے اس تعیین کی اصل بھی شرع شریف سے ثابت ہے اسکا بیان بھی اور جواب سر لوگون کا اعتراض ہے اسکا
بیان بھی اور اسکا جواب بھی بتفصیل بیان ہوگا **اور جاننا چاہیئے** کہ اگر یہ عمل مولد شریف بتعیین و
تخصیص روز ہو یا بلاتعیین و تخصیص روز ہو مگر اوس مین ادخال محرمات و منکرات ہو تو تمام اکابر علماء محققین
متفق ہین اس بات پر کہ انعقاد مجلس مولد شریف بادخال محرمات و منکرات شرعیہ ناجائز ہے اسطرح کی مجلس
کرنے کو وہ بھی نہین تجویز فرماتے ہین بلکہ اسطرح کی مجلس کرنیکو منع فرماتے ہین سو اسمین تمام علماء محققین متفق
ہین نزاع و اختلاف اسمین کسیکو نہین باقی رہی یہ بات کہ بعضی علماء اس طرح کی مجلس مولد شریف کیصورت
مین نفس مولد شریف کو بدعت سیئہ و بدعت ضلالت و حرام کہتے ہین اور وہ یہ بھی کہتے ہین کہ اصل مولد
شریف ہی سے منع کرنا بہت لائق ہے کیونکہ اسمین بہت مفاسد حاصل ہوتے ہین اور جو اکابر علماء محققین
ہین وہ اس کے رد مین یہ فرماتے ہین کہ تحریم تو اسمین آئی ہے حرام چیزون کی جہت سے وہ اسمین داخل کیے گئے
ہے نہ باعتبار اجتماع کے واسطے اظہار شعار مولد شریف کے اگر مثل ایسے امور کے واقع ہو اجتماع مین نماز
جمعہ کے واسطے مثلاً وہ البتہ ہوگا قبیح برا اور ایسے لازم نہین آتا ہی حرمت اجتماع کے نماز جمعہ کے لیئے
جیسا کہ یہ ظاہر ہے اور ہمنے تو یہ بیشک دیکھا ہے بعضے ان امور کو رمضان شریف کی راتون مین نزدیک
اجتماع لوگون کے نماز تراویح کے واسطے کیا حرام ہو جائیگا اجتماع بسبب ان امور کے وہ جو ملے ہین اوسکی ساتھ
کلا یعنی ہرگز نہین یون بلکہ ہم کہتے ہین اصل اجتماع نماز تراویح کے واسطے حسن ہے اور سنت ہے اور قربت ہے
اور جو برے امور ملائے گئے ہین اوسکی وہ قبیح ہین برے ہین اسیطرح ہم کہتے ہین کہ اصل اجتماع واسطے
اظہار شعار مولد شریف کے مندوب ہے اور قربت ہے اور امور قبیحہ جو ملائے گئے ہین اوسکے طرف وہ برے ہین

ان امور کو برا سمجھنا چاہیے اور وہ یہ ہے فرماتے ہین کہ مولد النبی مین تعظیم مضاف کی ہے صلی اللہ علیہ وسلم مانند
بیت اللہ زادہ اللہ سبحانہ وتعالی تعظیما وتشریفا یعنی جب کسی چیز کی نسبت بڑے کیطرف کرتے ہین یعنی جب
کسی چیز کا علاقہ بڑی چیز سے لگاتے ہین تو اوس چیز کی تعظیم ثابت ہوتی ہے جیسی مولد نبی کا اور آپکا
موی مبارک اور نعلین شریف وغیرہ یا جیسے اللہ کا گھر اور بادشاہ کا غلام تو اس مقام مین گھر کی تعظیم
اور غلام کی تعظیم ثابت ہوتی ہے اور یہ اضافت تحقیر کے واسطے کب ہوتی ہے جب کسی چیز کی نسبت چھوٹے
اور حقیر اور ذلیل چیز کیطرف کرتے ہین جیسے ولد الحجام یعنی حجام کا بیٹا تو مولد کی حقارت کرنا درست
نہ ہوگا یہ لفظ کہکے کہ مولد بدعت مذمومہ ہے یا گمراہی یا حرام ہے یا مکروہ ہے اور یہ کہنا بھی درست نہوگا
کہ یہ رسالہ مولد کے باطل کرنیکی واسطے ہے عمل مولد شریف جو کہ مستحسن ہے اوسکو ہم بدعت سیئہ و بدعت ضلالت و
حرام و مکروہ اور ممنوع ہرگز نہین کہتے ہین بلکہ جو کوئی اوسمین محرمات و ممنوعات شرعیہ کرے اوسی منع کرتے
ہین اور اوس محرمات و ممنوعات شرعیہ کو بدعت سیئہ و بدعت ضلالت و حرام و مکروہ و ممنوع البتہ کہتے
ہین اور یہ کہتے ہین کہ اونکو اس مجلس مولد شریف مین نکرنا چاہیے اور پاک و صاف اس مجلس شریف
کو اون سے رکھنا چاہیے اور جو بدعات عوام نے نکالین ہین یعنی اور اسباب محرمہ و منکرات سے اوسکو
اس سے خالی رکھنا چاہیے تاکہ باعث حرمان طریقہ اتباع سے نہو چنانچہ ان سب کا بیان بھی
بسند کتب معتبرہ کیا جائیگا ان شاء اللہ تعالی **اور جاننا چاہیئے** کہ یہ جو بعضے لوگ کہتے ہین
کہ عمل مولد شریف منع ہے اسواسطے کہ تعیین اسمین کسیوقت کا دن کو ہو یا رات کو لوگ کرتے ہین اور تعیین
اپنی طرف سے کرنا منع ہے اور بے تعیین ہرگز عمل مولد شریف ہوتا نہین ہے اسیواسطے یہ بدعت سیئہ ہے
سو یہ طرح نہین ہے بلکہ تعیین وہ ممنوع و باطل ہے کہ جسمین یہ لحاظ ہو کہ خلا اسکے روز معین مین بجالانا
اسکا درست ہے اور اسکے سوا ناجائز ہے کیونکہ اس صورت مین تشریع شرع جدید اور تغییر حدود اللہ ہے
اور اگر تعیین بغیر اس لحاظ کے ہی تو کچھ مضائقہ نہین جیسا کہ تذکیر و موعظت واسطے نفع و ہدایت
لوگون کے جمیع وقتون مین مؤکد و مستحب ہے اور تعیین کرنا کسی روز کا روزون مین سے اور تاریخ کا
تاریخون مین سے اسکی واسطے ہے جیسا کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے پنجشنبہ کا روز
واسطے موعظت کی مقرر فرمایا تہا صحیح بخاری مین ہے عن ابی وائل کان عبد اللہ یذکر الناس فی کل
خمیس انتہی اس بیان کو خوب تفصیل سے جناب حضرت مولانا و استاذنا ابو البرکات رکن الدین محمد
بتراب قدس سرہ نے رسالہ ہدایۃ النجدین فی مسائل العیدین مین ترقیم فرمایا ہے جو چاہی اسمین ملاحظہ
فرماوی **اور جاننا چاہیئے** کہ جو لوگ قیام وقت ذکر ولادت باسعادت کے کرتے ہین اور انکو

بعضی لوگ شرک مین شمار کرتے ہین اور قیام کو شرک کہتے ہین اور حرام اور بدعت سیئہ سو یہ طرح نہین ہے
قیام تعظیماً وقت ذکر ولادت باسعادت کے علماء محدثین محققین نے مستحسن فرمایا ہے اور بدعت حسنہ چنانچہ
اسکا بیان بھی تفصیل سے ہوگا سو اب بحولہٖ و قوتہٖ بیان مذکورہ شروع کرتا ہے اور اس رسالہ کو آٹھ باب
مرتب کرتا ہے **پہلا باب** بیان مین اسکی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا حال ولادت باکرامت
اپنے آپ یا بسبب مذمت و برائی بیان کرنے منکریت کی یا بخواہش و درخواست کسیکی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ
عنہم مین سے برکات و مرآت بیان فرمایا ہے اور اس باب مین **سات** فصلین ہین **پہلی فصل** مین بیان
ہے اون احادیث صحیحہ کا کہ جسمین ذکر ہے کہ آپ نے اپنی ولادت باسعادت کا ذکر فرمایا ہے اور اس مین
مذمت و برائی منکرین کا ذکر نہین ہے اور کسیکی درخواست کا بھی اوس مین ذکر نہین ہے **دوسری فصل**
مین بیان ہے اوس روایات صحیحہ کا کہ جسمین ذکر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوگئے اپنا نسب
شریف اور پیدائش کا حال بیان فرمایا ہے بسبب مذمت و برائی بیان کرنے منکرین کے اور اخیر اس سبب کے بھی
تیسری فصل مین بیان ہے اون احادیث شریفہ کا کہ جسمین ذکر ہے کہ کسیکی درخواست کرنیسے آپنے اپنی ولادت
باسعادت کا ذکر فرمایا ہے **چوتھی فصل** اس بیان مین ہے کہ کبھی آپنے اپنی حال پیدائش مبارک کے ساتھ حال پیدائش
انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا بھی بیان فرمایا ہے **پانچوین فصل** اس بیان مین ہے کہ کبھی آپنے حال پیدائش کسی
انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام مین سے علیحدہ بھی بیان فرمایا ہے اور اسیطرح صحابہ اور تابعین مین سے بھی رضی اللہ
تعالیٰ عنہم حال پیدائش کسی نبی کا انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام مین سے علیحدہ بھی بیان فرمایا ہے **چھٹی
فصل** اس بیان مین ہے کہ کبھی آپ نے اپنی حال پیدائش مبارک کے ساتھ حال پیدائش خلفاء اربعہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا بھی بیان فرمایا ہے اور کبھی اپنی حال پیدائش مبارک کے ساتھ حال پیدائش بعض
ہی خلیفہ کا بیان فرمایا ہے **ساتوین فصل** اس بیان مین ہے کہ کبھی آپ نے حال پیدائش خلفاء اربعہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کا علیحدہ بھی بیان فرمایا ہے اور اس بیان مین ہے کہ صحابہ اور تابعین اور تبع
تابعین مین بھی خلفاء راشدین کی پیدائش کا حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حال پیدائش مبارک
کے ساتھ اور علیحدہ بھی بیان کیا ہے رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین **دوسرا باب** اس بیان مین ہے
کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین مین سے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس حال ولادت
باسعادت کو بیان فرمایا ہے اور اس باب مین تین فصل ہین **پہلی فصل** اس بیان مین ہے کہ بعض
صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت و اذن لیکے مدح بیان کرنیکا
آپکے سامنے اس حال ولادت باسعادت کو شعرون مین بیان کیا ہے اور آپ نے اونکی حق مین

وقت طلب فن ان کے اذن فرماکے دعا فرمائی ہے کہ قل لا یفضض اللہ فاک مدح بیان کرو نہ توڑے اللہ تمہارے
منہ کو مراد اس سے دعا اونکی ہو اسطی ہے واسطی حفاظت اونکی منہ کے کل خلل سے نہ فقط دانتوں کے گرنے سے
دوسری فصل اس بیان مین ہی کہ آپنے خود بعض صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم کو مدح و مکارم بیان کرنے کو
فرمایا ہے اور اونہوں نے اوس مدح شریف مین ولادت باسعادت کا بہی ذکر فرمایا ہے شعروں مین کہڑے
ہوکے اور اس بیان مین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعض صحابہ رضی اللہ تعالی عنہ کے واسطی منبر کہنچنے
کے واسطی فرماتے مسجد مین وہ اسپر خوب کہڑے ہوکی آپ کی مدح اور مشرکون کی ہجو بیان فرماتے تہی **تیسری
فصل** مین بیان ہے اسکا کہ آپ کے سامنے آپکی مدح بغیر طلب فن ان اور بغیر آپ کے فرمائے شعروں مین
عورتوں نے اور لڑکوں نے اور لونڈیوں نے بیان کیا ہے اور آپ نے اونکو منع نہین فرمایا ہے اور اسکا بیان
ہے کہ حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے آپکی مدح مین آپ کے سامنے شعر پڑہی اور آپنے
اونکو دعا فرمائی کہ جزاک اللہ یا عائشہ خیرا اور یہ فرمایا کہ فما اور کرتنی سررت کسروری بکلامک یعنی پس مین
یاد نہین رکہتا ہوں کہ مین خوش کیا گیا اور مسرور ہوا ہوں مثل اپنی خوشی و سرور کے تمہارے کلام کے ساتھ
تیسرا باب اس بیان مین ہے کہ خلفاء راشدین جو کہ عشرہ مبشرہ مین سے ہین رضی اللہ تعالی عنہم
اون سے بہی اسکا بیان کرنا ثابت ہے اور غیر سے بہی امراء و سلوک کے اس بیان شریف کو سنا ہے اور بقیہ عشرہ مبشرہ
سے بہی رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین اسکا بیان کرنا ثابت ہے اور اس باب مین دس فصلین ہین بعدد عشرہ مبشرہ
رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین **پہلی فصل** مین ہے بیان حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ **دوسری
فصل** مین ہے بیان حضرت عمر رضی اللہ عنہ **تیسری فصل** مین ہے بیان حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ
چوتہی فصل مین ہے بیان حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ **پانچوین فصل** مین بیان حضرت طلحہ رضی اللہ
تعالی عنہ **چہٹی فصل** مین بیان ہے حضرت زبیر رضی اللہ تعالی عنہ **ساتوین فصل** مین ہے بیان
حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالی عنہ **آٹھوین فصل** مین ہے بیان حضرت سعد بن ابی وقاص
رضی اللہ تعالی عنہ **نوین فصل** مین ہے بیان حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالی عنہ **چوتھا باب**
بیان مین ہے روایات صحیحہ کے جو کہ اس باب مین ہے بقیہ صحابہ اور صحابیات ام المومنین وغیرہا رضی اللہ تعالی
عنہم اجمعین سے مگر بنظر اختصار ذکر بعض صحابہ اور بعض صحابیات رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین پر اکتفا
کرتا ہوں اور اس باب مین تیس فصلین ہین **پہلی فصل** مین ہے بیان حضرت عباس رضی اللہ تعالی عنہ **دوسری
فصل** مین ہے بیان حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما **تیسری فصل** مین بیان حضرت عبداللہ
بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما **چوتہی فصل** مین ہے بیان حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما

پانچوین فصل مین ہے بیان حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما چھٹی فصل مین ہے
بیان حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ساتوین فصل مین ہے بیان حضرت عثمان بن ابی العاص
رضی اللہ تعالیٰ عنہ آٹھوین فصل مین ہے بیان حضرت زیاد بن لبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نوین فصل مین ہے بیان حضرت
بریدۃ الاسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ دسوین فصل مین ہے بیان حضرت قیس بن مخرمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ گیارہوین فصل
مین ہے بیان حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارہوین فصل مین ہے بیان حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما
تیرہوین فصل مین ہے بیان حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چودہوین فصل مین ہے بیان حضرت ابوجہم
رضی اللہ تعالیٰ عنہ پندرہوین فصل مین ہے بیان حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سولہوین فصل مین ہے بیان حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سترہوین فصل مین ہے بیان حضرت زید
بن سلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اٹھارہوین فصل مین ہے بیان حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ
انیسوین فصل مین ہے بیان حضرت ابومریم غسانی رضی اللہ عنہ بیسوین فصل مین ہے بیان حضرت
ابومخز عقیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکیسوین فصل مین ہے بیان حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
بائیسوین فصل مین ہے بیان حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ تیئیسوین فصل مین ہے
بیان حضرت ابوقتادۃ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ چوبیسوین فصل مین ہے بیان حضرت جابر
بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پچیسوین فصل مین ہے بیان حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ
چھبیسوین فصل مین ہے بیان حضرت خولیصہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ ستائیسوین فصل مین ہے بیان
حضرت ابوالطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اٹھائیسوین فصل مین ہے بیان حضرت ام المؤمنین عائشہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا انتیسوین فصل مین ہے بیان حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تیسوین
فصل مین ہے بیان حضرت اسما بنت ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا اکتیسوین فصل مین ہے
بیان حضرت فاطمہ بنت عبداللہ الثقفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بتیسوین فصل مین ہے بیان حضرت حلیمہ سعدیہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا **پانچوان باب** بیان مین ہے روایات صحیحہ کے جو کہ اسباب مین
ہے تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین مین مگر بنظر اختصار ذکر بعض تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین
کے اوپر اکتفا کرتا ہون اور اس باب مین اکیس فصلین مین - پہلی فصل مین ہے بیان حضرت کعب الاحبار
رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوسری فصل مین ہے بیان حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ -
تیسری فصل مین ہے بیان حضرت امام علی بن الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ - چوتھی فصل مین
ہے بیان حضرت امام ابوجعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ - پانچوین فصل مین ہے بیان

حضرت عروہ رضی اللہ تعالے عنہ **چھٹی فصل** میں ہے بیان حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ **ساتوین**
فصل میں ہے بیان حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ **آٹھوین فصل** مین ہے بیان حضرت خالد بن
معدان رضی اللہ تعالیٰ عنہ **نوین فصل** میں ہے بیان حضرت ابن شہاب یعنی محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن
عبد اللہ بن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ **دسوین فصل** میں ہے بیان حضرت اسحق بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہما **گیارہوین فصل** میں ہے بیان حضرت عبد اللہ بن القبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ **بارہوین فصل** مین
ہے بیان حضرت یزید بن رومان رضی اللہ تعالیٰ عنہ **تیرہوین فصل** مین ہے بیان حضرت ابو الجعفار
رضی اللہ تعالیٰ عنہ **چودہوین فصل** میں ہے بیان حضرت حسان بن عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ **پندرہوین**
فصل میں ہے بیان حضرت ابراہیم النخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ **سولہوین فصل** میں ہے بیان حضرت ابو یزید المکی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ **سترہوین فصل** میں ہے بیان حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ **اٹھارہوین فصل** میں ہے
بیان حضرت عطا بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ **انیسوین فصل** میں ہے بیان حضرت داود بن ابی ہند
رضی اللہ تعالیٰ عنہ **بیسوین فصل** میں ہے بیان حضرت معروف بن خربوذ رضی اللہ عنہ **اکیسوین فصل**
میں ہے بیان حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ **چھٹا باب** بیان میں ہے روایات صحیحہ کے
جو کہ اسنا بعین مروی ہے تبع تابعین سے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین مگر بنظر اختصار کے بعض تبع تابعین رضی اللہ تعالیٰ
عنہم اجمعین کے اوپر اکتفا کرتا ہوں اور اس باب میں چار فصلیں ہیں **پہلی فصل** میں ہے بیان حضرت امام محمد بن
ادریس الشافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ **دوسری فصل** میں ہے بیان حضرت عمرو بن قتیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما
تیسری فصل میں ہے بیان حضرت موسیٰ بن عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ **چوتھی فصل** میں ہے بیان
حضرت وہب بن زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ **ساتوان باب** بیان میں ہے حقیقت عمل مولد شریف
مروج کے اور اس باب میں بھی چار فصلیں ہیں **پہلی فصل** میں ہے بیان حقیقت عمل مولد شریف مروج
اور حکم عمل مولد شریف مروج کا جو کہ خالی ہو محرمات و منکرات شرعیہ سے اور بلا تعیین و تخصیص وغیرہ **دوسری**
فصل میں ہے بیان حکم عمل مولد شریف جو کہ ہر برس و ہر دن میں ہو جو کہ موافق دن ولادت باکرامت کے
اور خالی ہو بدعات و منکرات شرعیہ سے **تیسری فصل** میں بیان ہے اصول تعیین اور اس میں بیان ہے
اعتراضات کا جو کہ لوگوں نے اوپر کئے ہیں اور بیان اوسکے جوابات صحیحہ کا **چوتھی فصل** میں بیان ہے
حکم عمل مولد شریف جو کہ تعیین و تخصیص یا بلا تعیین و تخصیص ہو اور اوس میں ادخال محرمات و منکرات
شرعیہ ہوا **آٹھوان باب** بیان میں ہے قیام کے وقت ذکر ولادت باکرامت کے اور اس رسالہ
کا نام **الدر المنظم فی بیان حکم عمل مولد النبی الاعظم** رکھا خدا ای غفور رحیم قبول فرمادے

اور جو اسکو پڑھے سُنے دیکھے لکھے اور اسکو رواج دے سا وس کو بخشدی
اور جو اسکے لکھنے کے باعث ہوئے ہیں جزای خیر انکو عطا فرماوے اور سبکو
بلاحساب بےعقاب عذاب جنة الفردوس میں داخل فرماوے اور مرافقت اپنے
رسول حبیب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عنایت فرماوے بمنہ وکرمہ

پہلا باب بیان میں ہے اسکے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا حال ولادت
وکرامت اپنی آپ یا بسبب تحدث بنعمة الٰہی بیان کرنے منکرین کے یا بخواہش ودرخواست
اپنے صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کے کرات ومرات بیان فرمایا ہے اور اس باب میں
[illegible] فصلیں ہیں **پہلی فصل** میں بیان ہے اول احادیث صحیحہ کا کہ جنمیں ذکر
آپکے اپنی ولادت باسعادت کا ذکر فرمایا ہے اور اسمیں بحث ورد ای منکرین کا ذکر نہیں
اور کسیکی درخواست کا بھی اوس میں ذکر نہیں ہے **اخرج** البخاری عن ابی ہریرة قال
بعثت من خیر قرون بنی آدم قرنا فقرنا حتی کنت من القرن الذی کنت فیہ
اخرج مسلم عن واثلة بن الاسقع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اصطفی من ولد ابراہیم
اسماعیل واصطفی من ولد اسماعیل بنی کنانة واصطفی من بنی کنانة قریشا واصطفی من
قریش بنی ہاشم واصطفانی من بنی ہاشم وکذا اخرجہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن صحیح
اخرج السیوطی الطبرانی وابو نعیم عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ
خلق الخلق واختار بنی آدم واختار من بنی آدم العرب واختار من العرب مضر واختار من مضر
قریشا واختار من قریش بنی ہاشم واختارنی من بنی ہاشم فانا من خیار الی خیار
اخرج ابن سعد عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر العرب
مضر وخیر مضر بنو عبد مناف وخیر بنی عبد مناف بنو ہاشم وخیر بنی ہاشم بنو عبد المطلب
واللہ ما افترق فرقتان منذ خلق اللہ آدم الا کنت فی خیرہما **واخرج** ابن ابی عمر العدنی
فی مسندہ عن ابن عباس ان قریشا کانت نورا بین یدی اللہ تعالی قبل ان یخلق
آدم بالفی عام یسبح ذلک النور وتسبح الملائکة بتسبیحہ فلما خلق اللہ آدم القی ذلک النور فی

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فاهبطني الله الی الارض في صلب آدم وجعلني في صلب نوح وقذفني في صلب ابراهیم لم یزل الله ینقلني من الاصلاب الکریمة والارحام الطاهرة حتی اخرجني من بین ابوي لم یلتقیا علی سفاح قط وفي احکام ابن القطان فیما ذکره ابن مرزوق عن علی ابن الحسین (بن علی بن ابی طالب الملقب بزین العابدین التابعی) عن ابیه عن جده (علی کرم الله وجهه) ان النبی صلی الله علیه وسلم قال کنت نورا بین یدي ربي (اي في غایة القرب المعنوي منه) قبل خلق آدم باربعة عشر الف عام (قال ابن القطان یجتمع من هذا مع ما في حدیث علی ان النور النبوي جسم قبل خلقه باثنی عشر الف عام وزید فیه سائر قریش والنطق بالتسبیح) واخرج ابن سعد ابن عساکر عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خرجت من لدن آدم من نکاح غیر سفاح واخرج الطبراني عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما ولدني من سفاح الجاهلیة شيء وما ولدني الا نکاح الاسلام ای نکاح کنکاحه في کونه بعقد صحیح مبیح للوطء وان لم یجمع شرائط الاسلام الآن اذ المقصود نفی الفجور فشمل الزواج وغیره ودخل فیه ام اسمعیل فان کانت ملکا لابراهیم بالاتفاق الثوریة خلین وهبتها سارة

واخرج ابن سعد وابن عساكر عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خرجت من نكاح غير سفاح واخرج ابن سعد وابن ابي شيبة في المصنف عن محمد بن علي بن الحسين ان النبي صلى الله عليه وسلم قال انما خرجت من نكاح ولم اخرج من سفاح من لدن آدم لم يصبني من سفاح الجاهلية شيء لم اخرج الا من طهرة واخرج العدني في مسنده والطبراني في الاوسط وابو نعيم وابن عساكر عن علي بن ابي طالب ان النبي صلى الله عليه وسلم قال خرجت من نكاح ولم اخرج من سفاح من لدن آدم الى ان ولدني ابي وامي لم يصبني من سفاح الجاهلية شيء واخرج ابو نعيم عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يلتق ابواي قط على سفاح لم يزل الله ينقلني من الاصلاب الطيبة الى الارحام الطاهرة مصفى مهذبا لا ينشعب شعبتان الا كنت في خيرهما وفي حديث ابي هريرة مرفوعا ان الله حين خلق الخلق بعث جبريل فقسم الناس قسمين فقسم العرب قسما وقسم العجم قسما وكان خيرة الله في العرب ثم قسم العرب فقسم اليمن قسما وقسم مضر قسما وقريشا قسما وكانت خيرة الله في قريش ثم اخرجني من خير من انا منهم رواه الطبراني وحسن العراقي اسناده واخرج ابن عساكر عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما ولدني بغي قط منذ خرجت من صلب آدم ولم تزل

تنازعنی الاھم کابراً عن کابرٍ حتی خرجت من افضل حیین من العرب ہاشم وزہرۃ

واخرج الطبرانی فی الاوسط عن عبداللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم ان اللہ اختار خلقہ فاختار منھم بنی آدم ثم اختار من بنی آدم العرب

ثم اختارنی من العرب فلم ازل خیاراً من خیارٍ الا من احب العرب فبحبی احبھم ومن

ابغض العرب فببغضی ابغضھم وفی الدلائل لابی نعیم عن عائشۃ

رضی اللہ تعالیٰ عنھا عنہ صلی اللہ علیہ وسلم عن جبرئیل قال قلبت

مشارق الارض ومغاربھا فلم ار رجلاً افضل من محمد علیہ الصلوۃ والسلام

ولم ار بنی اب افضل من بنی ہاشم وکذا اخرجہ الطبرانی فی الاوسط و

الامام احمد والبیہقی والدیلمی وابن لال وغیرھم قال الحافظ ابن حجر

العسقلانی لوائح الصحۃ لائحۃ علی صفحات ہذا المتن واخرج

البیہقی عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم لما اقترف (ای فعل) آدم الخطیئۃ قال

یا رب اسئلک بحق محمد الا غفرت لی وفی نسخۃ لما بفتح اللام وتشدید

المیم بمعنی الا فقال اللہ تعالیٰ یا آدم وکیف عرفت محمداً ولم اخلقہ (ای

جسدہ فلا ینافی انہ خلق نورہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل جمیع الکائنات)

قال یا رب لانک لما خلقتنی بیدک (ای من غیر واسطۃ کام واب)

ونفخت فیّ من روحک رفعت راسی فرأیت علی قوائم العرش مکتوبا

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فعلمت انک لا تضف الی اسمک الا احب الخلق الیک

فقال اللہ تعالیٰ صدقت یا آدم انہ احب الخلق الی واذ سالتنی (قطلیلی

ای وبتوسلک ایای) بحقہ قد غفرتک ولو لا محمد ما خلقتک رواہ الحاکم وصححہ

وذکرہ الطبرانی وزاد فی آخرہ وہو آخر الانبیاء من ذریتک **واخرج** ابن مردویہ

عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قرا النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقد جاءکم رسول

من انفسکم بفتح الفاء وقال انا افضلکم نسبا وصہرا (ای جہۃ الآباء والامہات

وحسبا (ای شرفا) لیس فی آبائی من لدن آدم سفاح کلنا (ای انا

وآبائی) نکل ای ذو نکاح **واخرج** ابن سعد عن قتادہ مرسلا قال قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنت اول الناس فی الخلق وآخرہم فی البعث

واخرج ابو نعیم عن قتادہ عن الحسن عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنت اول النبیین فی الخلق و

آخرہم فی البعث **واخرج** احمد والبزار والطبرانی والحاکم والبیہقی ابو

نعیم عن العرباض بن ساریۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انی

عبد اللہ وخاتم النبیین وان آدم لمنجدل فی طینتہ وساخبرکم عن ذلک

انی دعوۃ ابی ابراہیم وبشارۃ عیسی ورؤیا امی التی رأت وکذلک

امہات النبیین یرین وان ام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأت

حین وضعتہ نورا اضاءت لہ قصور الشام

اور تخریج کی ابن سعد نے ثور بن یزید کی طریق سے اور انہوں نے ابو العجفا سے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری والدہ نے وقت ولادت کیا دیکھا کہ ایک نور نکلا اس سے جس سے بصرہ کے محل روشن ہوئے

اور تخریج کی طبرانی نے معجم اوسط میں اور ابو نعیم اور خطیب اور ابن عساکر نے طرق متعددہ سے انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ از تکریم یہ ہے کہ میں ایسا پیدا ہوا ختنہ کیا ہوا اور میری شرمگاہ کسی نے نہیں دیکھی اور تصحیح کی ضیاء نے مختارہ میں اور تخریج کی طبرانی نے ابو سعید خدری سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں افصح العرب ہوں کیونکہ قریش میں پیدا ہوا اور بنی سعد میں پرورش پائی پھر غلط کلامی مجھ سے کہاں ہو سکے

واخرج ابن سعد من طریق ثور بن یزید عن ابی العجفا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال رأت امی حین وضعتنی سطع منہا نور اضاءت لہ قصور بصری واخرج الطبرانی فی الاوسط وابو نعیم والخطیب ابن عساکر من طرق عن انس رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قال من کرامتی علی ربی انی ولدت مختونا ولم یر احد سوأتی وصححہ الضیاء فی المختارۃ واخرج الطبرانی عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم انا اعرب العرب ولدت فی قریش ونشأت فی بنی سعد فانی یاتینی اللحن وفی المواہب اللدنیہ عن ابی قتادۃ الانصاری الخزرجی انہ صلے اللہ علیہ وسلم سئل عن صیام یوم الاثنین قال ذاک یوم ولدت فیہ وانزلت علی فیہ النبوۃ ای انہ اول یوم اوحی الی فیہ رواہ مسلم بلفظ سئل عن صوم یوم الاثنین قال ذاک یوم ولدت فیہ ویوم بعثت فیہ او انزل علی فیہ فالمصنف نقلہ بمعناہ انتہت مع شرحہا للعلامۃ الزرقانی باختصار المختصر اسیطرح بہت سے احادیث صحیحہ میں اس باب میں یہاں تو بطور نمونہ کچھ ذکر اونکا کر دیا ہے کتب معتبرہ سے واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم

دوسری فصل میں بیان ہی اون روایات صحیحہ کا کہ جس میں ذکر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم منیر پیدا ہوئے

اور مواہب لدنیہ میں ابو قتادہ انصاری خزرجی سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روزہ دوشنبہ کا پوچھا گیا فرمایا کہ وہ دن ہے کہ اوس میں پیدا ہوا اور اوسی دن نازل ہوئی مجھ پر نبوت [illegible]

[illegible]

اپنا نسب شریف و پیدائش مبارک کا حال بیان فرمایا ہے بسبب مذمت و برائی بیان کرنے منکرین کے اور بغیر اس سبب کے بھی۔

اخرج الترمذی عن المطلب بن ابی وداعۃ قال جاء العباس الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وکانہ سمع شیئاً فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر فقال من انا فقالوا انت رسول اللہ علیک السلام قال انا محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ان اللہ خلق الخلق فجعلنی فی خیرہم ثم جعلہم فرقتین فجعلنی فی خیرہم فرقۃ ثم جعلہم قبائل فجعلنی فی خیرہم قبیلۃ ثم جعلہم بیوتاً فجعلنی فی خیرہم بیتاً وخیرہم نفساً وقال ہذا حدیث حسن **واخرج** ایضاً عن العباس بن عبد المطلب قال قلت یا رسول اللہ ان قریشاً جلسوا فتذاکروا احسابہم بینہم فجعلوا مثلک مثل نخلۃ فی کبوۃ من الارض وہی الکناسۃ والتراب الذی یکنس من البیت فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اللہ خلق الخلق فجعلنی من خیر فرقہم وخیر الفریقین ثم خیر القبائل فجعلنی من خیر القبیلۃ ثم خیر البیوت فجعلنی من خیر بیوتہم فانا خیرہم نفساً وخیرہم بیتاً وقال ہذا حدیث حسن **واخرج** البیہقی فی الدلائل عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال خطب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال انا محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرۃ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن

کنانۃ بن خزیمۃ ابن مدرکۃ بن الیاس بن مضر بن نزار وما
افترق الناس فرقتین الا جعلنی اللہ فی خیرہما فاخرجت من بین
ابوی فلم یصبنی شیٔ من عہد الجاہلیۃ وخرجت من نکاح ولم اخرج من
سفاح من لدن آدم حتی انتہیت الی ابی وامی فانا خیرکم نفسا وخیرکم ابا
واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم **تیسری فصل** میں ہے بیان
اون احادیث شریفہ کا جنمیں ذکر ہے کسی کی درخواست کرنے سے
آپنے اپنی ولادت باسعادت کا ذکر فرمایا ہے **روی** عبد الرزاق
بسندہ عن جابر بن عبد اللہ الانصاری (الصحابی ابن الصحابی) قال
قلت یا رسول اللہ بابی انت وامی اخبرنی عن اول شیٔ خلقہ اللہ
تعالی قبل الاشیاء قال یا جابر ان اللہ تعالی قد خلق قبل الاشیاء
نور نبیک من نورہ (اضافۃ تشریف واشعار بانہ خلق عجیب وان لہ شانا
مناسبۃ ما الی الحضرۃ الربوبیۃ علی حد قولہ تعالی ونفخ فیہ من روحہ وہی بیانیۃ
ای من نور ہو ذاتہ لا بمعنی انہا مادۃ خلق نورہ منہا بل بمعنی تعلق الارادۃ
بہ بلا واسطۃ شیٔ فی وجودہ اہ شرح المواہب اللدنیۃ للعلامۃ الزرقانی
رح) فجعل ذلک النور یدور بالقدرۃ حیث شاء اللہ ولم یکن فی ذلک الوقت
لوح ولا قلم ولا جنۃ ولا نار ولا ملک ولا سماء ولا ارض ولا شمس ولا قمر ولا جنی
ولا انسی فلما اراد اللہ ان یخلق الخلق قسم ذلک النور اربعۃ اجزاء ای زاد فیہ

[illegible]

لانه قسم ذلك النور الذي هو نور المصطفٰے صلی الله تعالٰی علیه وآله وسلم
اذ الظاهر انه حيث صوره بصورة مماثلة بصورته التي سيصير عليها لا
يقسم اليه لا الى غيره اهـ شرح المواهب اللدنية للعلامة الزرقاني رح)
فخلق من جزء الاول القلم ومن الثاني اللوح ومن الثالث العرش ثم قسم
الجزء الرابع اربعة اجزاء فخلق من الاول حملة العرش ومن الثاني الكرسي
ومن الثالث بقية الملائكة ثم قسم الرابع اربعة اجزاء فخلق من الاول السموات
ومن الثاني الارضين ومن الثالث الجنة والنار ثم قسم الرابع اربعة اجزاء
فخلق من الاول نور ابصار المؤمنين (بمعنى ابصارهم والاعم منها ومن الحسية
ولم يعتبر ابصار الكفار لانهم لما فقدوا نفعها كانت عندهم عليهم لا منفعة لهم
اهـ شرح المواهب للعلامة الزرقاني رح) ومن الثاني نور قلوبهم وهي المعرفة
بالله ومن الثالث نور انسهم وهو التوحيد لا اله الا الله محمد رسول الله الحديث
قال العلامة القاري عليه رحمة الباري في رسالة المورد الروي في
مولد النبوي بعد نقل هذا الحديث الشريف **قلت** ويشير الى هذا المعنى
قوله تعالى الله نور السموات والارض مثل نوره اي نور محمد صلی الله تعالٰی
علیه وآله وسلم كمشكوٰة فيها مصباح الاٰية اهـ **وعن** ميسرة الضبي قال
قلت يا رسول الله متى كنت نبيا قال وآدم بين الروح والجسد رواه
الامام احمد ورواه البخاري في تاريخه الكبير وابو نعيم وصححه الحاكم ــ وفي رواية

[illegible]

سنده قوى وقال العلامة الحافظ ابن رجب الحنبلى فى اللطائف
وبعضهم يرويه اى حديث ميسرة متى كتبت نبيا اى متى كتبت نبوتك
اى ثبتت وحصلت من الكتابة لا من الكون انتهى قلت وكذا رويناه
فى جزء من حديث ابى عمرو اسمعيل بن نجيد ولفظه يعنى باسناده
الى ميسرة متى كنت نبيا قال كنت نبيا وادم بين الروح
والجسد وعن ابى هريرة انهم قالوا يا رسول الله متى وجبت
لك النبوة اى حصلت وثبتت قال وادم بين الروح والجسد
رواه الترمذى وقال حديث حسن وعن الشعبى عامر بن شراحيل
الكوفى الى عمر التابعى قال رجل يحتمل عمر رضى الله تعالى
عنه يا رسول الله متى استنبئت قال وادم بين الروح والجسد حين
اخذ منى الميثاق وعند ابى نعيم عن الصنابحى عن عمر بن الخطاب انه
قال يا رسول الله متى جعلت نبيا قال وادم بين الروح
والجسد رواه ابو عبد الله محمد بن سعد من رواية جابر
الجعفى ضعيف شيعى تركه الحفاظ ووثقه شعبة فقط قال
ابو داؤد وليس له فى كتابى سوى حديث السهو
فيما ذكره ابن رجب فهذا اى مرسل الشعبى على
ضعفه المعتضد بحديث عمر السابق يدل على ان من حين صور آدم طينا

استخرج منہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی واخذ منہ المیثاق ثم اعید الی ظہر
آدم حتی یخرج وقت خروجہ الذی قدر اللہ خروجہ فیہ فہو اولہم خلقا
اہ من المواہب اللدنیہ بالتقاط واختصار مع شرحہا للعلامۃ زرقانی
ج ۱ **وایضا فیہا وعن** شداد بن اوس الصحابی بن الصحابی ابن
اخی حسان بن ثابت ان رجلا من بنی عامر سال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فقال لہ ما حقیقۃ امرک فقال بدو شانی
امری انی دعوۃ ابراہیم وبشری اخی عیسی وانی کنت بکر ابی
وامی ای اول اولادہما وانہا حملت بی کاثقل ما تحمل النساء و
جعلت تشتکی الی صواحبہا ثقل ما تجد من ذلک الحمل ثم ان امی رأت
فی منامہا ان الذی فی بطنہا نور الحدیث ففیہ تصریح انہ علیہ
الصلاۃ والسلام وجدت الثقل فی حملہ وفی سائر
الاحادیث انہا لم تجد ثقلا فحصل التعارض وجمع
ابو نعیم الحافظ بینہما بان الثقل بہ کان فی ابتداء
علوقہا بہ والخفۃ عند استمرار الحمل فیکون علی الحالین
خارجا عن المعتاد المعروف عند النساء اہ **واخرج**
ابن سعد واحمد والطبرانی والبیہقی وابو نعیم
عن ابی امامۃ قال قیل یا رسول اللہ

ترجمہ

آپ کی ابتداء کیونکر ہوئی فرمایا کہ میں ابراہیم کی دعا ہوں اور عیسی کی بشارت ہوں اور میری والدہ نے خواب میں دیکھا [illegible]

ہوتا ہے اور کہا کہ اس کی مثل ابراہیم کی دعا اور عیسی کی بشارت [illegible] نور اضاءت [illegible]

واخرج الحاکم وصححہ والبیہقی عن خالد بن معدان عن اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہم قالوا یا رسول اللہ

اخبرنا عن نفسک قال انا دعوة ابی ابراہیم وبشری اخی عیسی ورأت امی حین حملت بی انہ خرج منہا

نور اضاءت لہ قصور الشام واللہ سبحانہ وتعالی اعلم واحکم **فصل چھٹی** ان سب باتوں میں

ہے کہ آپ کی نبوت کا حال پیدائش مبارک کے ساتھ حال ہے اور انبیاء علیہم الصلوة والسلام کا ہوا [illegible]

اخرج احمد والبزار والطبرانی والحاکم والبیہقی وابو نعیم عن العرباض بن ساریة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قال انی عبد اللہ خاتم النبیین وان آدم لمنجدل فی طینتہ وسأخبرکم عن ذلک [illegible]

[illegible] ابراہیم وبشارة عیسی ورؤیا امی التی رأت وکذلک امہات النبیین یرین وان امی رأت حین وضعتنی

انہ خرج منہا نور اضاءت لہ قصور الشام قال الحافظ ابن حجر صحیح

[illegible] واللہ سبحانہ وتعالی اعلم **فصل پانچویں** ان سب باتوں میں

ہے کہ آپ کی پیدائش کے وقت شیطان کا [illegible] انبیاء علیہم الصلوة والسلام میں سے [illegible]

فرمایا ہے اور [illegible] میں بھی ہے رضی اللہ تعالی عنہم حال پیدائش کسی نبی کا انبیاء علیہم الصلوة

والسلام میں سے [illegible] اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش مبارک کے ساتھ بھی بیان

فرمایا ہے **اخرج البخاری ومسلم** عن ابی ہریرة رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کل بنی آدم یطعن الشیطان فی جنبہ باصبعیہ حین یولد غیر عیسی بن مریم ذہب یطعن فطعن فی الحجاب

[illegible] التی یکون فیہا الجنین [illegible] علی نبینا وعلیہ الصلوة

والسلام **واخرج الحاکم** عن ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ

[illegible]

قال فلما ولد عیسی لم یبق فی الارض صنم الا خر لوجهه علی نبینا وعلیه الصلوة والسلام و
اخرج الزبیر بن بکار و ابن عساکر عن معروف بن خربوذ قال کان ابلیس یخترق السموات
السبع فلما ولد عیسی حجب من ثلث السموات فکان یصل الی اربع فلما ولد رسول الله
صلی الله علیه وسلم حجب من السبع قال ولد یوم الاثنین حین طلع الفجر والله سبحانه وتعالی
اعلم **فصل چھٹی** اس بیان میں ہے کہ کبھی آپ نے اپنے حال پیدائش مبارک کے ساتھ
حال پیدائش خلفاء اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا بھی بیان فرمایا ہے اور کبھی اپنے
حال پیدائش مبارک کے ساتھ حال پیدائش بعض ہی خلیفہ کا بیان فرمایا ہے **عن**
انس رضی الله تعالیٰ عنه قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اخبرنی جبرئیل
ان الله لما خلق آدم و ادخل الروح فی جسده امرنی ان اخذ تفاحة من الجنة فاعصر
فی فیه فعصرتها فی فیه فخلقک الله من النطفة الاولی انت یا محمد و من الثانية ابا بکر و من الثالثة
عمر و من الرابعة عثمان و من الخامسة علیا فقال آدم من هولاء الذین اکرمتهم فقال الله تعالی
هولاء خمسة اشباح من ذریتک وقال هولاء اکرم عندی من جمیع خلقی قال فلما عصی آدم ربه قال
یارب بحرمة اولئک الاشباح الخمسة الذین فضلتهم تب علی فتاب الله علیه اخرجه فی کتاب الریاض النضرة
فی فضائل العشرة للعلامة محب الدین احمد بن عبد الله بن محمد الطبری الشافعی المکی رحمه الله **وفی الصفا**
فیه عن محمد بن ادریس الشافعی رضی الله تعالی عنه بسنده الی النبی صلی الله علیه وسلم قال کنت
انا و ابو بکر و عمر و عثمان و علی انوارا علی یمین العرش قبل ان یخلق آدم بالف عام فلما خلق
اسکنا ظهره ولم نزل ننتقل فی الاصلاب الطاهرة الی ان نقلنی الله الی صلب عبد الله تعالی

وعمر فاروقنا وعثمان ذو النورين وعليا رضيا وفي نسخة وصيا فمن سب اصحابي فقد سبني
ومن سبني فقد سب الله ومن سب الله اكبه الله على منخره خرجه الملا في سيرته اھ
والصافية عن سلمان قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول كنت انا
وعلي نورا بين يدي الله تعالى قبل ان يخلق آدم باربعة عشر الف عام
فلما خلق الله آدم قسم ذلك النور جزئين فجزء انا وجزء علي خرجه احمد في المناقب
بحروفه **فصل ساتویں** اس بیان میں ہے کہ بعضی آپ کے حال پیدائش سے خلفاء
اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم علیحدہ بھی بیان فرمایا ہے اور اس بیان میں ہے کہ صحابہ
اور تابعین و تبع تابعین میں سے بھی خلفاء راشدین کے پیدائش کا حال حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے حال پیدائش مبارک کے ساتھ اور علیحدہ بھی بیان کیا ہے رضوان اللہ
تعالیٰ علیہم اجمعین **عن** ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم خلق ابو بکر وعمر من طین واحد خلق عثمان وعلی من طین واحد
اھ کذا فی کتاب الریاض النضرۃ فی فضائل العشرہ **والصافیہ**
عن سواد بن عبد اللہ بن سواد رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم بقبر یحفر فقال قبر من ہذا قالوا قبر فلان الحبشی قال سبحان اللہ
سیق من ارضہ وسمائہ الی التربۃ التی خلق منہا وقال لی ای یا سواد انی
لا اسلم لابی بکر وعمر فضیلۃ افضل من ان یکونا خلقا من تربۃ خلق منہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرجہ الجوہری اھ بحروفہ **والصافیہ**

وعن علی رضی اللہ تعالی عنہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یعنی ما بین ولا فصیا وسمعتہ باذنی ما بین ولا فصتا یقول ما
ولد فی الاسلام مولود وازکی واطہر من ابی بکر ثم عمر خرجہ ابو القاسم
بن حباب او بجزوفہ وقد تقدم حدیث الامام الشافعی رضی اللہ تعالی
عنہ واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم **دوسرا باب** اس
بیان میں ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین میں سے کچھ نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس حال ولادت باسعادت کو
بیان کیا ہے اور اس باب میں تین فصلیں ہیں **فصل پہلی** اس بیان
میں ہے کہ بعضے صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے اجازت واذن لیکے مدح بیان کرنے کا آپکے سامنے
اس حال ولادت باسعادت کو شعروں میں بیان کیا ہے اور آپ نے
اونکے حق میں وقت طلب اذن کے اون کو دعا فرمائی ہے کہ قول لا
یفضض اللہ فاک یعنی مدح بیان کرو نہ توڑے اللہ تمہارے منہ
کو مراد اس سے دعا انکے واسطے ہے واسطے حفاظت اون کے منہ کے
کل خلل سے نقصان دانتوں کے گرنے سے اخرج الحاکم والطبرانی عن
خریم بن اوس قال ہاجرت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منصرفہ
من تبوک فسمعت العباس یقول یا رسول اللہ انی ارید ان امدحک

قال قبل لايفضض ورفا الله فاك فقال قصيدة

من قبلها طبت في الظلال وفی ... مستودع حيث يخصف الورق

ثم هبطت البلاد لا بشر ... انت ولا مضغة ولا علق

بل نطفة تركب السفين وقد ... الجم نسرا واهله الغرق

تنقل من صالب الى رحم ... اذا مضى عالم بدا طبق

وانت لما ولدت اشرقت ... الارض وضاءت بنورك الافق

حتى احتوى بيتك المهيمن من ... خندف علياء تحتها النطق

فنحن في ذلك الضياء وفي النور ... وسبل الرشاد نخترق

وردت نار الخليل مكتتما ... في صلبه انت كيف يحترق

كذا في الخصائص الكبرى للعلامة جلال الدين سيوطي رح و

في شرح المواهب اللدنية للعلامة الزرقاني رح

ولما دخل المدينة في رمضان عند ابن سعد وتبعه مغلطاي وقال بعضهم في شعبان وبدا بالمسجد فصلى فيه ركعتين ثم جلس للناس كما في حديث كعب بن مالك في الصحيح قال العباس بن عبد المطلب كما رواه الطبراني وغيره

يا رسول الله اني اريد ان امتدحك اما ذن لي في ان امتدحك

قال قل لايفضض الله فاك المراد لازمه وهو الصيانة فيه عن كل خلل لاعن شر الاسنان فقط فقال من قبلها اي الارض او الدنيا

او الولادة طبت كنت طيبا في الظلال اي ظلال الجنة في صلب آدم وفي مستودع
بفتح الدال اي الموضع كان آدم وحواء به في الجنة حيث يخصف يطرق الورق ✽ ثم هبطت
انزلت في صلب آدم البلاد الارض لا بشر ✽ انت ولا مضغة ولا علق ✽ بل نطفة تركب السفين
اسم جنس لسفينة جمع لضرورة الشعر او هو مفرد مرخم وقد ✽ الجم نسرا احد الاصنام عبده
قوم نوح واهله الغرق ✽ تنقل من صالب الى صلب الى رحم ✽ اذا مضى عالم بدا اظهر طبق
✽ عالم آخر وردت نار الخليل مكتتما مختفيا في صلبه ظهره انت توليد الضمير في وردت كيف
يحترق ✽ اي لا يحترق ببركتك وانت في صلبه حتى احتوى بيتك المهيمن اي المحفوظ من كل
نقص من خندف علياء تحتها النطق ✽ اي تحته وانت لما ولدت اشرقت الارض وضاءت
بنورك الافق ✽ فنحن الان في ذلك الضياء وفي النور وسبل الرشاد نخترق ✽ والبتيان من
البديع عند العرب تضمين الذي افرح عجزه في الكلمة التي فيها آخر الصدر فلم يفرد احدهما عن الآخر
تخصه ويبتدئ بها **وقوله** حتى احتوى بيتك المهيمن الخ النطق جمع نطاق وهي اعراض
جبال بعضها فوق بعض اي قواعد واوساط منها شبهت بالنطق التي تشد بها اوساط الناس
ضرب مثلا في ارتفاعه وتوسطه في عشيرته وجعلهم تحته بمنزلة اوساط الجبال واراد ببيته شرفه
والمهيمن نعته اي احتوى شرفك الشاهد على فضلك اعلى مكان مفعول مطلق صفة للفضلا المشتمل
محذوف من نسب خندف وهو اي هذا اللفظ بكسر الخاء وكسر الدال المهملة في الاصل
بمهرولة ثم جعل علما على امراة الياس بن مضر وهي ليلى القضاعية لما خرجت تهرول خلف
بنيها الثلاثة عمرو وعامر وعمير حين ندلهم ابل فطلبوها فالطلقوا عليها ثم ضرب مثلا للنسب العالي في
كل شي لانها كانت ذات نسب انتهى باختصار وزيادة من محل آخر والله سبحانه وتعالى
اعلم وعلمه اتم **دوسرے فصل** اس بیان مین ہے کہ آپنے خود بعض صحابہ کو
رضی اللہ تعالی عنہم مدح ومکارم بیان کرنے کو فرمایا اور اونہوں نے اوس مدح شریف
مین ولادت باسعادت کا بھی ذکر فرمایا شعروں مین کھڑے ہوکے اور اس بیان
مین ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بعض صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم کے واسطے منبر
رکھتے تھے مسجد مین وہ اوسپر خوب کھڑے ہوکے آپ کی مدح اور شرک کون کی
جوبیان فرماتے تھے **فی شرح المواهب اللدنية**
للعلامة الزرقاني رحمة الله عليه

قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم حسانا یجیبہم فقام فقال **قصیدۃ**

وجاہ الملوک واحتمال العظائم	هل المجد الا السودد والعود والندی
علی انف راض من معد وراغم	نصرنا وآوینا النبی محمدا
ولدنا نبی الخیر من آل ہاشم	الی ان قال ونحن لدنا فی قریش عظیمہا
یعود وبالا عند ذکر المکارم	بنی دارم لا تفخروا ان فخرکم

انتہی باختصار **واخرج البخاری** عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضع لحسان منبرا فی المسجد یقوم علیہ قائما یفاخر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او ینافح ویقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یؤید حسان بروح القدس ما نافح او فاخر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم

تیسری فصل میں بیان ہے اسکا کہ آپکے سامنے آپ کی مدح شریف بغیر طبل اور بغیر بانسری کے فرمایا شعروں میں عورتوں نے اور لڑکوں اور لونڈیوں نے بیان کیا ہے اور آپنے انکو منع نہیں فرمایا ہے اور اس کا بیان ہے کہ حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے آپ کی مدح میں آپکے سامنے شعر پڑھیں اور آپنے انکو دعا فرمائی کہ جزاک اللہ یا عائشۃ خیرا اور یہ فرمایا کہ تو ایسی خوشخبری دیتی ہے جیسی میں یاد نہیں رکھتا ہوں کہ میں خوش کیا گیا اور مسرور ہوا ہوں

ستل اپنی خوشی وسرور کے تمہارے کلام کے ساتھ

فی شرح المواہب اللدنیۃ للعلامۃ الزرقانی رح فی بیان غزوہ تبوک

ولما دنا ای قرب صلی اللہ علیہ وسلم من المدینۃ خرج الناس ای الرجال الکاملون لانہم الذین جرت العادۃ بخروجہم للقاء الامیر تلقیہ تعظیما لہ واکراما ولطول غیبتہ وتحدث المنافقین علیہ بالسوء وخرج النساء والصبیان والولائد الاماء فالعطف مبائن وان ارید بالناس ما یشمل الرجال وغیرہم فافرد ہولاء بالذکر لبیان خروجہم حال کونہم یقلن غلب النساء والولائد علی ذکور الصبیان لکثرتہن وانما خرج الجمیع فرحا وسرورا بقدومہ وتکذیبا لما ارجف بہا المنافقون ولانہن الفقہ صلی اللہ علیہ وسلم بخلاف الہجرۃ فصعدت المخدرات علی الاسطحۃ لانہن لم یکن راینہ وان افشا قبیلہم الاسلام۔ طلع البدر علینا * من ثنیات الوداع * وجب الشکر علینا * ما دعا اللہ داع * وبعدہما فیما یروی۔ ایہا المبعوث فینا * جئت بالامر المطاع * انتہی باختصار **واخرج** الخطیب وابن عساکر وابو نعیم والدیلمی من طریقین عن محمد اسماعیل البخاری عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت کنت قاعدۃ اغزل والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یخصف نعلہ فجعل جبینہ یعرق وجعل عرقہ یتولد نورا فبہتت فقال مالک بہت قلت جعل جبینک یعرق وجعل عرقک یتولد نورا

ولوراک ابو کبیر الہذلی یعلم انک احق بشعرہ حیث یقول **شعر**

وفساد مرضعة وداء مغیل	ومبرأ من کل غبر حیضة
برقت بروق العارض المتہلل	واذا نظرت الی اسرة وجہہ

فوضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما کان فی یدہ وقام الی فقبل بین عینی وقال جزاک اللہ یا عائشة خیرا فما ذکر انی سررت کسروری بکلامک واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم **تیسرا باب** اس بیان میں ہے کہ خلفاء راشدین جو کہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم انکو بھی اسکا بیان کرنا ثابت ہو اور غیر سے بھی امراد وسکو کر کے اس بیان شریف کو سنتا ہے اور بقیہ عشرہ مبشرہ سے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اسکا بیان کرنا ثابت ہو اور اس باب میں دو فصلیں ہیں بعد عشرہ مبشرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل بیان فرماتے اور ان میں سے تھوڑا سا بیان تبرکا وتیمنا ذکر ہوتا ہے **پہلی فصل** میں ہے بیان حضرت ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ **اخرج** ابن عساکر فی تاریخ دمشق عن عیسیٰ بن واہب قال قال ابو بکر الصدیق کنت جالسا بفناء الکعبة وزید بن عمرو بن نفیل قاعد فمر بہ امیة بن ابی الصلت فقال اما ان ذا النبی الذی ینتظر منا او منکم او من اہل فلسطین

قال لم اكن سمعت قبل ذلك بنبي ينتظر و لا يبعث فخرجت اريد ورقة
بن نوفل فقصصت عليه الحديث فقال نعم يا ابن اخي اخبرنا اهل الكتاب
و العلماء ان هذا النبي الذي ينتظر من اوسط العرب نسبا و لي علم بالنسب و قومك
اوسط العرب نسبا قلت يا عم و ما يقول النبي قال يقول ما قيل له الا انه لا يظلم
و لا يظالم قال فلما بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم آمنت و صدقت و
اخرج ابن عساكر في تاريخ دمشق عن كعب قال كان اسلام ابي بكر
الصديق سببه بوحي من السماء و ذلك انه كان تاجرا بالشام فرأى
رؤيا فقصها على بحيرا الراهب فقال له من اين انت قال من مكة قال
من ايها قال من قريش قال فايش انت قال تاجر قال صدق الله رؤياك
فانه يبعث نبي من قومك تكون وزيره في حياته و خليفته بعد موته فاسرها
ابو بكر حتى بعث النبي صلى الله عليه وآله وسلم فجاءه فقال يا محمد ما الدليل
على ما تدعي قال الرؤيا التي رأيت بالشام فعانقه و قبل ما بين عينيه
و قال اشهد انك رسول الله **واخرج** ابن عساكر عن محمد بن عبيد بن حزن
القباحتي عن ابيه عن جده قيل لابي بكر هل رأيت قبل الاسلام شيئا
من دلائل نبوة محمد صلى الله عليه وسلم قال نعم و هل بقي احد من قريش
او من غير قريش لم يجعل الله لمحمد في نبوته حجة بينما انا قاعد في شجرة
في الجاهلية اذ تدلى علي غصن من اغصانها حتى صار على راسي فجعلت

فجعلت انظر الیہ واقول ما ہذا فسمعت صوتا من الشجرة ہذا النبی یخرج فی
وقت کذا وکذا فکن انت من اسعد الناس بہ **واخرج** ابونعیم عن ابی
بکر الصدیق رضی اللہ تعالی عنہ قال کان وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کدارة القمر واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم **دوسری فصل**
ہے بیان حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ **اخرج** ابو موسی المدینی
فی الذیل عن ابن الکلبی عن عوانة قال قال عمر لجلسائہ فیکم احدا
وقع الیہ خبر من امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الجاہلیة فقال الطفیل بن
زید الحارثی وکان قد اتت علیہ ستون ومائة سنة نعم یا امیر المومنین
کان المامون بن معاویة علی بلقاء من کہانة فذکر الحدیث فی انذار
بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم وقولہ یا لیتنی الحقہ * ولیتنی لا اسبقہ * قال
طفیل فاتانا خبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ونحن بتہامة فقلت یا قوم ہذا ذاک
الذی انذر بہ المامون قال وتراخت الایام الی ان وفدت فحملت
واخرج ابن عساکر من طریق الحسن عن سلمان قال فقال عمر بن الخطاب
لکعب اخبرنا من فضائل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل مولدہ فقال نعم
یا امیر المومنین قرأت فیما قرأت ان ابراہیم الخلیل وجد حجرا مکتوبا علیہ اربعة
اسطر الاول انا اللہ لا الہ الا انا فاعبدنی والثانی انا اللہ لا الہ الا انا محمد
رسولی طوبی لمن آمن بہ واتبعہ والثالث انی انا اللہ لا الہ الا انا من اعتصم

فی بجاء والرابع انی انا اللہ لا الہ الا انا الحرم لی والکعبۃ بیتی عز و جل

بیتی امن عزالی **واخرج** الطبرانی فی الاوسط والصغیر وابن عدی

والحاکم فی المعجزات والبیہقی وابو نعیم وابن عساکر عن عمر بن الخطاب

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان فی محفل من اصحابہ اذ جاء اعرابی

من بنی سلیم قد صاد ضبا فقال والّلات والعزی لا آمنت بک حتی

یؤمن بک ہذا الضب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ضب فتکلم

الضب بلسان عربی مبین یفہمہ القوم جمیعا لبیک وسعدیک یا رسول رب

العالمین قال من تعبد فقال الذی فی السماء عرشہ وفی الارض سلطانہ

وفی البحر سبیلہ وفی الجنۃ رحمتہ وفی النار عذابہ قال فمن انا قال انت رسول

رب العالمین وخاتم النبیین قد افلح من صدقک وقد خاب من کذبک

فاسلم الاعرابی لیس فی اسنادہ من ینظر فی حالہ سوی محمد بن علی بن الولید

البصری السلمی شیخ الطبرانی وابن عدی فقال البیہقی الحمل فی ہذا الحدیث

علیہ قال الواقدی من طرق آخر عن عائشۃ وابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی

عنہما وقد ذہب ابن دحیۃ ان ہذا الحدیث موضوع وکذلک الذہبی

قلت لحدیث عمر طریق آخر لیس فیہ محمد بن علی بن الولید اخرجہ ابو نعیم

وقد ورد ایضا مثلہ من حدیث علی اخرجہ ابن عساکر کما افادہ

العلامۃ جلال الدین السیوطی فی الخصائص الکبری **واخرج**

الحاکم و البیہقی و الطبرانی فی الصغیر و ابو نعیم و ابن عساکر عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما اقترف آدم الخطیئۃ قال یا رب اسألک بحق محمد لما غفرت لی قال وکیف عرفت محمدا قال لانک لما خلقتنی بیدک و نفخت فی من روحک رفعت راسی فرایت علی قوائم العرش مکتوبا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ فعلمت انک لم تضف الی اسمک الا احب الخلق الیک قال صدقت یا آدم ولولا محمد ما خلقتک واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ اتم

تیسری فصل

میں ہے بیان حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ **اخرج** ابو نعیم عن عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال خرجنا فی عیر الی الشام قبل ان یبعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما کنا باقواہ الشام وبہا کاہنۃ فتعرضتنا فقالت اتانی صاحبی فوقف علی بابی فقلت الا تدخل قال لا سبیل الی ذلک خرج احمد جاء امر لا یطاق ثم انصرفت فرجعت الی مکۃ فوجدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد خرج بمکۃ یدعو الی اللہ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ اتم

چوتھی فصل

میں ہے بیان حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی **احکام ابن القطان** عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کنت نورا بین یدی ربی قبل خلق آدم باربعۃ عشر الف عام **واخرج** العدنی فی مسندہ والطبرانی فی الاوسط

وابونعیم وابن عساکر عن علی بن ابی طالب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال خرجت من نکاح ولم اخرج من سفاح من لدن آدم الی ان ولدنی ابی و
امی لم یصبنی من سفاح الجاہلیۃ شیٔ **واخرج** الحاکم والبیہقی وابن عساکر
عن علی بن ابی طالب ان یہودیا کان لہ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنانیر
فتقاضی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ ما عندی ما اعطیک قال فانی لا افارقک یا محمد
حتی تعطینی فقال اذن اجلس معک فجلس معہ فصلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الظہر
والعصر والمغرب والعشاء والغداۃ وکان اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتہددون
الیہودی ویتوعدونہ فقالوا یا رسول اللہ یہودی یحبسک قال منعنی ربی
ان اظلم معاہدا ولا غیرہ فلما ترجل النہار اسلم الیہودی وقال شطر مالی فی سبیل اللہ
اما واللہ ما فعلت بک الذی فعلت الا لانظر الی نعتک فی التوراۃ محمد
بن عبد اللہ مولدہ بمکۃ ومہاجرہ بطیبۃ وملکہ بالشام ولیس بفظ ولا غلیظ ولا
سخاب فی الاسواق ولا متزی بالفحشاء ولا الخنا اشہد ان لا الہ الا
اللہ وانک رسول اللہ وہذا مالی فاحکم فیہ بما اراک اللہ وکان الیہودی کثیر المال
وفی المواہب اللدنیہ روی عن علی ابن ابی طالب انہ قال لم
یبعث اللہ نبیا من آدم فمن بعدہ الا اخذ علیہ العہد فی محمد صلی اللہ علیہ وسلم لئن
بعث وہو حی لیؤمنن بہ ولینصرنہ ویاخذ العہد بذلک علی قومہ وہو مروی
عن ابن عباس ایضا موقوف علیہما لفظا مرفوع حکما لانہ لا مجال للرای

فیہ کما ذکر العماد بن کثیر فی تفسیرہ اھ باختصار **واخرج ابن سعد**

عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال بتنا لیلۃ بغیر عشاء فاصبحت فالتمست

فاصبت ما اشتریت طعاما ولحما بدرہم ثم اتیت بہ فاطمۃ فخبزت وطبخت فلما

فرغت قالت لو اتیت ابی فدعوتہ فجئت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ہو یقول اعوذ باللہ من الجوع ضجیعا فقلت یا رسول اللہ عندنا طعام فہلم

فجاء والقدر تفور فقال اغرفی لعائشۃ فغرفت فی صحفۃ ثم قال اغرفی

لحفصۃ فغرفت فی صحفۃ حتی غرفت لجمیع نسائہ التسع ثم قال اغرفی

لابیک وزوجک فغرفت فقال اغرفی فکلی فغرفت ثم رفعت القدر وانہا

لتفیض فاکلنا منہا ما شاء اللہ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ اتم

پانچویں فصل میں ہو بیان حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اخرج ابو نعیم من طریق حرملۃ بن ابی حریش عن طلحۃ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال وجدنا فی البیت حجرا منقورا فی الہدمۃ الاولی فدعی

رجل فقرأہ فاذا فیہ عبدہ المنتخب المتوکل المنیب المختار مولدہ بمکۃ ومہاجرہ طیبۃ

لا یذہب حتی یقیم السنۃ العوجاء ویشہد ان لا الہ الا اللہ امتہ الحمادون

یحمدون اللہ بکل اکمۃ یأتزرون علی اوساطہم ویطہرون اطرافہم

واخرج ابن سعد والبیہقی من طریق ابراہیم بن محمد

بن طلحۃ بن عبید اللہ حضرت سوق بصری فاذا راہب فی صومعۃ

يقول سلوا اهل هذا الموسم هل فيهم احد من اهل الحرم قال قلت نعم
انا قال هل ظهر احمد بعد قلت ومن احمد قال ابن عبد الله بن عبد المطلب
شهره الذي يخرج فيه وهو آخر الانبياء مخرجه من الحرم ومهاجره الى نخل وحجارة
وسباخ فاياك ان تسبق اليه قال طلحة فوقع في قلبي ما قال فخرجت سريعا حتى
قدمت الى مكة فقلت هل من حدث قالوا نعم محمد بن عبد الله الامين تنبأ
وقد تبعه ابن ابي قحافة فخرجت حتى دخلت على ابي بكر فاخبرته بما
قال الراهب حتى دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخبره فسر بذلك
واسلم ابو طلحة فاخذ نوفل بن العدوية ابا بكر وطلحة فشدهما في حبل واحد
فلذلك سميا القرينين والله سبحانه وتعالى اعلم وعلمه اتم

چھٹی فصل
میں ہے بیان حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اخرج البغوي في معجمه عن عبد الله بن الزبير عن الزبير انه قال
لي انى كانت عمتي امك عندي رسول الله صلى الله عليه وسلم
خالتك عائشة وبيني وبينه من الرحم والقرابة ما قد علمت وعمته لسلام
حبيبة بنت اسد جدته والحي عمته امه امنة بنت وهب بن عبد مناف
وجدتي هالة بنت وهيب بن عبد مناف وزوجته خديجة بنت خويلد
عمتي اه كذا في كتاب رياض النضرة في فضائل العشرة **وايضا**
فيه عن الزبير بن العوام رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم۔ اللھم انک بارکت فی صحابتی فلا تسلبھم البرکۃ واجمعھم علی ابی
بکر ولا تشتت امرہ فانہ لم یزل یوثر امرک علی امرہ اللھم اعز عمر بن الخطاب وصبر
عثمان ووفق علیا واغفر لطلحۃ وثبت الزبیر وسلم سعدا ووقر عبد الرحمن
والحق بی السابقین الاولین من المھاجرین والانصار والتابعین باحسان
اخرجہ الحافظ السلفی واخرجہ الواحدی مسندا وزاد بعد قولہ ولا تسلبھم البرکۃ بارکت
الاصحابی فی ابی بکر ولا تسلبھم البرکۃ واجمعھم علیہ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ اتم۔

ساتویں فضل
میں بیان حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اخرج ابو نعیم عن عبد الرحمن بن عوف عن امہ الشفاء
بنت عوف (اسلمت وہاجرت) قالت لما ولدت امنۃ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم وقع علی یدیّ (الا یعارضہ الروایۃ ثم وقع علی الارض لجواز ان ذلک
بعد ہذا القرینۃ) ثم فاستھل (ای صاح) فسمعت قائلا (ای ملکا) یقول رحمک
اللہ قالت الشفاء واضاء لی ما بین المشرق والمغرب حتی نظرت الی بعض قصور الروم
قالت ثم البستہ واضجعتہ فلم انشب (ای البث) الا قلیلا ان غشیتنی ظلمۃ و
رعب وقشعریرۃ بضم القاف وفتح الشین عن یمینی فسمعت قائلا یقول این
ذہبت بہ قال الی المغرب واسفر عنی ذلک (ای انکشف) ثم عاود فی الرعب
والقشعریرۃ عن یساری فسمعت قائلا یقول این ذہبت بہ قال الی المشرق
قالت فلم یزل الحدیث منی علی بالی حتی بعثہ اللہ فکنت فی اول الناس اسلاما

اى جملة السابقين اهـ والله سبحانه وتعالى اعلم وعلمه اتم المحزون

فصل میں ہے بیان حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اخرج ابو نعیم عن سعد بن ابی وقاص قال اقبل عبد اللہ بن عبد المطلب
ابو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بناء له وعلیه اثر الطین والغبار فمر بلیلى العدوية
فلما رأته ورأت ما بین عینیه دعته الى نفسها وقالت لان وقعت بى فلك مائة من
الابل فقال لها عبد اللہ بن عبد المطلب حتى اغسل عنى الطین فارجع الیک فدخل عبد اللہ
على آمنة بنت وهب فوقع بها فحملت برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرجع الى الليلى
فقال لها الک فیما قلت قالت لا قال ولم قالت لانک مررت بى وبین عینیک
نور ثم رجعت الى وقد انتزعته آمنة منک فی لفظ لقد دخلت بنور ما رجعت به
ولئن کنت الممت بآمنة لتلدن ملکا وفی کتاب الریاض
النضرة فی فضائل العشرة عن عائشة بنت سعد
قالت سمعت ابی یقول رأیت فی المنام قبل ان اسلم کانی فی ظلمة لا ابصر شیئا
اذ اضاء لی قمر فاتبعته فکانی انظر الی من سبقنی الی ذلک القمر فانظر الی زید
بن حارثة والی علی بن ابی طالب والی ابی بکر وکانی اسالهم متی انتهیتم الی ههنا
وبلغنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعو الی الاسلام مستخفیا فلقیته فی شعب اجیاد وقد صلی العصر
فقلت الی ما تدعو قال تشهد ان لا اله الا الله وانی رسول الله قلت اشهد ان لا اله الا الله واشهد انک رسول الله
فما تقدمنی الا هم الفضائل لهم والله سبحانه وتعالى اعلم وعلمه اتم ۞ ۞ ۞ ۞

نویں فصل میں ہے بیان حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالی عنہ

عن سعید بن زید رضی اللہ تعالی عنہ قال خرج ورقة بن نوفل وزید بن
عمرو یطلبان الدین حتی مرا بالشام فاما ورقة فتنصر واما زید فقیل له ان
الذی تطلب امامک فانطلق حتی اتی الموصل فاذا هو براهب فقال من این اقبل
صاحب الراحلة قال من بیت ابراهیم قال ما تطلب قال الدین فعرض علیه النصرانیة
فقال لا حاجة لی فیها وابی ان یقبل فقال ان الذی تطلب سیظهر بارضک
فاقبل وهو یقول لبیک حقا حقا تعبدا ورقا مهما تجشمنی فانی جاشم جاهد
ای تکلفنی حضرت بما حاذبه ابراهیم قال ومر بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم ومعه ابو سفیان
بن الحارث یاکلان من سفرة لهما فدعواه الی الغداء فقال یا ابن اخی انی
لا اکل مما ذبح علی النصب قال فما روی النبی صلی اللہ علیہ وسلم من یومه ذلک یاکل
مما ذبح علی النصب حتی بعث صلی اللہ علیہ وسلم قال فاتاه سعید بن زید فقال
ان ابی کان کما قد رایت وبلغک فاستغفر له قال نعم وانه یبعث یوم القیمة امة
واحدة اخرجه ابو عمرو واللہ سبحانه وتعالی اعلم وعلمه اتم

دسویں فصل میں ہے بیان حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالی عنہ

اخرج البیهقی وابو نعیم عن ابی عبیدة بن الجراح ومعاذ بن جبل عن النبی صلی اللہ
علیه وسلم قال ان الامر بدا نبوة ورحمة ثم یکون خلافة ورحمة ثم کائن ملکا
عضوضا ثم کائن عتوا وجبریة وفسادا فی الامة یستحلون الفروج والخمور

عبد مناف سے بیں جنا اور ہوں نے حمزہ اور صفیہ کو اور نکاح کیا بیٹے اپنے عبد اللہ کا ۱۲۱۲۱۲

والحریر و یفسرون علی ذلک و یزد قون ابداً حتی یلقوا اللہ واللہ سبحانہ

وتعالیٰ اعلم **چوتھا باب** بیان میں ہی روایات صحیحہ کے جو کہ

اسباب میں ہی بقیہ صحابہ اور صحابیات ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

سے سوا بنظر اختصار ذکر بعض صحابہ اور بعض صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہم

اجمعین کے اوپر اکتفا کرتا ہے اور جو اوصاف انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کے فضائل بیان فرمائے ہیں انہیں سے تھوڑا سا تبرکا و تیمنا ذکر ہوتا ہے اور

اس باب میں **تینتیس ۳۳** فصلیں ہیں **پہلی فصل** میں ہے بیان

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ **اخرج** الحاکم والبیہقی وابو نعیم

من طرق ابی عون مولی المسور بن مخرمۃ عن المسور بن مخرمۃ عن ابن عباس عن

ابیہ قال قال عبد المطلب قدمنا الیمن فی رحلۃ الشتاء فنزلت علی حبر

من الیہود فقال رجل من اہل الزبور یعنی الکتاب ممن الرجل قلت من

قریش قال من ایہم قلت ہاشم قال اتاذن لی ان انظر الی بعضک قلت

نعم ما لم یکن عورۃ قال ففتح احدی منخری فنظر فیہ ثم نظر فی الآخر فقال اشہد

ان فی احدی یدیک ملکا وفی الاخری نبوۃ واری ذلک فی بنی زہرۃ وانا نجد ذلک

فی بنی زہرۃ فکیف ذلک قلت لا ادری قال ہل لک من شاعۃ قلت وما الشاعۃ قال

الزوجۃ قلت اما الیوم فلا قال فاذا قدمت فتزوج فیہم فرجع عبد المطلب الی مکۃ فتزوج

ہالۃ بنت وہیب بن عبد مناف فولدت حمزۃ وصفیۃ وتزوج ابنہ عبد اللہ

تھا کھول کر پہلا دیکھا پھر دوسرا دیکھا اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے ایک ہاتھ میں

آمنة بنت وهب فولدت له رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت قريش فلج
عبد الله على ابيه **واخرج** ابو نعيم عن عباس قال كان في عهد الجاهلية
اذا ولد لهم المولود من تحت الليل سموه تحت الاناء فلا ينظرون اليه حتى يصبحوا فلما
ولد النبي صلى الله عليه وسلم طرحوه تحت البرمة فلما اصبحوا اتوا البرمة فاذا هم انفلقت ثنتين
عيناه الى السماء فعجبوا من ذلك ثم دفع الى امرأة من بني بكر ترضعه فلما ارضعته نزل
عليه الخير من كل جانب لها شويهات فبارك الله فيها فنمت وزادت **واخرج**
البيهقي و ابو نعيم و ابن عساكر عن العباس بن عبد المطلب قال ولد النبي صلى الله عليه
وسلم مختونا مسرورا واعجب في ذلك عبد المطلب وحظي عنده وقال ليكونن لابني هذا
شان والله سبحانه وتعالى اعلم وعلمه اتم **دوسری فصل** میں بیان
حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما **عن** ابن عباس رضی الله
تعالى عنهما في تفسير قوله تعالى وتقلبك في الساجدين من صلب نبي الى صلب نبي
ولم يزل الوسائط حتى اخرجك نبيا رواه البزار وكذا رواه ابن سعد و
ابو نعيم في الدلائل بسند صحيح والطبراني ورجاله ثقات **وعنه** اي عن
ابن عباس رضي الله تعالى عنهما ايضا في تفسير الآية قال ما زال النبي
صلى الله عليه وسلم يتقلب في اصلاب الانبياء حتى ولدته امه رواه ابو نعيم
وروى ابو نعيم في الدلائل عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما انه قال
كان من دلالة حمل آمنة برسول الله صلى الله عليه وسلم

وہذا موقوف لفظا وحکمہ الرفع اذ لا یقال رایا ان کل دابۃ لقریش نطقت

تلک اللیلۃ وقالت حمل برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورب الکعبۃ وہو امام الدنیا

وقدوۃ اہلہا وفی نسخۃ امان بالنون ای امانہا من العاہات العامۃ وما ارسلناک

الا رحمۃ للعالمین وسراج اہلہا ولم یبق سریر الملک من ملوک الدنیا الا اصبح منکوسا

وفرت وحوش المشرق الی وحوش المغرب بالبشارات وکذلک اہل البحار یبشر

بعضہم بعضا ولہ فی کل شہر من شہور حملہ نداء فی الارض ونداء فی السماء ان

ابشروا فقد آن ان یظہر ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم میمونا مبارکا الحدیث

وہو شدید الضعف وعن غیرہ ای غیر ابن عباس لم یبق فی تلک اللیلۃ دار

الا اشرقت ولا مکان الا دخلہ النور ولا دابۃ الا نطقت وروی الحافظ

ابو بکر بن عائذ عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما انہ قال لما ولد النبی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال فی اذنہ رضوان خازن الجنان ابشر یا محمد فما

بقی لنبی علم الا وقد اعطیتہ فانت اکبرہم علما واشجعہم قلبا ارسلہ ابن عباس

ومرسل الصحابۃ وصل فی الاصح وحکمہ الرفع اذ لا مجال فیہ للرای وروی

محمد بن سعد من حدیث جماعۃ منہم عطاء بن ابی رباح وابن عباس

ان امنۃ بنت وہب قالت لما فصل ای خرج منی تعنی تریدابنہ

النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج معہ نور اضاء لہ ما بین المشرق والمغرب ثم وقع الی الارض

علی یدیہ ثم اخذ قبضۃ من التراب فقبضہا ورفع راسہ الی السماء — وروی ...

ترجمہ

مسند میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا پیدا ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیر کے دن اور نبوت ملی پیر کے دن اور ہجرت کی ...

فی المسند عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما قال ولد صلی اللہ علیہ وسلم یوم الاثنین و
استنبئ داعی نبی فاسین للتوکید یوم الاثنین وخرج مہاجرا من مکۃ الی المدینۃ یوم
الاثنین ودخل المدینۃ یوم الاثنین ورفع صلی اللہ علیہ وسلم الحجر الاسود الی موضعہ
فوضعہ فیہ بیدہ المبارکۃ یوم الاثنین وفیہ ارسال صحابی لانہ لم یدرک ذلک و
کان فی الہجرۃ ابن ثلاث سنین اہ شرح المواہب اللطیفۃ الزرقانی بالتقاط واختصار

واخرج ابو نعیم عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما قال کان من دلالات
حمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کل دابۃ کانت لقریش نطقت تلک اللیلۃ و
قالت حمل برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورب الکعبۃ وہو امان الدنیا وسراج اہلہا ولم
یبق کاہنۃ فی قریش ولا فی قبیلۃ من قبائل العرب الا حجبت عن صاحبتہا وانتزع
علم الکہنۃ منہا ولم یبق سریر ملک من ملوک الدنیا الا اصبح منکوسا والملک مخرسا
لا ینطق یومہ ذلک ومرت وحش المغرب الی وحش المشرق بالبشارات وکذلک اہل
البحار یبشر بعضہم بعضا لہ فی کل شہر من شہورہ نداء فی الارض ونداء فی السماء
ان ابشروا فقد آن لابی القاسم ان یخرج علی الارض میمونا مبارکا قال وبقی فی
بطن امہ تسعۃ اشہر کملا لا تشکو وجعا ولا ریحا ولا مغصا ولا ما یعرض النساء من ذوات
الحمل وہلک ابوہ عبد اللہ وہو فی بطن امہ فقالت الملائکۃ الہنا وسیدنا بقی نبیک
ہذا یتیما فقال اللہ انا لہ ولی وحافظ ونصیر وتبرکوا بمولودہ فمولودہ میمون مبارک
ففتح لمولودہ ابواب السماء وجنانہ وکانت امنۃ تحدث عن نفسہا وتقول اتانی

آت حین مربی من حملہ ستۃ اشہر فوکزنی برجلہ فی المنام وقال
یا امنۃ انک قد حملت بخیر العالمین فحج طرا فاذا ولدتیہ فسمیہ محمدا وکانت تحدث
عن نفسہا وتقول لقد اخذنی ما یاخذ النساء ولم یعلم بی احد من القوم فسمعت
وجبۃ شدیدۃ وامرا عظیما فہالنی ذلک فرایت کان جناح طیر ابیض قد
مسح علی فوادی فذہب عنی کل رعب وکل وجع کنت اجد ثم التفت فاذا
انا بشربۃ بیضاء لبنا وکنت عطشی فتناولتہا فشربتہا فاضاء منی نور عال
ثم رایت نسوۃ کالنخل الطوال کانہن من بنات عبد مناف تحدقن بی
فبینا انا اعجب اذا بدیباج رو فی النسخۃ التعجب واقول واغوثاہ من این علمن
بی فقال فی غیر ہذہ الروایۃ فقلن لی نحن آسیۃ امراۃ فرعون ومریم بنت
عمران وہولاء من الحور العین واشتد الامر وانا اسمع الوجبۃ فی کل ساعۃ
اعظم مما تقدم فبینا انا کذلک اذا بدیباج ابیض قد مد بین السماء والارض
واذا قائل یقول خذوہ من اعین الناس قالت رایت رجالا قد وقفوا فی الہواء
بایدیہم اباریق من فضۃ ورایت قطعۃ من الطیر قد اقبلت حتی غطت حجری
مناقیرہا من الزمرد واجنحتہا من الیواقیت فکشف اللہ عن بصری وابصرت
تلک الساعۃ مشارق الارض ومغاربہا ورایت ثلاثۃ اعلام مضروبات علما
فی المشرق وعلما فی المغرب وعلما علی ظہر الکعبۃ فاخذنی المخاض فولدت محمدا
صلے اللہ علیہ وسلم فلما خرج من بطنی نظرت الیہ فاذا انا بہ ساجد قد رفع اصبعیہ الی السماء

ترجمہ

عجز اور زاری کے ساتھ
پھر دیکھا میں نے ایک سفید بادل کو کہ آسمان سے
آیا اور ڈھک لیا آپ کو یہاں تک کہ چھپ گئے میری نظر سے
اور سنا میں نے آواز دینے والے کو کہ کہتا ہے
پھراؤ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو زمین کے مشرق
اور مغرب میں اور دریاؤں میں تاکہ سب پہچان لیں آپ کو
نام اور وصف اور صورت سے اور یہ بھی جان لیں
[illegible]

كالمتضرع المستهل ثم رأيت سحابة بيضاء وقد أقبلت من السماء حتى غشيته
فغيب عن وجهي وسمعت مناديا ينادي طوفوا بمحمد شرق الأرض
وغربها وادخلوه البحار ليعرفوه باسمه ونعته وصورته ويعلموا انه سمي فيها
الماحي لا يبقى شيء من الشرك الا محي في زمنه ثم تجلت عنه في أسرع وقت
فاذا انا به مدرج في ثوب صوف ابيض وتحته حريرة خضراء وقد قبض على ثلاثة
مفاتيح من اللؤلؤ الرطب واذا قائل يقول قبض محمد مفاتيح النصرة ومفاتيح الريح
ومفاتيح النبوة ثم اقبلت سحابة اخرى يسمع منها صهيل الخيل وخفقان
الاجنحة حتى غشيته فغيب عني فسمعت مناديا ينادي طوفوا بمحمد الشرق و
الغرب على مواليد النبيين واعرضوه على كل روحاني من الجن والانس والطير
والسباع واعطوه صفاء آدم ورقة نوح وخلة ابراهيم ولسان اسماعيل و
بشرى يعقوب وجمال يوسف وصوت داود وصبر ايوب وزهد يحيى وكرم
عيسى واغمسوه في اخلاق الانبياء ثم تجلت فاذا انا به قد قبض حريرة خضراء
مطوية واذا قائل يقول بخ بخ قبض محمد على الدنيا كلها لم يبق خلق
من اهلها الا دخل في قبضته واذا انا بثلاثة نفر في يد احدهم ابريق فضة
وفي يد الآخر طست من زمرد اخضر وفي يد الثالث حريرة بيضاء فنشرها
فاخرج منها خاتما تحار ابصار الناظرين دونه فغسله من ذلك الابريق سبع
مرات ثم ختم بين كتفيه بالخاتم ثم لفه في الحريرة ثم حمله فادخله بين اجنحته ساعة ثم

[illegible]

رتوہ الیٰ **وفی انسان العیون** وعن ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ ولد یوم الاثنین فے ربیع الاول وانزلت علیہ النبوۃ یوم الاثنین فے ربیع الاول وہاجرہ الے المدینۃ یوم الاثنین فی ربیع الاول قال العصیمہ وہذا غریب جداً ۱۲ **واخرج** الدارمی وابن سعد وابن عساکر عن ابی فروۃ عن ابن عباس انہ سال کعب الاحبار کیف تجد نعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی التوراۃ فقال کعب تجدہ محمد بن عبد اللہ یولد بمکۃ ویہاجر الی طابہ ویکون ملکہ بالشام ولیس بفحاش ولا سخاب فی الاسواق ولا یکافی بالسیئۃ السیئۃ ولکن یعفو ویغفر الحدیث **واخرج** الحاکم وصححہ عن ابن عباس قال وحی اللہ الے عیسیٰ آمن بمحمد ومر من ادرکہ من امتک ان یومنوا بہ فلولا محمد ما خلقت آدم ولا الجنۃ ولا النار ولقد خلقت العرش علے الماء فاضطرب فکتبت علیہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ فسکن **واخرج** ابن عساکر من طریق کریب عن ابن عباس قال لم یزل اللہ تعالےٰ یتقدم فے النبی صلے اللہ علیہ وسلم الے آدم فمن بعدہ ولم تزل الامم تتباشر ...... تستفتح بہ حتے اخرجہ اللہ فے خیر امۃ وفی خیر قرن وفے خیر

اصحاب ‌خیر بلد فاقام بها ما شاء الله وهو حرم ابراهیم ثم اخرجه

الی طیبة وهی حرم محمد فکان مبعثه من حرم وهاجر الی حرم

واخرج ابن سعد عن ابن عباس قال لما امر ابراهیم باخراج هاجر

حمل علی البراق فکان لا یمر بارض عذبة سهلة الا قال انزل بها

یا جبریل فیقول لا حتی اتی مکة فقال جبریل انزل یا ابراهیم قال حیث

لا ضرع ولا زرع قال نعم ههنا یخرج النبی الذی من ذریتک الذی تتم به

الکلمة العلیا **واخرج** ابن سعد وابن عساکر عن ابن العباس قال قال

رسول الله صلی الله علیه وسلم خرجت من لدن آدم من نکاح غیر سفاح **و**

اخرج الطبرانی عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما

ولدنی من سفاح الجاهلیة شیٔ وما ولدنی الا نکاح کنکاح الاسلام

واخرج ابو نعیم من طرق عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی

الله علیه وسلم لم یلتق ابوای قط علی سفاح لم یزل الله ینقلنی من الاصلاب الطیبة

الی الارحام الطاهرة مصفی مهذبا لا ینشعب شعبتان الا کنت فی خیرهما

واخرج ابن سعد من طریق الکلبی عن ابی صالح عن ابن عباس قال قال

رسول الله صلی الله علیه وسلم خیر العرب مضر وخیر مضر بنو عبد مناف وخیر بنی عبد مناف

بنو هاشم وخیر بنی هاشم بنو عبد المطلب والله ما افترق فرقتان منذ

خلق الله آدم الا کنت فی خیرهما **واخرج** ابن عمر العدنی فی مسنده

عن ابن عباس ان قریش کانت نورا بین یدی اللہ تعالیٰ قبل ان یخلق
آدم بالفی عام یسبح ذلک النور وتسبح الملائکۃ بتسبیحہ فلما خلق اللہ آدم القی
ذلک النور فی صلبہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاھبطنی اللہ الی الارض
فی صلب آدم وجعلنی فی صلب نوح وقذف فی صلب ابراھیم ثم لم یزل اللہ
ینقلنی من الاصلاب الکریمۃ والارحام الطاھرۃ حتی اخرجنی من بین ابوی
لم یلتقیا علی سفاح قط **واخرج** ابو نعیم والخرائطی وابن عساکر من طریق
عطاء عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال لما خرج عبد المطلب بابنہ لیزوجہ
مر بہ علی کاھنۃ من اھل تبالۃ متہودۃ قد قرات الکتاب یقال لھا فاطمۃ
بنت مر الخثعمیۃ فرات نور النبوۃ فی وجہ عبد اللہ فقالت لہ یا فتی ھل لک
ان تقع علی الآن واعطیک مائۃ من الابل فقال ھیھات **شعر**
اما الحرام فالممات دونہ ٭ والحل لا حل فاستبینہ ٭ فکیف لی الامر الذی تبغینہ
٭ یحمی الکریم عرضہ ودینہ ٭ ثم مضی مع ابیہ فزوجہ آمنۃ بنت وھب فاقام
عبد اللہ عندھا ثلاثا ثم تنفسہ دعتہ الی ما دعتہ الیہ الخثعمیۃ فاتاھا فقالت
ما صنعت بعدی قال زوجنی ابی آمنۃ بنت وھب فاقمت عندھا ثلاثا قالت
انی واللہ ما انا صاحبۃ ریبۃ ولکنی رایت فی وجھک نورا فاردت ان یکون
فیّ وابی اللہ الا ان یصیرہ حیث شاء **واخرج** ابن عساکر عن ابن عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال لما ولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم عق عنہ عبد المطلب بکبش

وسماه محمدا فقيل يا ابا الحارث ما حملك على ان سميته محمدا ولم تسمه باسم آبائه قال
اردت ان يحمده الله في السماء ويحمده الناس في الارض **واخرج**
البيهقي وابو نعيم وابن عساكر من طريق عكرمة عن ابن عباس قال كانت
امرأة من خثعم تعرض نفسها في موسم من المواسم وكانت ذات جمال معها
أدم تطوف كانها تبيعه فاتت على عبد الله بن عبد المطلب فلما رأته اعجبها
فعرضت نفسها عليه فقال مكانك حتى ارجع اليك فانطلق الى اهله فوقع على
اهله فحملت بالنبي صلى الله عليه وسلم فلما رجع اليها قالت من انت قال انا الذي
وعدتك قالت لا ما انت هو ولئن كنت ذاك لقد رأيت بين عينيك نورا ما
اراه الآن **واخرج** ابو نعيم عن بريدة وابن عباس قالا رأت آمنة
في منامها فقيل لها انك قد حملت بخير البرية وسيد العالمين فاذا ولدتيه
فسميه احمد ومحمدا **واخرج** ابن سعد وابن عساكر عن ابن عباس
ان آمنة قالت لقد علقت به فما وجدت له مشقة حتى وضعته فلما فصل
مني خرج معه نور اضاء له ما بين المشرق الى المغرب ثم وقع الى الارض
معتمدا على يديه ثم اخذ قبضة من تراب فقبضها ورفع رأسه الى السماء
واخرج ابن سعد وابو نعيم عن ابن عباس قال كانت يهود قريظة والنضير
وفدك وخيبر يجدون صفة رسول الله صلى الله عليه وسلم عندهم قبل ان
يبعث وان دار هجرته المدينة فلما ولد قالت احبار يهود ولد احمد الليلة

ہذا الکوکب قد طلع فلما تنبأ وقالوا تنبأ احمد کانوا یعرفون ذلک ویقرون بہ و یصدقون

واخرج ابن عدی وابن عساکر من طریق عطاء عن ابن عباس قال ولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم مسرورا مختونا **واخرج** البیہقی عن ابن عباس کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یری باللیل فی الظلمۃ کما یری بالنہار فی الضوء واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم

تیسری فصل میں بیان حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ

اخرج الزبیر بن بکار فی اخبار مدینۃ وابو نعیم عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکتوب محمد المتوکل مولدہ بمکۃ ومہاجرہ طیبۃ لیس بفظ ولا غلیظ ولا یجزی بالسیئۃ السیئۃ ولکن یعفو ویصفح

واخرج ابن عساکر عن ابن مسعود قال قال ابو بکر الصدیق خرجت الی الیمن قبل ان یبعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنزلت علی شیخ من الازد عالم قد قرا الکتب واتت علیہ اربعمائۃ سنۃ الا عشر سنین فقال لی احسبک حرمیا قلت نعم قال واحسبک قرشیا قلت نعم قال بقیت لی منک واحدۃ قلت ما ہی قال اکشف لی عن بطنک قلت لم ذاک قال اجد فی العلم الصادق ان نبیا یبعث فی الحرم یعاون علی امرہ فتی وکہل فاما الفتی فخواض غمرات ودفاع معضلات واما الکہل فابیض نحیف علی بطنہ شامۃ وعلی فخذہ الیسری علامۃ وما علیک ان ترینی فقد تکاملت لی فیک الصفۃ الا ما خفی علی قال ابو بکر فکشفت لہ عن بطنی فرای شامۃ سوداء فوق سرتی فقال انت ہو ورب الکعبۃ **واخرج** الطیالسی والبیہقی عن ابن مسعود قال

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تسبوا قريشا فان عالمها يملأ الارض علما قال الامام احمد وغيره هذا العالم هو الشافعي لانه لم ينتشر في طباق الارض من علم عالم قريشي من الصحابة وغيرهم ما انتشر من العلم الشافعي رضي الله تعالى عنهم اجمعين والله سبحانه تعالى اعلم وعلمه اتم

چوتھی فصل میں ہے بیان حضرت عبد الله بن عمر رضی الله تعالى عنهما **اخرج الطبراني** في الاوسط عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله اختار خلقه فاختار منهم بني آدم ثم اختار من بني آدم العرب ثم اختارني من العرب فلم ازل خيارا من خيار **واخرج** ابن عساكر عن عبد الله بن عمر قال ولد النبي صلى الله عليه وسلم مسرورا مختونا والله سبحانه وتعالى اعلم واتم

پانچویں فصل میں ہے بیان حضرت عبد الله بن عمرو بن العاص الصحابي ابن الصحابي رضي الله تعالى عنهما **عن** عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله تعالى عنهما قال كان بمر الظهران راهب يسمى عيصا من اهل الشام وكان يقول يوشك ان يولد فيكم يا اهل مكة مولود وتدين له العرب [illegible] ويملك العجم هذا زمانه فكان لا يولد بمكة مولود الا يسأل عنه فلما كان صبيحة اليوم الذي ولد فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج عبد المطلب حتى اتى عيصا فناداه فاشرف عليه فقال عيص كن اباه فقد ولد ذلك المولود الذي كنت احدثكم عنه يوم الاثنين قال عبد المطلب ولد في الليلة مع الصبح مولود قال فما سميته قال محمد

(ای عزمت علی تسمیتہ) قال ولقد کنت اشتھی ہذا المولود فیعلم اہل ہذا البیت

والکعبۃ) بعلامات خصال تعرفہ (ای تمیزہ تلک الخصال وتدل علی انہ ذلک المولود)

فقد اتی علیہم منہا انہ طلع نجم البارحۃ وانہ ولد الیوم وان اسمہ محمد رواہ ابو جعفر بن

ابی شیبۃ وخرجہ ابو نعیم فی الدلائل کذا رواہ ابن عساکر **اخرج** مسلم فی

صحیحہ من حدیث عبد اللہ بن عمرو بن العاص عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ

ان اللہ عز وجل کتب مقادیر الخلق قبل ان یخلق السموات والارض بخمسین الف

سنۃ وکان عرشہ علی الماء ومن جملۃ ما کتب فی الذکر وہو ام الکتاب ان محمدا

خاتم النبیین (فی الوجود) واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم **چھٹی فصل میں**

ہے بیان حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ کا **اخرج** البیہقی و

ابو نعیم عن حسان بن ثابت (ابن المنذر بن عمرو بن حرام الانصاری شاعر

المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم المؤید بروح القدس من جوزہ الصرف وعدمہ قال انی لغلام

ابن سبع سنین او ثمان سنین علی التقریب فقد ذکروا انہ عاش مائۃ وعشرین سنۃ

کابیہ وجدہ (ای جدہ) ومات سنۃ اربع وخمسین اعقل ما رایت وسمعت اذ یہودی

یصرخ (بالمدینۃ فی روایۃ ابن اسحاق یصرخ علی اطمۃ یثرب) ذات غداۃ

یا معشر یہود فاجتمعوا الیہ وانا اسمع قالوا ما ویلک مالک قال طلع نجم احمد الذی ولد بہ

(عندہ او بسبب لاعتقاد الیہودی تاثیر النجم) فی ہذہ اللیلۃ واللہ سبحانہ

وتعالی اعلم وعلمہ اتم **ساتویں فصل میں** ہے بیان حضرت

چھٹی فصل میں ہے بیان

فصل میں ہے ساتویں

بیان حضرت

واخرج البیہقی والطبرانی وابونعیم وابن عساکر عن عثمان بن ابی العاص الثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قالت حدثتنی امی انہا شہدت ولادۃ امنۃ رسول اللہ علیہ وسلم لیلۃ ولدتہ قالت فما شیئ انظر الیہ فی البیت الا نور وانی انظر الی النجوم تدنو حتی انی لاقول لیقعن علی فلما وضعتہ خرج منہا نور اضاء لہ البیت والدار حتی جعلت لا اری الا نورا واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ اتم

آٹھویں فصل میں ہے بیان ابو حذیفہ بن لبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ حدث انہ کان علی اطم من اطام المدینۃ یسمع یا اہل یثرب قد ذہب اللہ نبوۃ بنی اسرائیل ہذا النجم قد طلع بمولد احمد وہو نبی اخر الانبیاء ومہاجرہ الی یثرب اللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ اتم

نویں فصل میں ہے بیان حضرت بریدۃ الاسلمی الصحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ **اخرج** ابونعیم عن بریدۃ وابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم قالا رأت امنۃ فی منامہا فقیل لہا انک قد حملت بخیر البریۃ وسید العالمین فاذا ولدتہ فسمیہ احمد ومحمدا **اخرج** ابونعیم وابن سعد عن بریدۃ عن مرضعۃ فی بنی سعد ای امراۃ مبہمۃ غیر حلیمۃ المشہورۃ کالشامی ان امنۃ قالت رأیت کانہ خرج من فرجی شہاب اضاءت لہ الارض حتی رأیت قصور الشام

دسویں فصل میں ہے بیان حضرت قیس بن مخرمۃ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ **اخرج الترمذی** فی باب ما جاء فی میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن قیس بن مخرمۃ قال ولدت انا ورسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم عام الفیل محال وسال عثمان بن عفان قباث بن اشیم اخا بنی یعمر بن لیث انت اکبر ام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکبر منی وانا اقدم منہ فی المیلاد واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم

گیارھویں فصل میں ہے بیان حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ **اخرج ابن ابی حاتم** فی تفسیرہ وابونعیم فی الدلائل من طریق عن قتادہ عن الحسن عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ تعالی واذ اخذنا من النبیین میثاقہم ومنک الآیۃ قال کنت اول النبیین فی الخلق وآخرہم فی البعث فبدء بی قبلہم **واخرج البخاری** عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بعثت من خیر قرون بنی آدم قرنا فقرنا حتی کنت من القرن الذی کنت فیہ **واخرج** ابن عساکر عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ولدنی بغی قط مذ خرجت من صلب آدم ولم تزل تنازعنی الامم کابرا عن کابر حتی خرجت من افضل حیین من العرب ہاشم وزہرۃ **فی المواہب اللدنیۃ** ولد صلی اللہ علیہ وسلم مختونا ای مختونا مسرورا ای مقطوع السرۃ کما روی من حدیث ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ذلک قالہ عند ابن عساکر وابن عدی انتہت بزیادۃ من شرحہا العلامۃ الزرقانی **واخرج** البیہقی وابن عساکر عن ابی ہریرۃ

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لما خلق اللہ آدم اراہ بنیہ فجعل
یری فضائل بعضہم علے بعض فرای نورا ساطعا فی اسفلہم فقال یا رب من
ہذا قال ہذا ابنک احمد وہو اول وہو آخر وہو اول شافع **واخرج**
عبد الرزاق فی جامعہ والحاکم وابو نعیم عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال انی لانظر الی ما ورائی کما انظر الی ما بین یدی **واخرج** ابن
عساکر عن نبیط الاشجعی قال لما فتح عثمان رضی اللہ عنہ المصاحف قال لہ ابو ہریرۃ اصبت و
وفقت اشہد لسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اشد امتی
حبا لی قوم یاتون من بعدی یؤمنون بی ولم یرونی یعملون بما فی الورق
المعلق فقلت ای ورق حتی رایت المصاحف فاعجب ذلک عثمان و امر
لابی ہریرۃ بعشرۃ آلاف وقال واللہ ما علمت انک لتحبس علینا حدیث
نبینا صلی اللہ علیہ وسلم **واخرج** الشیخان عن ابی ہریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیاتین علی احدکم یوم لان یرانی احب الیہ من
اہلہ ومالہ **واخرج** عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وددت
انی رایت اخوانی قالوا ولسنا اخوانک یا رسول اللہ قال بل انتم اصحابی و
اخوانی الذین لم یاتوا بعد **واخرج** ابو نعیم عن ابی ہریرۃ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان العلم بالثریا لتناولہ رجال من ابناء فارس۔

فی خیرات الحسان فی مناقب ابی حنیفۃ النعمان

للعلامة الشيخ الاجل احمد بن حجر المكي الشافعي رحمة الله عليه بعد نقل الحديث
الشريف قال الحافظ المحقق الجلال السيوطي هذا اصل صحيح يعتمد عليه في البشارة
بابي حنيفة وفي الفضيلة التامة نظير الحديث الذي في مالك رحمه الله وهو قوله
صلى الله عليه وسلم يوشك ان يضرب الناس اكباد الابل يطلبون العلم فلا يجدون
اعلم من عالم المدينة والحديث الذي في الشافعي رحمة الله وهو قوله لا تسبوا قريشا
فان عالمها يملأ الارض علما وهو حديث له طرق كثيرة وزعم بعضهم وضعه يفوه
وشنعوا على زاعمه ومخترعه قال العلماء عالم المدينة في الحديث الاول مالك وعالم قريش
في الحديث الثاني الشافعي قال بعض تلامذة الجلال وما جزم به شيخنا من ان
الامام ابا حنيفة هو المراد من هذا الحديث ظاهر لا شك فيه لانه لم يبلغ
احد في زمنه من ابناء فارس في العلم مبلغه ولا مبلغ اصحابه وفيه معجزة ظاهرة
للنبي صلى الله عليه وسلم حيث اخبر بما سيقع وليس المراد بفارس البلد المعروف
بل جنس من العجم وهم الفرس وان جد الامام ابي حنيفة منهم على ما عليه الاكثرون
وفي خبر عن الديلمي خير العجم فارس انتهت بحروفها **واخرج** الحاكم وصححه عن
ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوشك الناس ان يضربوا اكباد الابل
فلا يجدوا اعلم من عالم المدينة قال سفيان يرى هذا العالم مالك بن انس رضي
الله تعالى عنه والله سبحانه وتعالى اعلم وعلمه اتم

بارھویں فصل

میں ہے بیان حضرت عرباض بن ساریہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا

اخرج احمد والبزار والطبرانی والبیہقی عن العرباض بن ساریۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انی عند اللہ لخاتم النبیین وان آدم لمنجدل فی طینتہ وساخبرکم عن ذلک انی دعوۃ ابی ابراہیم وبشارۃ عیسی ورؤیا امی التی رأت وکذلک امہات النبیین یرین وان ام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأت حین وضعتہ نورا اضاءت لہ قصور الشام واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم

تیرھویں فصل

میں ہے بیان حضرت ابو امامہ صحابی رضی اللہ تعالی عنہ کا۔

اخرج ابن سعد عن حرام بن عثمان الانصاری قال قدم اسعد بن زرارۃ من الشام تاجرا فی اربعین رجلا من قومہ فرأی رؤیا ان آتیا اتاہ فقال ان نبیا یخرج بمکۃ یا ابا امامۃ وصاحب الحق فیہ

واخرج ابن سعد واحمد والطبرانی والبیہقی وابو نعیم عن ابی امامۃ قال قیل یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما کان بدء امرک قال دعوۃ ابراہیم وبشری عیسی ورأت امی انہ یخرج منہا نور اضاءت بہ قصور الشام واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم

چودھویں فصل

میں ہے بیان حضرت ابو جہم رضی اللہ تعالی عنہ وکان من المعمرین من قریش

اخرج ابو نعیم من طریق ابی بکر بن عبد اللہ بن ابی جہم عن ابیہ عن جدہ قال سمعت ابا طالب حدث عن عبد المطلب قال بینا انا نائم فی الحجر اذ رأیت رؤیا التی فزعت منہا فزعا شدیدا فاتیت کاہنۃ قریش فقلت لہا انی رأیت اللیلۃ کان

ترجمہ

شجرة بنبت قد نال راسها السماء وضربت باغصانها المشرق والمغرب وما رایت نورا ازهر منها اعظم من نور الشمس سبعین ضعفا ورایت العرب والعجم ساجدین وهی تزداد کل ساعة عظما ونورا وارتفاعا ساعة تخفی وساعة تظهر ورایت رهطا من قریش قد تعلقوا باغصانها ورایت قوما من قریش یریدون قطعها فاذا دنوا منها اخذهم شاب لم ار قط احسن منه وجها ولا اطیب منه ریحا فیکسر ظهورهم ویقلع اعینهم فرفعت یدی لاتناول منها نصیبا فقلت لمن النصیب فقال النصیب هو الذین تعلقوا بها وسبقوک الیها فانتبهت مذعورا فزعا فرایت وجه الکاهنة قد تغیر ثم قالت ان صدقت رویاک لیخرجن من صلبک رجل یملک المشرق والمغرب ویدین له الناس ثم قال لابی طالب لعلک ان تکون هذا المولود فکان ابو طالب یحدث بهذا الحدیث والنبی صلی الله علیه وسلم قد خرج ویقول کانت الشجرة والله ابا القاسم الامین فیقال له الا تؤمن به فیقول السبة والعار والله سبحانه وتعالی اعلم وعلمه اتم ؏

پندرہویں فصل میں ہے بیان حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فی المواہب اللدنیة فی حدیث سلمان الفارسی

عند ابن عساکر قال هبط جبریل علی النبی صلی الله علیه وسلم ارسله سلمان فجعل علی انه هو من المصطفی او ممن سمعه عنهم فقال ان ربک یقول کنت اتخذت ابراهیم خلیلا فقد اتخذتک حبیبا وما خلقت خلقا اکرم علی منک لقد خلقت الدنیا واهلها

فصل میں ہے بیان حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پندرہویں

ترجمہ

لا عرفهم كرامتك ومنزلتك عندي ولولاك ما خلقت الدنيا ○ واخرج ابن عساكر
عن سلمان قال قال جبريل للنبي صلى الله عليه وسلم كلم الله موسى تكليما وخلق عيسى من روح القدس
واتخذ ابراهيم خليلا واصطفى آدم فما اعطيت من الفضل فهبط جبريل فقال ان ربك
يقول لئن كنت اتخذت ابراهيم خليلا فقد اتخذتك حبيبا وان كنت كلمت موسى
في الارض تكليما فقد كلمتك في السماء وان كنت خلقت عيسى من روح القدس فقد خلقت اسمك من قبل ان اخلق
الخلق بالفي سنة ولقد وطئت في السماء موطئا لم يطأه احد قبلك ولا يطأه احد
بعدك وان كنت اصطفيت آدم فقد ختمت بك الانبياء وما خلقت خلقا اكرم
علي منك وقد اعطيتك الحوض والشفاعة والناقة والقضيب والتاج والهراوة
والحج والعمرة وشهر رمضان والشفاعة كلها لك حتى ظل عرشي في القيامة عليك
ممدود وتاج الحمد على راسك معقود وقرنت اسمك مع اسمي فلا اذكر في موضع
حتى تذكر معي ولقد خلقت الدنيا واهلها لاعرفهم كرامتك ومنزلتك ولولاك ما خلقت
الدنيا

سولھویں فصل

میں ہے بیان حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اخرج البيهقي وابن عساكر من طريق مالك عن الزهري عن انس ان النبي صلى
الله عليه وسلم قال ما افترق الناس فرقتين الا جعلني الله في خيرهما فاخرجت من بين
ابوي فلم يصبني شيء من عهد الجاهلية وخرجت من نكاح ولم اخرج من سفاح من
لدن آدم حتى انتهيت الى ابي وامي فانا خيركم نفسا وخيركم ابا ○ واخرج
ابو نعيم في الحلية عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اوحى الله الى موسى

نبی اکثر اہل ان من لقینی وہو جاحد باحمد ادخلتہ النار فقال یارب ومن احمد قال یا
خلقت خلقا اکرم علی منہ کتبت اسمہ مع اسمی فی العرش قبل ان اخلق السمٰوات
والارض ان الجنۃ محرمۃ علی جمیع خلقی حتی یدخلہا ہو وامتہ قال ومن امتہ قال الحمادون
یحمدون صعودا وہبوطا وعلی کل حال یشدون اوساطہم ویطہرون اطرافہم صائمون
بالنہار رہبان باللیل اقبل منہم الیسیر وادخلہم الجنۃ بشہادۃ ان لا الہ الا اللہ قال
اجعلنی نبی تلک الامۃ قال نبیہا منہا قال اجعلنی من امۃ ذلک النبی قال استقدمت و
استاخروا ولکن ساجمع بینک وبینہ فی دار الجلال **واخرج** ابن مردویہ عن انس
قال قرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد جاءکم رسول من انفسکم بفتح الفاء وقال
انفسکم نسبا وصہرا وحسبا لیس فی ابائی من لدن آدم سفاح کلنا نکاح **واخرج**
ابن سعد وابو نعیم عن انس قال کنا نعرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا
اقبل بطیب ریحہ **واخرج** البزار وابو یعلی عن انس قال کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اذا مر فی الطریق من طرق المدینۃ وجدوا منہ رائحۃ
الطیب قالوا مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ہذا الطریق **واخرج** الطبرانی
فی الاوسط وابو نعیم وابن عساکر من طرق متعددۃ عن انس رضی اللہ تعالی عنہ
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کرامتی علی ربی انی ولدت مختونا ولم یر احد
سواتی واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم **سترھوین فصل** میں ہے
بیان حضرت زید بن اسلم صحابی رضی اللہ تعالی عنہ **اخرج**

ترجمہ

ابن سعد وغیرہ عن زید بن اسلم ان حلیمۃ لما اخذت النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لہا امرأۃ علمی انک قد اخذت مولودا ذا شان واللہ لحلمۃ فما کنت اجد ما تجد النساء من حل ولقد اوتیت فیصل لی انک لتلدین غلاما فسمیہ احمد وہو سید العالمین وملقی متعبدا علیہ رافعا راسہ الی السماء فخرجت حلیمۃ الی زوجہا فاخبرتہ فسر بذلک واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم

اٹھارہویں فصل میں ہے بیان حضرت واثلۃ بن الاسقع رضی اللہ تعالی عنہ **اخرج** مسلم عن واثلۃ بن الاسقع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اصطفی من ولد ابراہیم اسمعیل واصطفی من ولد اسماعیل بنی کنانۃ واصطفی من بنی کنانۃ قریشا واصطفی من قریش بنی ہاشم واصطفانی من بنی ہاشم واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم

انیسویں فصل میں ہے بیان حضرت ابو مریم غسانی رضی اللہ تعالی عنہ **اخرج** الطبرانی وابو نعیم عن ابی مریم الغسانی رضی اللہ تعالی عنہ ان اعرابیا قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ای شیء کان اول نبوتک قال اخذ اللہ منی المیثاق کما اخذ من النبیین میثاقہم ودعوۃ ابی ابراہیم وبشری عیسی ورأت امی فی منامہا انہ خرج من بین رجلیہا سراج اضاءت لہ قصور الشام **قولہ** ابی مریم فی التقریب ابو مریم الغسانی جد ابی بکر بن عبد اللہ بن ابی مریم وقد قیل ان الثلثۃ صحبۃ اھ وفی اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ ابو مریم الغسانی جد ابی بکر بن عبد اللہ بن ابی مریم قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ ولدت لی اللیلۃ جاریۃ

اٹھارھویں فصل میں بیان حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ تعالی عنہ

انیسویں فصل میں بیان حضرت ابو مریم غسانی رضی اللہ تعالی عنہ

ترجمہ فصل ... بیان حضرت ابو صخر عقیلی رضی اللہ تعالی عنہ ... احمد اور ابن سعد نے ابو صخر عقیلی سے روایت کی ... [illegible]

قال والآية انزلت على سورة مريم فسماها مريم فكان يكنى ابا مريم غزا مع
النبي صلى الله عليه وسلم وقال ابو حاتم الرازي سالت بعض ولد ابي مريم هذا عن ا
فقال هذا يعد في الشاميين اه والله سبحانه وتعالى اعلم وعلمه اتم سبیون

فصل میں ہے بیان حضرت ابو صخر عقیلی رضی اللہ تعالی عنہ +

اخرج احمد وابن سعد عن ابي صخر العقيلي قال حدثني رجل من الاعراب
قال مر رسول الله صلى الله عليه وسلم بيهودي معه سفر فيه التوراة يقرأها على ابن له
فقال النبي صلى الله عليه وسلم يا يهودي انشدك بالله الذي انزل التوراة على موسى
اتجد في توراتك نعتي وصفتي ومخرجي فاومأ برأسه ان لا فقال ابنه لكني اشهد بالذي
انزل التوراة على موسى انه ليجد في كتابه نعتك وصفتك ومخرجك في كتابه هذا وانا اشهد
ان لا اله الا الله وانك رسول الله فقال النبي صلى الله عليه وسلم اقيموا اليهودي عن
صاحبكم وتقبض الفتى فصلى عليه النبي صلى الله عليه وسلم واخرج البيهقي نحوه من حديث
انس وابن مسعود وفي اسد الغابة في معرفة الصحابة فاقيموا اليهودي عن اخيكم قال
فقبض الفتى فولي رسول الله صلى الله عليه وسلم حنوطه وكفنه وصلى عليه اه والله سبحانه و
تعالى اعلم وعلمه اتم اکیسویں

فصل میں ہے بیان حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالی عنہ

اخرج ابو يعلى وابو نعيم وابن عساكر عن شداد بن اوس ان
رجلا من بني عامر سال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما حقيقة امرك فقال بدو شاني
اني دعوة ابراهيم وبشرى اخي عيسى واني كنت بكر ابي وامي وانها حملت بي كاثقل

[illegible]

اکیسویں فصل [illegible]

احمل النساء وجعلت تشتكي الى صواحباتها ثقل ما تجد ثم ان امي رأت في منامها

ان الذي في بطنها نور قالت فجعلت اتبع بصري النور والنور يسبق

بصري حتى اضاءت لي مشارق الارض ومغاربها ثم انها ولدتني فنشأت فلما

نشأت بغضت الي اوثان قريش وبغض الي الشعر فكنت مسترضعا في بني ليث

بن بكر فبينا انا ذات يوم منتبذ من اهلي في بطن واد مع اتراب لي من الصبيان

اذا انا برهط ثلاثة معهم طست من ذهب ملئ ثلجا فاخذوني من بين اصحابي و

انطلق الصبيان هرابا مسرعين الى الحي فعمد احدهم فاضجعني على الارض اضجاعا

لطيفا ثم شق ما بين مفرق صدري الى منتهى عانتي وانا انظر اليه لم اجد لذلك حسا

ثم اخرج احشاء بطني ثم غسلها بذلك الثلج فانعم غسلها ثم اعادها مكانها ثم قام الثاني

فقال لصاحبه تنح ثم ادخل يده جوفي فاخرج قلبي وانا انظر اليه فصدعه ثم اخرج

منه مضغة سوداء فرمى بها ثم قال بيده يمنة ويسرة كانه يتناول شيئا فاذا

انا بخاتم في يده من نور يحار الناظر دونه فختم به قلبي فامتلأ نورا وذلك نور النبوة والحكمة

ثم اعاده مكانه فوجدت برد ذلك الخاتم في قلبي دهرا ثم قال الثالث لصاحبه تنح

فامر يده بين مفرق صدري الى منتهى عانتي فالتأم ذلك الشق باذن الله تعالى

ثم اخذ بيدي فانهضني من مكاني انهاضا لطيفا ثم قال للاول زنه بعشرة من امته

فوزنوني بهم فرجحتهم ثم قال زنه بمائة من امته فوزنوني بهم فرجحتهم ثم قال زنه

بالف من امته فوزنوني بهم فرجحتهم فقال دعوه فلو وزنتموه بامته كلها لرجحهم ثم

نشوقی الی صدورهم وقبلوا راسی وما بین عینی ثم قالوا یا حبیب الله لم ترع
انک لو تدری ما یراد بک من الخیر لقرت عیناک ثم جاء الحی فاخبرهم فقال بعض
القوم ان هذا الغلام اصابه لمم وطائف من الجن فانطلقوا انتریسن به الی کاهننا
حتی ینظر الیه ویداویه فقلت یا هذا ما بی شیء مما تذکرون انی اری نفسی سلیمة وفوادی
صحیحا فقال تبیع ظئری الا ترون ان کلامه کلام صحیح انی لارجو ان لا یکون بابنی باس
فذهبوا الی الکاهن فقصوا علیه قصتی فقال اسکتوا حتی اسمع من الغلام فانه
اعلم بامره منکم فقصصت علیه فلما سمع قولی وثب الی فضمنی الی صدره ثم نادی باعلی
صوته یا للعرب یا للعرب اقتلوا هذا الغلام واقتلونی معه فو اللات والعزی لئن
ترکتموه وادرک لیبدلن دینکم ولیسفهن عقولکم وعقول آبائکم ولیخالفن امرکم ولیاتینکم
بدین لم تسمعوا بمثله قط فعمدت ظئری فانتزعتنی من حجره وقالت لانت اعته
منه واجن ولو علمت ان هذا یکون من قولک ما اتیت بابنی فاطلب لنفسک من
یقتلک فانا غیر قاتلی هذا الغلام ثم احتملونی فادونی الی اهلی واصبح اثر الشق ما بین صدری
الی منتهی عانتی کانه الشراک **قال ابو نعیم** فی هذا الحدیث ان امنته وجدت
الثقل فی حمله وفی سائر الاحادیث انها لم تجد ثقلا والجمع ان الثقل به فی ابتداء علوقها
به وان الخفة عند استمرار الحمل بها لیکون علی الحالین خارجا عن المعتاد المعروف
واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم **بائیسویں فصل** میں جو ہے بیان حضرت
ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنہ **اخرج الطبرانی** عن ابی سعید الخدری

تیئسویں فصل بیچ بیان حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا عرب العرب ولدت فی قریش ونشأت
فی بنی سعد فانی یأتینی اللحن واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ اتم **تیئسویں**
فصل بیچ بیان حضرت ابو قتادۃ انصاری رضی اللہ تعالیٰ
عنہ **اخرج** مسلم عن ابی قتادۃ الانصاری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سئل عن صوم یوم الاثنین قال ذاک یوم ولدت فیہ ویوم بعثت او انزل
علی فیہ **واخرج ایضا** عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سئل عن صوم یوم الاثنین فقال فیہ ولدت وفیہ انزل علی واللہ
سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ اتم **چوبیسویں فصل** بیچ بیان حضرت
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما **اخرج** عبد الرزاق بسندہ عن جابر
بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قلت یا رسول اللہ بابی انت وامی
اخبرنی عن اول شیء خلقہ اللہ تعالیٰ قبل الاشیاء قال یا جابر ان اللہ
قد خلق قبل الاشیاء نور نبیک من نورہ فجعل ذلک النور یدور بالقدرۃ
حیث شاء اللہ ولم یکن فی ذلک الوقت لوح ولا قلم ولا جنۃ ولا نار ولا
ملک ولا سماء ولا ارض ولا شمس ولا قمر ولا جنی ولا انسی فلما اراد اللہ ان یخلق الخلق
قسم ذلک النور اربعۃ اجزاء فخلق من الجزء الاول القلم ومن الثانی اللوح
ومن الثالث العرش ثم قسم الجزء الرابع اربعۃ اجزاء فخلق من الاول
حملۃ العرش ومن الثانی الکرسی ومن الثالث باقی الملائکۃ ثم قسم الرابع

چوبیسویں فصل بیچ بیان حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما

اربعۃ اجزاء فخلق من الاول السموات ومن الثانی الارضین ومن الثالث
الجنۃ والنار ثم قسم الرابع اربعۃ اجزاء فخلق من الاول نور ابصار المؤمنین
ومن الثانی نور قلوبہم وہی المعرفۃ باللہ ومن الثالث نور انسہم وہو التوحید
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ الحدیث **واخرج** الدارمی والبیہقی وابونعیم
عن جابر بن عبد اللہ قال کان فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خصال لم یکن
فی طریق فیتبعہ احد الا عرف انہ قد سلکہ من طیبہ او عرفہ ولم یکن یمر بحجر
ولا شجر الا سجد لہ واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم **چھیپویں فصل**
میں ہے بیان حضرت امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ **اخرج** الخطیب
عن الحسین بن علی رضی اللہ تعالی عنہما قال لما کانت اللیلۃ التی ولد
فیہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حبر کان بمکۃ ولد اللیلۃ فی بلدکم ہذا النبی
الذی وصف بانہ یعظم موسی وہارون ویقتل ابنہما فان اخطاکم فبشروا
اہل الطائف واہل ایلۃ قال فولد فی تلک اللیلۃ فخرج الحبر حتی دخل الحجر
قال اشہد ان لا الہ الا اللہ وان موسی حق وان محمدا حق ثم فقد الحبر
ثم لم یقدر علیہ واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم **چھیپویں فصل**
میں ہے بیان حضرت خولیۃ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ **اخرج**
الواقدی وابونعیم عن خولیۃ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ قال کنا
ویہود فینا کانوا یذکرون فیما بینہم بمکۃ اسما احمد ولم یبق من الاحبار

ترجمہ

عیرہ و ہو فی کتبنا و ما اخذ علینا من صفتہ کذا و کذا حتی یاتوا علی نعت

قال وانا غلام و ما ادری حفظا و ما اسمع اعی اذ سمعت صیاحا من ناحیۃ

بنی عبد الاشہل فاذا قومی فزعوا و خافوا ان یکون امر حدث ثم خفی الصوت

ثم عاد فصاح فقیہنا صیاحہ یا اہل یثرب ہذا کوکب الذی ولد بہ قال فجعلنا

نتعجب من ذلک ثم اقعاد ہرا طویلا ونسینا ذلک فہلک قوم وحدث

آخرون و صرت رجلا کبیرا فاذا مثل ذلک الصیاح بعینہ یا اہل یثرب قد

خرج محمد و تنبأ و جاءہ الناموس الاکبر الذی کان یاتی موسیٰ علیہ السلام

فلم انشب ان سمعت ان بمکۃ رجلا خرج یدعی النبوۃ و خرج من خرج من

قومنا و تاخر من تاخر و اسلم فتیان منا احداث و لم یقض لی ان اسلم

حتی قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ سبحانہ و تعالی اعلم و علمہ اتم۔

ستائیسویں فصل میں ہے بیان حضرت ابو الطفیل صحابی

رضی اللہ تعالی عنہ۔ و ہو آخر من مات من الصحابۃ کما اسلم وغیرہ۔

اخرج ابو نعیم و ابن مردویہ فی تفسیرہ والدیلمی فی مسند الفردوس

عن ابی الطفیل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لی عشرۃ اسماء عند ربی

انا محمد و احمد و الفاتح و الخاتم و ابو القاسم و العاشر و العاقب و الماحی

و یس و طٰہٰ و اخرج الترمذی فی الشمائل عن سعید الجریری قال سمعت

ابا الطفیل یقول رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ما بقی علی وجہ الارض احد

عزيزي قلت ضعفه لي فقال كان ابغض ... معتقدا والله سبحانه وتعالى
اعلم وعلمه اتم **اٹھاونویں فصل** میں ہے بیان حضرت ام المومنین
عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا **اخرج** البيهقي والطبراني في الاوسط وابن عساكر
عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لي جبريل قلبت الارض
مشارقها ومغاربها فلم اجد رجلا افضل من محمد ولم اجد بني اب افضل من
بني هاشم **واخرج** ابن سعد وابن عساكر عن عائشة رضي الله تعالى
عنها قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خرجت من نكاح غير سفاح **وفي**
انسان العيون روى ابن حبان عن عائشة رضي الله تعالى
عنها عن آمنة ام النبي صلى الله عليه وسلم انها قالت ان لابني هذا شانا
اني حملت به فلم اجد حملا قط اخف علي ولا اعظم بركة منه **واخرج** ابن سعد
والحاكم والبيهقي وابو نعيم عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت كان يهودي
قد سكن مكة يتجر فيها فلما كانت الليلة التي ولد فيها رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
في مجلس من قريش يا معشر قريش هل ولد فيكم الليلة مولود فقال القوم والله
ما نعلمه قال احفظوا ما اقول لكم ولد هذه الليلة نبي هذه الامة الاخيرة بين كتفيه علامة
فيها شعرات متواترات كانهن عرف فرس لا يرضع ليلتين وذلك ان عفريتا
من الجن ادخل اصبعه في فمه فمنعه الرضاع فتصدع القوم من مجلسهم وهم يتعجبون
من قوله فلما صاروا الى منازلهم اخبر كل انسان منهم اهله فقالوا قد ولد لعبد الله

ترجمہ

بن عبد المطلب غلام سموہ محمدا فالتقی القوم حتی جاء الیہودی فاخبروہ الخبر
قال فاذہبوا معی حتی انظر الیہ فخرجوا بہ حتی ادخلوہ علی امنۃ فقال اخرجی الینا
ابنک فاخرجتہ وکشفوا لہ عن ظہرہ فرای تلک الشامۃ فوقع الیہودی مغشیا علیہ فلما افاق
قالوا ویلک مالک قال واللہ ذہبت النبوۃ من بنی اسرائیل افرحتم بہ یا معشر قریش
اما واللہ لیسطون بکم سطوۃ یخرج خبرہا من المشرق الی المغرب **واخرج** ابن
عدی والبیہقی وابن عساکر عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یری فی الظلماء کما یری فی الضوء **واخرج** ابن عساکر
عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت اخیط فی السحر فسقطت منی الابرۃ فطلبتہا
فلم اقدر علیہا فدخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتبینت الابرۃ بشعاع نور وجہہ
فاخبرتہ فقال یا حمیراء الویل ثم الویل ثلاثا لمن حرم النظر الی وجہی واللہ
سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم **انتیسویں فصل** میں ہے بیان حضرت
امسلمہ ام المومنین رضی اللہ تعالی عنہا **اخرج** ابو نعیم عن عطاء بن یسار عن
ام سلمۃ (ہند بنت ابی امیۃ ام المومنین) عن امنۃ (والدۃ صلی اللہ علیہ
وسلم) قالت لقد رایت لیلۃ وضعہ نورا اضاءت لہ قصور الشام حتی رایتہا
واخرج الطبرانی فی الکبیر وابو نعیم عن ام سلمۃ قالت کان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فی الصحراء فاذا مناد ینادیہ یا رسول اللہ فالتفت فلم یر احدا ثم
التفت فاذا ظبیۃ موثقۃ فقالت ادن منی یا رسول اللہ فدنا منہا فقال

ما حاجتک فقال ان لی حشیشین فی ہذا الجبل فخلی حتی اذہب فارضعہما ثم ارجع الیک قال وتفعلین قالت عذبنی اللہ عذاب العشار ان لم افعل فاطلقہا فذہبت فارضعت خشفیہا ثم رجعت فاوثقہا فانتبہ الاعرابی فقال الک حاجۃ یا رسول اللہ قال نعم تطلق ہذہ فاطلقہا فخرجت تعدو وہی تقول اشہد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ فی اسنادہ اغلب بن تمیم ضعیف لکن للحدیث طرق کثیرۃ تشہد بان للقصۃ اصلا کذا افادہ مولانا جلال الدین فی خصائص الکبری واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم

تیسویں فصل

میں ہے بیان حضرت اسماء بنت ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالی عنہما اخرج الخرائطی من طریق ہشام بن عروۃ عن ابیہ عن جدتہ اسماء بنت ابی بکر قالت کان زید بن عمرو بن نفیل وورقۃ بن نوفل یذکران انہما اتیا النجاشی بعد رجوع ابرہۃ من مکۃ قالا فلما دخلنا علیہ قال اصدقانی ایہا القرشیان ہل ولد فیکم مولود اراد ابوہ ذبحہ فضرب علیہ بالقداح فسلم ونحرت عنہ جمال کثیرۃ قلنا نعم قال فہل لکما علم بما فعل قلنا تزوج امرأۃ یقال لہا آمنۃ ترکہا حاملا وخرج قال فہل تعلمان ولدت ام لا قال ورقۃ اخبرک ایہا الملک انی لیلۃ قد بت عند وثن لنا وسمعت من جوفہ ہاتفا یقول ؎

ولد النبی فذلت الاملاک ✻ ونای الضلال وادبر الاشراک

ثم نکس الصنم علی راسہ فقال زید عندی کخبرہ ایہا الملک انی فی مثل ہذہ اللیلۃ خرجت حتی اتیت جبل ابی قبیس اذ رایت رجلا ینزل من السماء لہ جناحان خضران

فوقفت علی ابی قبیس ثم اشرف علی کرة فقال فی الشیطان ٭ وبطلت الاوثان
وولد الامین ثم نشر ثوبا اسود اهوی به نحو المشرق والمغرب فی ساعة قد جلل تحت السماء
وسطع نور کاد یخطف بصری والتی ما رایت خفق الهاتف بجناحیه حتی سقط علی
الکعبة فسطع له نور اشرقت له تهامة وقال زکت الارض وادت ربیعها واومی
الی الاصنام التی کانت علی الکعبة فسقطت کلها قال النجاشی ویحکم اخبرکم عما
اصابنی انی نائم فی اللیلة التی ذکرتما فی قبتی وقت خلوتی اذ خرج علی عنق ورأس
هو یعول حل الویل باصحاب الفیل رمتهم طیرا ابابیل ٭ بحجارة من سجیل هلک الاثرم
المعتدی المجرم ولد النبی الامی من اجابه سعد ومن اباه عند ثم دخل الارض فغاب
فذهبت اصیح فلم اطق الکلام ورمت القیام فلم اطق القیام فانا فی اهلی فقلت
احجبوا عنی الحبشة فحجبوهم عنی ثم اطلق عن لسانی ورجلی والله سبحانه وتعالی اعلم
وعلمه اتم ٭ **اکتیسویں فصل** میں یہ بیان حضرت فاطمہ بنت عبد اللہ
الثقفیة الصحابیة رضی اللہ تعالی عنها اخرج البیهقی والطبرانی وابن عبد البر
عن عثمان بن ابی العاص عن امه ام عثمان الثقفیة (الصحابیة) واسمها فاطمة
بنت عبد اللہ قالت لما حضرت ولادة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رایت البیت
ای الذی ولد فیه حین وقع (ای نزل من بطن امه) قد امتلأ نورا ورایت
النجوم تدنوا (تقرب منی) حتی ظننت انها ستقع علی والله سبحانه وتعالی اعلم
وعلمه اتم ٭ **بتیسویں فصل** میں یہ بیان حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالی عنها

ہوئی اور اشارہ کیا طرف بتوں کی جو کعبہ پر تھے سو گر پڑے سب
کہا نجاشی نے کہ میں بھی خبر دیتا ہوں تم کو جو مجھ پر گزرا اس رات کو میں سوتا تھا
اپنے قبہ میں تنہائی میں کہ نکلا ایک سر اور گردن اور کہتا تھا
واویلا اصحاب فیل پر کہ مارا ان کو جانوروں نے
کنکروں سے ہلاک ہوا اثرم ظالم مجرم اور پیدا ہوئے نبی امی
جس نے ان کا کہا مانا سعید ہوا اور جس نے انکار کیا
پھر داخل ہوا زمین میں اور غائب ہو گیا

اکتیسویں فصل میں یہ بیان حضرت فاطمہ بنت عبد اللہ ثقفیہ صحابیہ رضی اللہ تعالی عنہا کا
روایت کیا بیہقی اور طبرانی اور ابن عبد البر نے عثمان بن ابی العاص سے انہوں نے اپنی ماں سے
کہ جب ولادت کا وقت آیا آپ کی دیکھا میں نے گھر کو نور سے بھرا
اور ستارے قریب ہوئے یہاں تک کہ گمان کیا میں نے کہ مجھ پر گر پڑیں گے

بتیسویں فصل میں یہ بیان حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالی عنہا کا

ترجمہ

اخرج ابن حبان فی صحیحہ عن حلیمۃ السعدیۃ مرضعتہ ان امنۃ قالت لہا ان لابنی ہذا شانا انی حملت حملا فلم احمل حملا قط کان اخف علی ولا اعظم برکۃ منہ ثم رایت نورا کانہ شہاب خرج منی حین وضعتہ اضاءت لہ اعناق الابل ببصری من ارض الشام ثم وضعتہ فما وقع کما یقع الصبیان وقع واضعا یدہ بالارض رافعا راسہ الی السماء **وفی مورد الروی فی مولد النبوی** للعلامۃ علی القاری علیہ رحمۃ اللہ الباری قالت حلیمۃ فیما رواہ ابن اسحاق وابن راہویہ وابو یعلی والطبرانی والبیہقی وابو نعیم قدمت مکۃ فی نسوۃ من بنی سعد بن بکر نلتمس الرضعاء فی سنۃ شہباء فقدمت علی اتان لی ومعی صبی لنا وشارف لنا اما ناقۃ مسنۃ ہرمۃ واللہ ما تبض بقطرۃ وما ننام لیلنا ذلک اجمع مع صبینا ذاک لا یجد فی ثدیی ما یغنیہ ولا فی شارفنا ما یغذیہ فقدمنا مکۃ فواللہ ما علمت منا امراۃ الا وقد عرض علیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتاباہ اذا قیل یتیم فواللہ ما بقی من صواحبی امراۃ الا اخذت رضیعا غیری فلما لم اجد غیرہ قلت لزوجی واللہ انی لاکرہ ان ارجع من بین صواحبی لیس معی رضیع لانطلقن الی ذلک الیتیم فلاخذنہ فذہبت فاذا ہو مدرج فی ثوب صوف ابیض من اللبن ویفوح منہ المسک تحتہ حریرۃ خضراء راقد علی قفاہ یغط فاشفقت ان اوقظہ من نومہ لحسنہ وجمالہ فدنوت منہ رویدا فوضعت یدی علی صدرہ فتبسم ضاحکا وفتح عینیہ ینظر الی فخرج من عینیہ نور حتی دخل

خلال السماء وانا انظر مقبلة بين عينيه حطية ثم على الامين ۔ فاقبل عليه
باشا من بين ۔ فحولته الى الايسر فابى وكانت تلك حالة بعد قال اهل العلم
افقدان له شريكا فالهمه العدل ۔ فقالت فروى وروى اخوه ثم اخذته فما هو
الا ان جئت به رحلي وقام صاحبي حتى قد وجها الى شارفنا تلك فاذا انها حافل
فحلب ما شرب وشربت حتى روينا وبتنا بخير ليلة فقال صاحبي يا حليمة والله اني
لاراك قد اخذت نسمة مباركة الم ترى ما بتنا به الليلة من الخير والبركة حين
اخذناه فلم يزل الله يزيدنا خيرا قالت حليمة فودعت بعضهم بعضا وودعت
ام النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ثم ركبت اتاني واخذت محمد المصطفى صلى الله عليه
وسلم بين يدي قالت فنظرت الى الاوثان وقد سجدت نحو الكعبة ثلث سجدات
ورفعت راسها الى السماء ثم مشت حتى سبقت دواب الناس الذين كانوا
معي وصار الناس يتعجبون مني ويقلن لي النساء ۔ وهن وراءي يا بنت ابي
ذويب اهذه اتانك التي كنت عليها وانت جائية معنا تخفضك طورا وترفعك
اخرى فاقول والله انها هي فيتعجبن منها ويقلن ان لها شانا عظيما قالت فكنت
اسمع اتاني تنطق وتقول ان لي شانا ثم شانا بعثني الله بعد موتي ورد لي
سمني بعد هزلي ويحك يا نساء بني سعد انكن لفي غفلة وهل تدرين من
على ظهري خير النبيين ۔ سيد المرسلين ۔ وخير الاولين والآخرين و
حبيب رب العالمين قالت حليمة فيما ذكره ابن اسحق وغيره ثم قدمنا

منازل بنی سعد ولا اعلم ارضا من ارض اللہ اجدب منہا فکانت

غنمی تروح علی حین قدمنا بہ شباعا لبنا فنحلب ونشرب وما یحلب انسان قطرۃ

لبن ولا یجدہا فی ضرع حتی کان الحاضر من قومنا یقولون لرعاتہم اسرحوا

حیث یسرح غنم بنت ابی ذؤیب فتروح اغنامہم جوعا ما تبض بقطرۃ لبن

تروح اغنامی شباعا لبنا فلقد درنا من برکتہ کثرت بہا سوائم حلیمۃ وثبت

وارتفع قدرہا بہ وسمنت ولم تزل حلیمۃ تتعرف الخیر والسعادۃ وتفوز منہ

بالحسنٰی والزیادۃ **شعر** لقد بلغت بالہاشمی حلیمۃ ❊ مقاما علا فی ذروۃ

العز والمجد ❊ وزادت مواشیہا واخصب ربعہا ❊ وقد عم ہذا السعد کل

بنی سعد وفی کتاب الترقیص لابی عبد اللہ محمد بن المعلی الازدی ان من شعر

حلیمۃ مما کانت ترقص بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم **شعر** یا رب اذ اعطیتہ فابقہ

واعلہ الی العلاء وارقہ + وادحض اباطیل العدی بحقہ + وزدت انا بحقہ

بحقہ بحقہ + انتہی بحروفہ **والصنافیہ** واخرج البیہقی وابن عساکر

عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال کانت حلیمۃ تحدث انہا اول ما فطمت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکلم فقال اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ

بکرۃ واصیلا واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم **پانچواں باب**

بیان میں ہر روایات صحیحہ کے جو کہ اسباب میں ہے تابعین رضی اللہ

تعالی عنہم اجمعین سے سوا بنظر اختصار ذکر بعض تابعین رضی اللہ تعالی عنہم

ذکر بعض تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا سوا بنظر اختصار رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین جو کہ اسباب میں تابعین میں ہر روایات صحیحہ کے پانچواں باب بیان

اوپر اکتفا کرتا ہوا اور جو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

فضائل بیان فرمائی ہیں اون میں سے تھوڑا سا تبرکاً و تیمناً ذکر ہوتا

ہے اور اس باب میں اکیس فصلیں ہیں **پہلی فصل** میں ہے بیان

حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ وذکر الامام العارف الربانی عبد اللہ

بن ابی حمزۃ فی کتابہ بہجۃ النفوس من قبلہ ابن سبع فی شفاء الصدور

عن کعب الاحبار ورواہ ابو سعد فی شرف المصطفیٰ وابن الجوزی فی الوفاء

الا بعی المخضرم ادرک المصطفیٰ وما راٰہ المتفق علی علمہ وتوثیقہ قال لما اراد

اللہ ان یخلق محمدا صلی اللہ علیہ وسلم امر جبریل ان یاتیہ بالطینۃ التی

ہی قلب الارض وبہاؤہ ہو الحسن ونورہا قال فہبط جبریل فی ملائکۃ

الفردوس وملائکۃ الرفیع الاعلیٰ فقبض قبضۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

من موضع قبرہ الشریف وہی بیضاء منیرۃ فعجنت بماء التسنیم ۔ وہو من

شراب الجنۃ فی معین انہار الجنۃ حتی صارت کالدرۃ اللؤلؤۃ العظیم

البیضاء لہا شعاع عظیم ثم طافت بہا الملائکۃ حول العرش وحول الکرسی

وفی السموات والارض والجبال والبحار فعرفت الملائکۃ وجمیع الخلق سید

محمدا صلی اللہ علیہ وسلم وفضلہ قبل ان تعرف آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام ۔

قال بعض العلماء وہذا لا یقال بالرای اجتہی یعنی جنوا اما عن کتب

القدیمۃ لانہ حبرہا او عن المصطفیٰ بواسطۃ فہو مرسل وتضعیف لبعض المتاخرین

ترجمہ

اوپر اکتفا کرتا ہوا اور جو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل بیان فرمائی ہیں اون میں سے تھوڑا سا تبرکاً و تیمناً ذکر ہوتا ہے اور اس باب میں اکیس فصلیں ہیں **پہلی فصل** میں ہے بیان حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ وذکر کیا امام عارف ربانی عبد اللہ بن ابی حمزہ نے اپنی کتاب بہجۃ النفوس میں کہ جب ارادہ کیا اللہ تعالیٰ نے کہ پیدا کرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم فرمایا جبریل کو کہ لاویں وہ مٹی کہ زمین کا دل اور زینت ہے اور روشنی ہے تو اتری جبریل ساتھ ملائکہ فردوس اور رفیع اعلیٰ کے اور ایک مٹھی لی [illegible]

جداله باحتمال انه من الكتب القديمة وقد بدلت فغير مسموع فان التضعيف
انما هو من جهة السند لانه اسرائيليات كما هو معلوم عند من له ادنى المام بالفن
وليس كل ما ينقل من الكتب القديمة مردود والمثل بهذا الاحتمال اخرج المواهب
العلامة الزرقاني رح والضافية في رواية كعب الاحبار انه نودى
تلك الليلة اي حمل فيها المصطفى في اقطار السماء ضفاحها اي جوانبها والارض
ولقاعها ان النور المكنون الذي منه رسول الله صلى الله عليه وسلم اي جوهر
جسده صلى الله عليه وسلم انتقل في البطن آمنة فيا طوبى لها يا طوبى لها ثم اصبحت
لهذه اصنام الدنيا منكوسة وكانت قريش في جدب شديد وضيق عظيم
عظيم فاخضرت الارض وحملت الاشجار وأتاهم الرغد الخير الكبير من كل جانب
فسميت تلك السنة التي حمل فيها برسول الله صلى الله عليه وسلم سنة
الفتح والابتهاج اي السرور **وفي انسان العيون**
عن كعب الاحبار في التوراة ان الله تعالى اخبر موسى بخروج محمد صلى الله
عليه وسلم من بطن امه موسى اخبر قومه ان الكوكب المعروف عندكم كذا
اذا تحرك وسار عن موضعه فهو وقت خروج محمد صلى الله عليه وسلم اي وصار
ذلك مما يتوارثه العلماء من بني اسرائيل اه **واخرج ابو نعيم**
عن عبد الرحمن المعافري ان كعب الاحبار اي حبر اليهود رأى فقال
لما يبكيك فقال ذكرت بعض الامر فقال كعب انشدك بالله لئن اخبرتك

ترجمہ

ما يكبك لمقتى قال نعم انشدك بالله هل تجد في كتاب الله المنزل
ان موسى نظر في التوراة فقال رب اني اجد امة في التوراة خير امة اخرجت
للناس يأمرون بالمعروف وينهون عن المنكر ويؤمنون بالكتاب الاول
والكتاب الآخر ويقاتلون اهل الضلالة حتى يقاتلوا الاعور الدجال فقال موسى
رب اجعلهم امتي قال هم امة احمد قال الحبر نعم قال كعب انشدك بالله هل
تجد في كتاب الله المنزل ان موسى نظر في التوراة فقال رب اني اجد امة
هم الحمادون رعاة الشمس المحكمون اذا ارادوا امرا قالوا نفعل ان شاء الله
تعالى فاجعلهم امتي قال هم امة احمد قال الحبر نعم قال كعب انشدك بالله
هل تجد في كتاب الله المنزل ان موسى نظر في التوراة فقال يا رب
اني اجد امة اذا اشرف احدهم على شرف كبر الله فاذا هبطوا واديا حمدوا الله
الصعيد لهم طهور والارض لهم مسجد حيث ما كانوا يتطهرون من الجنابة
طهورهم بالصعيد كطهورهم بالماء حيث لا يجدون الماء غر محجلون من
آثار الوضوء فاجعلهم امتي قال هم امة احمد قال الحبر نعم قال انشدك بالله
هل تجد في كتاب الله المنزل ان موسى نظر في التوراة فقال رب اني
اجد امة مرحومة ضعفاء يرثون الكتاب الذين اصطفيتهم فمنهم ظالم لنفسه ومنهم مقتصد
ومنهم سابق بالخيرات ولا اجد احدا منهم الا مرحوما فاجعلهم امتي قال هم امة
احمد قال الحبر نعم قال كعب انشدك بالله هل تجد في كتاب الله المنزل ان موسى نظر

ترجمہ

فی التوراة فقال رب انی اجد فی التوراة امة مصاحفهم فی صدورهم ...
یلبسون الوان ثیاب اہل الجنة یصفون فی صلاتهم کصفوف الملائکة اصواتهم
فی مساجدهم کدوی النحل لا یدخل النار منهم احد الا من بری من الحسنات مثل ما
بری من الحجر ورق الشجر فاجعلهم امتی قال هم امة احمد قال الحبر فعظم ما عجب
من الخبر الذی اعطاه الله محمدا وامته قال یالیتنی من امة احمد فاوحی الله
الیه ثلاث آیات یرضیه بهن یا موسی انی اصطفیتک علی الناس برسالاتی
وبکلامی الآیة فرضی موسی کل الرضی **وفی المصابیح** عن کعب یحکی
عن التوراة قال نجده مکتوبا محمد رسول الله عبدی المختار لا فظ ولا غلیظ ولا صخاب
فی الاسواق ولا یجزی بالسیئة سیئة ولکن یعفو ویغفر مولده بمکة وهجرته
بطیبة وملکه بالشام الحدیث والله سبحانه وتعالی اعلم وعلمه اتم ...

دوسری فصل بیچ بیان حضرت سعید بن المسیب رضی الله تعالی
عنها **فی انسان العیون** عن سعید بن المسیب ان رسول الله
صلی الله علیه وسلم عند ابیها ای النهار ای وسط وکان ذلک یعنی ثنتی عشرة
لیلة مضت من ربیع الاول والله سبحانه وتعالی وعلمه اتم **تیسری**

فصل بیچ بیان حضرت امام علی بن الحسین رضی الله تعالی
عنها **فی المواهب اللدنیة** عن ابی جعفر محمد عن ابیه ای علی بن
الحسین رضی الله تعالی عنهما فی تفسیر قوله تعالی لقد جاءکم رسول من انفسکم

ترجمہ ولادت جاہلیت کی کوئی [illegible] حضرت کو نہیں پہونچی - اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں [illegible]

فصل چوتھی بیچ بیان ہے بیان حضرت امام ابو جعفر صادق محمد بن علی بن الحسین رضی اللہ تعالی عنہم سے [illegible] مواہب لدنیہ میں ہے [illegible]

روایت کیا ہے [illegible] امالی ابی سہل قطان [illegible] محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب [illegible] باقر [illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] سب انبیاء سے [illegible] آدم [illegible] الست [illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] ابن سعد اور ابن ابی الدنیا [illegible]

[illegible]

قال لم تصبه شئ من ولادة الجاهلية قال قال النبي صلى الله عليه وسلم خرجت
من نكاح غير سفاح اه والله سبحانه وتعالى اعلم وعلمه اتم **چوتھی فصل**
مین ہے بیان حضرت امام ابو جعفر صادق محمد بن علی بن الحسین رضی اللہ
تعالی عنہم **فی المواهب اللدنية** روينا في جزء من امالي ابي سهل القطان
عن سهل بن صالح الهمداني قال سألت ابا جعفر محمد علي بن الحسين بن علي بن
ابي طالب الملقب بالباقر رضي الله تعالى عنهم كيف صار محمد صلى الله عليه
وسلم يتقدم الانبياء وهو آخر من بعث قال ان الله تعالى لما اخذ من بني
عالم الذر من بني آدم من ظهورهم ذرياتهم واشهدهم على انفسهم الست
بربكم قالوا بلى كان محمد صلى الله عليه وسلم اول من قال بلى انت ربنا ولذلك
صار محمد صلى الله عليه وسلم يتقدم الانبياء وهو آخر من بعث اهـ بزيادة
من شرحها للعلامة الزرقاني **واخرج** ابن سعد وابن ابي الدنيا وابن
عساكر عن ابي جعفر محمد بن علي قال كان قدوم اصحاب الفيل للنصف من
المحرم فبين الفيل وبين مولد رسول الله صلى الله عليه وسلم خمس وخمسون ليلة +
واخرج ابن سعد عن ابي جعفر محمد بن علي قال امرت آمنة وهي حامل
برسول الله صلى الله عليه وسلم ان تسميه احمد صلى الله عليه وسلم **واخرج**
ابن سعد وابن ابي شيبة في المصنف عن محمد بن علي بن الحسين ان النبي
صلى الله عليه وسلم قال انما خرجت من نكاح ولم اخرج من سفاح من لدن

[illegible]

اذوم ولم يصبنى من سفاح الجاهلية شيء ولم اخرج الا من طهرة والله سبحانه وتعالى اعلم وعلمه اتم

پانچوین فصل میں ہی بیان حضرت عروہ رضی الله تعالى عنه

اخرج ابن سعد وابن عساكر عن عروة وغيره قالوا ان قتيلة بنت نوفل اخت ورقة بن نوفل كانت تنظر وتعاف فمر بها عبد الله فدعته ليستبضع منها ولزمت طرف ثوبه فابى وقال حتى اتيك وخرج سريعا حتى دخل على امنة فوقع عليها فحملت برسول الله صلى الله عليه وسلم ثم رجع الى المرأة فوجدها تنتظره فقال لها هل لك فى الذى عرضت علي قالت لا مررت وفى وجهك نور ساطع ثم رجعت وليس فيه ذلك النور وفى لفظ مررت وبين عينيك غرة مثل غرة الفرس رجعت وليس هي فى وجهك واخرج ابن سعد وابن عساكر من طريق الكلبى عن ابى صالح عن ابن عباس قال المرأة التى عرضت على عبد الله ما عرضت هي اخت ورقة بن نوفل واخرج الخرائطى فى الهواتف وابن عساكر عن عروة ان نفرا من قريش منهم ورقة بن نوفل وزيد بن عمرو بن نفيل وعبيد الله بن جحش وعثمان بن الحويرث كانوا عند صنم يجتمعون اليه قد خلوا يوما فيه فراوه مكبوبا على وجهه فانكروا ذلك فاخذوه فردوه الى حاله فلم يلبث ان انقلب انقلابا عنيفا فردوه الى حاله فانقلب الثالثة فقال عثمان بن الحويرث ان هذا الامر حدث ذلك فى الليلة التى ولد فيها رسول الله صلى الله

علیہ وسلم واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم **چھٹی فصل** میں ہے
بیان حضرت مجاہد رضی اللہ تعالی عنہ **ذکر** بقی بن مخلد صاحب
فی تفسیرہ ومارویناہ عن مجاہد ان ابلیس رن ای نخر اربع رنات
حین لعن وحین اہبط وحین ولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفی لفظ حین بعث
وحین انزلت فاتحۃ الکتاب کذا افادہ مولانا علی القاری علیہ رحمۃ اللہ الباری
فی مورد الروی فی مولد النبوی واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم ؛؛

ساتویں فصل میں ہے بیان حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالی
عنہ **اخرج ابن سعد** عن عکرمۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما
ولدتہ امہ وضعتہ تحت برمۃ فانفلقت عنہ قالت فنظرت الیہ فاذا ہو قد
شق بصرہ ینظر الی السماء **واخرج** ابن ابی حاتم فی تفسیرہ عن عکرمۃ
قال لما ولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم اشرقت الارض نورا وقال ابلیس لقد ولد
اللیلۃ ولد یفسد علینا امرنا فقال لہ جنودہ فلو ذہبت الیہ فخبلتہ فلما دنا من النبی
صلی اللہ علیہ وسلم بعث اللہ جبریل علیہ السلام فرکضہ برجلہ فوقع بعدن وللہ
سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم

آٹھویں فصل میں ہے بیان حضرت
خالد بن معدان رضی اللہ تعالی عنہ۔ **اخرج الحاکم** وصححہ والبیہقی
عن خالد بن معدان عن اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہم قالوا یا رسول
اللہ اخبرنا عن نفسک فقال دعوۃ ابراہیم وبشری عیسی ورأت امی

حين حملت كانه خرج منها نور اضاءت له بصرى من ارض الشام والله

سبحانه وتعالى اعلم وعلمه اتم **نویں فصل** میں ہے بیان حضرت

ابن شہاب یعنی محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن شہاب القرشی

الزہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ **اخرج** البیہقی وابو نعیم عن ابن شہاب قال

كان عبد الله احسن رجل رئی قط خرج يوما على نساء قريش فقالت امراة

منهن ايتكن تتزوج بهذا الفتى فتصيب النور الذی بين عينيه قال فكان

بين عينيه نور فتزوجه امنة فحملت برسول الله صلى الله عليه وسلم **واخرج**

ابن سعد عن الزهری قال قالت امنة لقد علقت به فما وجدت له مشقة

حتى وضعته والله سبحانه وتعالى اعلم وعلمه اتم **دسویں فصل** میں ہے

بیان حضرت اسحاق بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما **اخرج** ابن سعد

انا عمرو بن عاصم الكلابی ثنا همام بن يحيى عن اسحق بن عبد الله ان ام

رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت لما ولدته خرج من فرجی نور اضاء له قصور الشام

فولدته نظيفا ما به قذر وقع الى الارض وهو جالس على الارض بيده والله

سبحانه وتعالى اعلم وعلمه اتم **گیارھویں فصل** میں ہے بیان

حضرت عبید اللہ بن القبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ **اخرج** ابن سعد انا

معاذ العنبری ثنا ابن عون عن ابن القبطية فی مولد رسول الله صلى الله عليه

وسلم قال قالت امه رايت كان شهابا خرج منی اضاءت له الارض والله سبحانه

ترجمہ بارھویں فصل میں ہے بیان حضرت یزید بن رومان رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ابن سعد اور ابن عساکر نے یزید بن رومان سے روایت کی کہ عثمان بن عفان اور طلحہ بن عبید اللہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور مسلمان ہوئے اور حضرت عثمان نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ...

وتعالى اعلم وعلمه اتم **بارھویں فصل** میں ہے بیان حضرت یزید
بن رومان رضی اللہ تعالیٰ عنہ **اخرج** ابن سعد وابن عساکر عن یزید
بن رومان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال خرج عثمان بن عفان وطلحة بن عبید اللہ
فدخلا على رسول اللہ صلى اللہ علیہ وسلم فاسلما وقال عثمان یا رسول اللہ قدمت
حدیثا من الشام فلما کنا بین معان والزرقاء فنحن کالنیام اذا منادٍ ینادی یا
ایها النیام هبوا فان احمد قد خرج بمکة فقدمنا فسمعنا بک واللہ سبحانه وتعالى اعلم
وعلمه اتم **تیرھویں فصل** میں ہے بیان حضرت ابو العجفاء رضی اللہ
تعالیٰ عنہ **اخرج** ابن سعد من طریق ثور بن یزید عن ابی العجفاء عن
النبی صلى اللہ علیہ وسلم قال رأت امی حین وضعتنی سطع منها نور اضاءت له قصور
بصری واللہ سبحانه وتعالى اعلم وعلمه اتم **چودھویں فصل** میں ہے
بیان حضرت حسان بن عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ **اخرج** ابن سعد
عن حسان بن عطیة ان النبی صلى اللہ علیہ وسلم لما ولد وقع على کفیه
ورکبتیه شاخصا ببصره الى السماء واللہ سبحانه وتعالى اعلم وعلمه اتم **پندرھویں
فصل** میں ہے بیان حضرت ابراہیم النخعی قال خرج نفر من اصحاب عبد اللہ
یریدون الحج اذ کانوا ببعض الطریق اذا هم بحیة تتمشى على الطریق ابیض
ینفح منه ریح المسک فقلت لاصحابی امضوا فلست ببارح حتى انظر الى ما یصیر امر
هذه الحیة فما لبثت ان ماتت فعمدت الى خرقة بیضاء فلففتها فیها ثم

يجنبها عن الطريق فدفنتها وادركت اصحابي فوالله انا لقعود اذا قبل اربع

نسوة من قبل المغرب فقالت منهن احداة منهن ايكم دفن عمرو اطلنا من عمرو قالت

ايكم دفن الحية قلت انا قالت اما والله لقد دفنت صواما قواما يامر بما انزل الله

ولقد امن بنبيكم وسمع صفته في السما قبل ان يبعث باربع مائة سنة

فحمدنا الله ثم قضينا حجنا ثم مررت بعمر بن الخطاب بالمدينة فانباته بامرها

فقال صدقت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لقد امن بي قبل

ان ابعث باربع مائة سنة **واخرج الدارمي** عن ابراهيم النخعي

قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعرف بالليل بريح الطيب والله سبحانه و

تعالى اعلم وعلمه اتم **سولھویں فصل** میں ہے بیان حضرت ابو یزید

المدني رضي الله تعالى عنه **اخرج** ابن سعد انا وهب بن جرير بن حازم

ثنا ابي سمعت ابا يزيد المدني قال نبئت ان عبد الله اتى على امراة من

خثعم فرات بين عينيه لما لحاً الى السماء فقالت هل لك في قال نعم

حتى ارمي الجمرة فانطلق فرمى الجمرة ثم اتى امراته امنة ثم ذكر الخثعمية فاتاها

فقالت اتيت امراة بعدي قال نعم امراتي امنة قالت فلا حاجة فيك انك

مررت وبين عينيك غرة ساطع الى السماء فلما وقعت عليها ذهب فاخبرها

انها قد حملت بخير اهل الارض صلى الله عليه وسلم والله سبحانه وتعالى اعلم و

علمه اتم **سترھویں فصل** میں ہے بیان وہب بن منبہ

رضی اللہ تعالی عنہ **اخرج ابن ابی حاتم** وابو نعیم عن وہب بن
منبہ قال اوحی اللہ الی شعیا انی باعث نبیا امیا افتح به اذانا صما وقلوبا
غلفا واعینا عمیا مولوده بمکة ومهاجره بطیبة وملکه بالشام عبدی المتوکل
المصطفی المرفوع الحبیب المتحبب المختار لا یجزی بالسیئة السیئة ولکن یعفو ویصفح
یعفو رحیما بالمؤمنین الحدیث **واخرج** ابو نعیم فی الحلیة عن وہب قال
کان فی بنی اسرائیل رجل عصی اللہ مائتی سنة ثم مات فاخذوه فالقوه
علی مزبلة فاوحی اللہ الی موسی ان اخرج فصل علیه قال یا رب بنو اسرائیل
شهدوا انه عصاک مائتی سنة فاوحی اللہ الیه ہکذا کان الا انه کان
کلما نشر التوراة ونظر الی اسم محمد صلی اللہ علیه وسلم قبله ووضعه علی عینیه وصلی علیه
فشکرت له ذلک وغفرت ذنوبه وزوجته سبعین حوراء **واخرج** ابو نعیم
عن سلیمان بن احمد قال ثنا محمد بن احمد بن البراء قال ثنا عبد المنعم بن
ادریس بن سنان عن ابیه عن وہب بن منبه عن جابر بن عبد اللہ و
ابن عباس قالا لما نزلت اذا جاء نصر اللہ والفتح الی آخر السورة
قال محمد صلی اللہ علیه وسلم یا جبریل نفسی قد نعیت قال جبریل الآخرة خیر
لک من الاولی ولسوف یعطیک ربک فترضی فامر رسول اللہ صلی اللہ علیه
وسلم بلالا ان ینادی بالصلاة جامعة فاجتمع المهاجرون والانصار
الی المسجد رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فصلی بالناس ثم صعد المنبر فحمد اللہ

ترجمہ

واثنى عليه ثم خطب خطبة وجلت منها القلوب وبكت منها العيون ثم قال
ايها الناس ای نبی كنت لكم فقالوا جزاك الله من نبی خيرا فلقد كنت لنا كالاب
الرحيم وكالاخ الناصح المشفق اديت رسالات الله وابلغتنا وحيه ودعوت الى
سبيل ربك بالحكمة والموعظة الحسنة فجزاك الله عنا افضل ما جازى نبيا عن امته
فقال لهم معاشر المسلمين انا انشدكم بالله وبحقی عليكم من كانت له قبلی مظلمة فليقم
فليقتص منی قبل القصاص فی القيامة فلم يقم اليه احد فناشدهم الثانية
فلم يقم اليه احد فناشدهم الثالثة معاشر المسلمين من كانت له قبلی مظلمة فليقم
فليقتص منی قبل القصاص فی القيامة فقام من بين المسلمين شيخ كبير يقال له عكاشة
فتخطى المسلمين حتى وقف بين يدی النبی صلی الله عليه وسلم فقال فداك ابی وامی
لولا انك ناشدتنا مرة بعد اخرى ما كنت بالذی اتقدم على شیء منك كنت معك
فی غزوة فلما فتح الله علينا ونصر نبيه صلی الله عليه وسلم وكنا فی الانصراف حاذت
ناقتی ناقتك فنزلت عن الناقة ودنوت منك لاقبل فخذك فرفعت القضيب فضربت
خاصرتی فلا ادری اكان عمدا منك ام اردت ضرب الناقة فقال رسول الله
صلی الله عليه وسلم يا عكاشة اعيذك بجلال الله ان يتعمدك رسول الله بالضرب
يا بلال انطلق الى منزل فاطمة وائتنی بالقضيب الممشوق قال فخرج بلال من المسجد ويده على
ام راسه وهو ينادی هذا رسول الله صلی الله عليه وسلم يعطی القصاص من نفسه
فقرع الباب على فاطمة فقال يا بنت رسول الله صلی الله عليه وسلم ناولينی القضيب الممشوق

ترجمہ

فقالت فاطمة يا بلال ما تصنع الى القضيب في هذا اليوم ليس يوم حج ولا يوم غزاة فقال يا فاطمة ما اغفلك عما فيه ابوك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم يودع الدين ويفارق الدنيا ويعطي القصاص من نفسه فقالت فاطمة يا بلال ومن الذي تطيب نفسه ان يقتص من رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا فقم الحسن والحسين يقومان الى هذا الرجل فيقتص منهما ولا يدعانه يقتص من رسول الله ودخل بلال المسجد ودفع القضيب الى رسول الله صلى الله عليه وسلم ودفع رسول الله صلى الله عليه وسلم القضيب الى عكاشة فلما نظر ابو بكر وعمر الى ذلك قاما فقالا يا عكاشة هذا نحن بين يديك فاقتص منا ولا تقتص من رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لهما النبي صلى الله عليه وسلم امض يا ابا بكر وانت يا عمر فامض فقد عرف الله تعالى مكانكما ومقامكما فقام علي بن ابي طالب فقال يا عكاشة انا في الحياة بين يدي النبي صلى الله عليه وسلم ولا تطيب نفسي ان تضرب رسول الله صلى الله عليه وسلم فهذا ظهري وبطني اقتص مني بيدك واجلدني مائة ولا تقتص من رسول الله صلى الله عليه وسلم يا علي اقعد فقد عرف الله عز وجل مقامك ونيتك فقام الحسن والحسين فقالا يا عكاشة اليس تعلم انا سبطا رسول الله صلى الله عليه وسلم فالقصاص منا كالقصاص من رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لهما النبي صلى الله عليه وسلم اقعدا يا قرة عيني لا نسي الله لكما هذا المقام فقال النبي صلى الله عليه وسلم يا عكاشة اضرب ان كنت ضاربا فقال يا رسول الله وانا حاسر عن بطني فكشف عن بطنه

صلی اللہ علیہ وسلم وصاح المسلمون بالبکاء وقالوا امرئ عکاشۃ ضارباً بطن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما نظر عکاشۃ الی بیاض بطن رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کانہ القباطی لم یملک ان اکب علیہ فقبل بطنہ وہو یقول فداک ابی وامی ومن
تطیق نفسہ ان تقتص منک فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اما ان تضرب واما ان تعفو
فقال قد عفوت رجاء ان یعفو اللہ عنی فی یوم القیامۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
من اراد ان ینظر الی رفیقی فی الجنۃ فلینظر الی ہذا الشیخ فقام المسلمون فجعلوا یقبلون
ما بین عینیہ یقولون طوباک طوباک نلت درجات العلی بمرافقۃ رسول اللہ صلی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یومہ فکان مریضاً ثمانیۃ عشر یوماً یعوده الناس
وکان صلی اللہ علیہ وسلم ولد یوم الاثنین وبعث یوم الاثنین وقبض فی یوم الاثنین

الحدیث واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم **اٹھارھویں فصل** میں ہے

بیان عطاء بن یسار رضی اللہ تعالی عنہ **اخرج** ابونعیم عن عطاء بن یسار
عن ام سلمۃ قالت لقد رایت لیلۃ وضعتہ نوراً اضاءت لہ قصور الشام

حتی رایتہا واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم **انیسویں فصل** میں ہے

بیان حضرت داود بن ابی ہند رضی اللہ تعالی عنہ **اخرج** ابونعیم عن
داود بن ابی ہند قال لما ولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم نادت الشیاطین لیغیظوا ویلقی
الارض کہیئۃ حین وقع وضع یدیہ بالارض ونظر الی السماء بعینہ وکفوا علیہ برمۃ فتخرقا فانفلقت عنہ

فانفلقت عنہ واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم **بیسویں فصل** میں ہے بیان

حضرت معروف بن خربوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اخرج الزبیر بن بکار
وابن عساکر عن معروف بن خربوذ قال کان ابلیس یخرق السموات السبع فلما
ولد عیسی حجب من ثلاث سموات فکان یصل الی اربع فلما ولد رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم حجب من السبع قال ولد یوم الاثنین بین طلوع الفجر واللہ سبحانہ وتعالیٰ
اعلم وعلمہ اتم

اکیسوین فصل

مین ہے بیان حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ
عنہ۔ اخرج البخاری فی تاریخہ الکبیر عن سہیل عن الحسن قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کنت اول الانبیاء فی الخلق وآخرہم فی البعث ثم قرأ ومنک ومن نوح
واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ اتم

چھٹا باب

بیان مین ہے روایات
صحیحہ کے جو کہ اس باب مین تبع تابعین سے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین بسبب
مد نظر اختصار ذکر بعض تبع تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اوپر اکتفا کرتا ہون
اور جو اونھون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل بیان فرمائے ہین ان مین
سے تھوڑا سا تبرکاً وتیمناً ذکر ہوتا ہے اور اس باب مین چھ فصلین ہین پہلی

فصل

مین ہے بیان حضرت امام محمد بن ادریس الشافعی رضی اللہ تعالیٰ
عنہ۔ فی کتاب الریاض النضرۃ فی فضائل العشرۃ
عن محمد بن ادریس الشافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسندہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
کنت انا وابوبکر وعمر وعثمان وعلی انوارا علی یمین العرش قبل ان یخلق آدم بالف عام
فلما خلق اسکنا ظہرہ ولم نزل ننتقل فی الاصلاب الطاہرۃ الی ان نقلنی الی صلب

...بہ اللہ ونقل ابا بکر الی صلب قحافۃ ونقل عمر الی صلب الخطاب ونقل عثمان الی

صلب عفان ونقل علیا الی صلب ابی طالب ثم اختارہم اصحابا فجعل ابا بکر صدیقا وعمر

فاروقا وعثمان ذا النورین وعلیا رضیا وفی نسخۃ وصیا فمن سب اصحابی ... یعنی وصیا

...نی فقد سبنی ومن سبنی اکبہ اللہ فی النار علی منخرہ خرجہ الملا فی سیرتہ اھ و

اخرج البیہقی من طریق ابی حاتم الرازی قال عمرو بن سواد قال الشافعی

...شدہ ما اعطی اللہ احدا ما اعطی محمدا قلت اعطی عیسی احیاء الموتی فقال اعطی محمدا

...حنین الجذع فہذا اکبر من ذلک واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم **دوسری فصل**

...میں جو بیان حضرت عمرو بن قتیبہ رضی اللہ تعالی عنہما **اخرج** ابو نعیم عن

عمرو بن قتیبۃ قال سمعت ابی وکان من اوعیۃ العلم قال لما حضرت ولادۃ آمنۃ

قال اللہ لملائکتہ افتحوا ابواب السماء کلہا وابواب الجنان کلہا وامر اللہ الملائکۃ بالحضور

فنزلت تبشر بعضہا بعضا وتطاولت جبال الدنیا وارتفعت البحار وتباشر

اہلہا ولم یبق ملک الا حضر واخذ الشیطان فغل سبعین غلا والقی منکوسا فی لجۃ البحر

الخضراء وغلت الشیاطین والمردۃ والبست الشمس یومئذ نورا عظیما واقیم علی راسہا

سبعون الف حوراء فی الہواء ینتظرون ولادۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم وکان قد

...ون اللہ تلک السنۃ نساء الدنیا ان یحملن ذکورا کرامۃ لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم وان

لا تبقی شجرۃ الا حملت ولا خوف الا عاد امنا فلما ولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم امتلات

الدنیا کلہا نورا وتباشرت الملائکۃ وضرب فی کل سماء عمود من زبرجد وعمود من یاقوت

قد استنار برجی معروفة فی السماء قد رأها صلی اللہ علیہ وسلم لیلة الاسری فیل
ہذا الحضر یک استبشار الولادتک قد انبت اللہ لیلة ولد علی شاطی نہر الکوثر
سبعین الف شجرة من المسک الاذفر جعلت ثمارہا بخور اہل الجنة کل اہل السموات
یدعون اللہ بالسلامة ونکست الاصنام کلہا واما اللات والعزی فانہما خرجا
من خزانتہما وہما یقولان ویح قریش جاءہم الامین جاءہم الصدیق لا تعلم قریش
ماذا اصابہا وا ما البیت فایاما سمعوا من جوفہ صوتا وہو یقول الآن یرد علی
نوری الآن یجیٔ زواری الآن اطہر من انجاس الجاہلیة ایتہا العزی
ہلکت وسلم الشکن زلزلت البیت ثلثة ایام ولیالیہن وہذا اول علامة رأت قریش
من مولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم **تیسری**
فصل میں ہے بیان حضرت موسی بن عبیدة رضی اللہ تعالی عنہ +
اخرج ابن سعد عن موسی بن عبیدة عن اخیہ لما ولد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وقع الی الارض وقع علی یدیہ رافعا راسہ الی السماء وقبض قبضة من التراب
بیدہ فبلغ ذلک رجلا من لہب فقال لصاحبہ لئن صدق ہذا الفال
لیغلبن ہذا المولود اہل الارض واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم **چوتھی**
فصل میں ہے بیان حضرت وہب بن زمعة رضی اللہ تعالی عنہ اخرج الواقدی عن وہب بن زمعة
عن عمتہ قالت کنا نسمع ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما حملت بہ امنة کانت تقول ما شعرت
انی حملت بہ ولا وجدت ثقلا کما تجد النساء الا انی انکرت رفع حیضی وربما کانت ترفع وتعود واتانی

آت وانا بین النائم والیقظان فقال لی شعرت انک حملت بخیر الخلق فی الاول والآخر فقال انک حملت بسید ہذه الامة وسیاد ونبیها محمد والله سبحانه وتعالی اعلم والله اعلم ٭

ساتواں باب بیان میں ہے حقیقت عمل مولد شریف مروج کے اور حکم عمل مولد شریف مروج کے اور اس باب میں چار فصلیں ہیں **پہلی فصل** میں ہے بیان حقیقت مولد شریف مروج اور حکم عمل مولود شریف مروج کے جو کہ خالی ہو محرمات منکرات شرعیہ سے اور بلا تعین تخصیص و زہو **قال** مولانا العلامة والحبر الفہامة مولانا المولوی محمد سلامة الله علیہ الرحمة فی اشباع الکلام فی اثبات المولد والقیام حقیقة این عمل خیر غیر ازین نیست کہ در شہر ربیع الاول یا شہری دیگر از شہور مسلمانان از علماء فضلاء صلحاء فقراء اغنیاء بصورت مسلمانی در مکانی جمع شوند بعضی خواص عوام اہل اسلام باذن عام یکجا فراہم آیند و در آن مجلس بعضی از آیات قرآن محتوی بر فضائل و نشر کمالات آن سرور کائنات علیہ الصلوة والتحیات ذکر شوند و بعضی از احادیث صحیحہ متضمن معجزات و حالات سعادت آیات آن حضرت بابرکات رضاع مقدس حلیہ معطر آن افضل البشر بصورت بیان آیند چنین کہ این مذکیر برکت و خیر پایان رسد حفاظ حاضرین مجلس کہ در قرائت آیات معدود از قرآن شریف مشرف شده ختم این ذکر خیر بتحمید نمایند بعد از آن حاضرین بقدر میسور از طعام و شیرینی ہر چه باشد تقسیم حاضرین کنند بسترازان تعریف این مجمع اتفاق افتد ہر کسی بجائے خود رود و بالجملہ ہیئت مجموعی چنین محافل عند شامل اجتماع مومنین و قرأت آیات قرآن و بیان معانی آن و ذکر احادیث مشتمل بر مجمع بحث مومنین و طعام علماء و صلحاء و فقراء باز اہل دین و ایثار صدقات و خیرات بفقراء و مساکین است و مقصود ازین ہمہ ذکر فضائل و معجزات و نشر فضائل و کمالات و تاکید نعمت وجود باجود آن افضل موجودات ۔ الخ

که ارباب تحقیق بدعت را منقسم باقسام خمسه نموده احکام خمسه از وجوب و ندب و اباحت و کراهت و
حرمت دران جاری فرموده اند امام نووی علیه الرحمه در شرح صحیح مسلم مینویسد کل بدعة ضلالة البدعة کل شیء
عمل علی غیر مثال سبق وفی الشرع احداث ما لم یکن فی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فقوله صلی الله علیه وسلم کل بدعة
ضلالة عام مخصوص والمراد غالب البدع قال العلماء البدعة خمسة اقسام واجبة ومندوبة ومحرمة ومکروهة ومباحة
فمن الواجب نظم ادلة المتکلمین للرد علی الملاحدة والمبتدعین وشبه ذلک ومن المندوبة تصنیف کتب العلم وبناء المدارس
والربط وغیر ذلک ومن المباح التبسط فی الوان الاطعمة وغیر ذلک والحرام والمکروه ظاهران وقد اوضحت المسئلة بدلائلها المبسوطة
فی تهذیب الاسماء واللغات فاذا عرفت ما ذکرته علمت ان الحدیث عام مخصوص وکذا ما اشبهه من الاحادیث الواردة ویؤید ما
قلناه قول عمر رضی الله تعالی عنه فی التراویح نعمت البدعة ولا یمنع من کون الحدیث عاما مخصوصا قوله کل بدعة مؤکدا
بکل بل یدخله التخصیص مع ذلک کقوله تعالی تدمر کل شیء انتهی اگر بنظر انصاف ملاحظه رود این بیان شافی ثابت
ترجمان برای اثبات مدعا و ابطال دعوی منکرین عمل خیر و تعیین عموم کل بدعة ضلالة بس سند است که بتصریح امام
ممدوح ثابت شد که حدیث مذکور و مانند آن مخصوص است تمسک بلفظ کل بنابر اثبات غیر مخصوص است این عام که منشاء
غلط قائلین عموم این حدیث است نیز باطل شد که باوجود لفظ کل عام قبول تخصیص میکند چنانچه در کریمه تدمر کل شیء
موجود است پس لفظ کل که در حدیث مذکور است مانع از قبول تخصیص نمیتواند شد و نیز ثابت شد که بدعت شرعی منقسم
باقسام خمسه است که وجوب و ندب هم از اقسام آنست زیرا که تحقیق این اقسام خمسه بدعت شرعیست نه لغوی و
نیز بمعرض ثبوت رسید که حضرت عمر رضی الله تعالی عنه که بر تراویح اطلاق بدعت فرموده اند و مراد ازان
بدعت شرعیست که آن التزام تراویح است پس کسانیکه این بدعت را محمول بر بدعت لغوی نموده اند از راه صواب
دور تر افتاده اند چه بملاحظه بیان معنی بدعت لغوی که سابق گذشت این حمل بر غیر محل است فتدبر و نیز مصرح شد
که اطلاق بدعت شرعی در امریکه حادث بعد قرون ثلثه گردد منحصر نیست بلکه در قرون مذکوره و نیز اطلاق بدعت بر
امر مستحدث مستحسن کرده اند پس ازینجا چون آفتاب نیم روز تابان و درخشان است که بدعت محصور در سیئه و اصل بدعت
سیئه نیست شیخ ابن حجر مکی در شرح اربعین امام نووی ذیل حدیث خامس در تقسیم بدعت نوشته قدری
ازان بمعرض نقل می آید قال الشافعی رحمة الله ما احدث مخالف کتابا او سنة او اجماعا او اثرا فهو البدعة الضلالة
وما احدث من الخیر ولم یخالف شیئا من ذلک فهو البدعة المحمودة والحاصل ان البدعة الحسنة متفق علی ندبها وهی
ما وافق شیئا مما مر ولم یلزم من فعله محذور شرعی ومنها ما هو فرض کفایة کتصنیف علوم ونحوها مما مر قال الامام
ابو شامة شیخ المصنف رحمه الله ومن احسن ما ابتدع فی زماننا ما یفعل کل عام فی الیوم الموافق لیوم مولوده صلی الله
علیه وسلم من الصدقات واظهار النعمة والسرور فان ذلک مع ما فیه من الاحسان الی الفقراء مشعر بمحبته صلی الله علیه وسلم

وتعظیمه وبلا بدّ فی قلب عامله لذلک وشکراً للہ تعالیٰ علی من بن بہ ایجاد رسوله الذی ارسله رحمة للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم والآلہ وسلم وعلی خلاف شی من ذلک
صریحاً او التزاماً تنتہی الی ما یوجب التحریم تارة والکراہة اخری انتہی بقدر الحاجة ونیز شامی ذکر شرح حدیث
نوشته والحاصل ان البدعة منقسمة الی الاحکام الخمسة فمن البدعة الواجبة علی الکفایة الاشتغال بالعلوم العربیة المتوقف
علیها فہم الکتاب والسنة کالصرف والنحو والمعانی والبیان واللغة ومن البدع المحرمة مذہب سائر اہل البدع انتہی ملخصاً
ایراد ازین عبارات بالبشارت نیز تقسیم بدعت بحسنه وسیئه پیدا وہویداست مجملاً اخراج بودن
عمل مولود شریف از بدعت حسنه مطابق بیان مقصود بعنوانے منقول از شیخ الشیوخ امام ابو شامه
است که محتاج تشریح وتفصیل نیست انتہی باختصار والتقاط **و ایضاً قال** العلامة الموصوف علیه رحمة
اللہ الرؤف بعد نقل العبارات المنقولة عن العلماء الاعلام حیث قال فقد لاح کلام درینمقام که مستفاد
از عبارات منقوله علماء اعلام ست اینکه عمل مولد شریف وتعیین ماه و روز برای آن بلا ارتیاب از
امور مستحبه وبدعات حسنه و موجب اجر جزیل وخیر جمیل ست پس درین شک نیست که تعیین ربیع الاول و
ہمچنان روز دوشنبه بسبب شرف ولادت باسعادت آنحضرت علیه الصلوٰة والتحیة واجب التعظیم ولائق
احترام والتکریم ست که تشریف وتکریم ظرف مکان وزمان بتشریف وتکریم مظروف ست همچنان
تعیین روز دوشنبه که ثابت ست بقول وفعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہست اصل یوم برای تعیین عمل مولد شریف
ورای صوم عاشوراء واعادۂ عقیقه قرار داده اند واگر زیاده ترازینهمه که معرض بیان آمد سند عمل مولد
شریف مطلوب ست باید شنید وتائید سماوی را بدیدهٔ حق بین باید دید که مولانا شیخ ابو الخطاب علیه الرحمة
که قریب ابتدای تالیف رسالۂ میلاد شریف بنام نامی بعض علماء افتاده و در رسالهٔ خود مسمی به تنویر
مینویسند **عن ابن عباس** رضی اللہ تعالیٰ عنهما انه کان یحدث ذات یوم فی بیته وقائع ولادة
صلی اللہ علیہ وسلم لقوم فیستبشرون ویحمدون اللہ ویصلون علیه علیه السلام فاذا جاء النبی صلی اللہ علیه
وسلم قال حلت لکم شفاعتی ونیز دران رساله از ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنه مرویست مع النبی صلی اللہ
علیه وسلم الی بیت عامر الانصاری وکان یعلم وقائع ولادته علیه السلام لابنائه وعشیرته ویقول هذا
الیوم هذا الیوم فقال علیه الصلاة والسلام ان اللہ فتح لک ابواب الرحمة والملائکة کلهم یستغفرون

یستغفرون لک من فعل ذلک یعنی بجا آرنده عمل مجرد اکنون در منطوق صدق و وثوق این پرده
روایت بابشارت ملاحظه رود که بیانگ بلند ندای ارجمند منادی بعمل جمیل برای بیان مولد
نبیل و زرضیت که مصداق خیر القرون قرنی بوده است و فعلیکه مستوجب حلت شفاعت
آنحضرت علیه الصلاة والتحیة و فتح ابواب جنت و استغفار تمام ملائکه و نجات از عذاب دنیا و
آخرت برائے فاعل خودش باشد چه جای اباحت و استحباب اگر بوجوبش قائل شوند و آنرا واجب
شمارند چنانچه بعضے از اکابر علماء بآن تصریح کرده اند البته قابل قبول علماء و فحول فضلاست انتهی بحروفه
وقال فی الهامش ذکر فضائل و معجزات سرور کائنات صلی الله علیه وسلم خصوصا
در وقت ظهور فساد و ضعف اعتقاد و اشاعت کفره و مطاعن آن سید الانام صلی الله علیه وسلم و القای
شبهات و شکوک در اذهان عوام الحاق آن بسائر واجبات علی الکفایه اقرب بروایت و درایت
می نماید اه **وایضا قال** العلامة الموصوف علیه رحمة الله الرؤف اگر مسلمانان حال اهل
دین را یتما دین جزو زمان که بهر کوچه و برزن نشر فضائل پیغمبر خود برای ترویج دین و ترغیب
می کنند بدیده حمیت اسلامی ملاحظه نمایند انعقاد مجلس مولود شریف که موجب نشر فضائل و معجزات
سرور کائنات علیه الصلوة والتحیات است در ماه ربیع الاول بلکه در هر ماه و بر زمره خود لازم و واجب
دانسته انتهی بحروفه **کاتب الحروف عفی عنه** درینجا یک مسئله برای ازدیاد فائده منقول
فی الفتاوی العالمگیریة فی جلد اول فی الباب الحادی والعشرین فی الجنائز
فی فصل الثالث فی التکفین نقلا عن الایضاح او کان مع الجنازة نائحة او صائحة زجرت فان لم
تنزجر فلا بأس بان یمشی معها لان اتباع الجنازة سنة فلا یترک لبدعة من غیره انتهی و فی
الدر المختار و تزجر النائحة ولا یترک اتباعها لاجلها اه و فی حاشیة العلامة الطحطاوی علی الدر المختار
قوله ولا یترک اتباعها لاجلها لان السنة لا تترک بما اقترن بها من البدعة و ترد الولیمة حیث ترک

حضورہا لوجود بقہ فیہا ارجو الفاسق انہم لو ترکوا المشی مع الجنازۃ لزم عدم انتظامہا والاکل کما الولیمۃ لوجود
من یاکل الطعام الی السحور مخصصا نہت بحروفہا فافہم واللہ سبحانہ تعالی اعلم **وایضا قال** العلامۃ الموصوف علیہ
رحمۃ اللہ الرؤف باقی ماند کلام درینکہ باوجودیکہ اصل جیل برای این فعل حسن مع قرآن عمل بیدا باشد پس اطلاق
بدعت اگرچہ بدعت حسنہ گویند کہ از اسلاف کرام و علمای ہمام برین فعل منقول است کلام محل می نشنید جوابش
باید شنید و بنظر انصاف باید دید کہ این اطلاق مانا باطلاق بدعت حسنہ بر سنت تراویح است کہ جناب خلیفہ ثانی
رضی اللہ تعالی عنہ لغۃ البدعۃ التراویح ارشاد فرمودہ اند و درین شک نیست کہ وجود تراویح بقول و فعل آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثابت و متحقق است پس چنانکہ نظر بالتزام و اجتماع و تشدد ہت آن در تمام ماہ رمضان برین
فعل عنوان اطلاق بدعت حسنہ فرمودہ اند ہمچنان نظر التزام و اجتماع و اشتد ہت آن در تمام ماہ ربیع الاول
بلکہ در تمام سال اکابر علمای سلف اطلاق بدعت حسنہ برین سنت تقریری نمودہ اند انتہی بحروفہ واللہ سبحانہ
وتعالی اعلم وعلمہ اتم **دوسری فصل** میں بیان ہے حکم عمل مولد شریف جوکہ ہر برس اوس دن میں
جوکہ موافق دن ولادت باکرامت ہو اور خالی ہو بدعات و منکرات شرعیہ سے **افاد** مولانا العلامہ
جلال الدین السیوطی رح فی رسالتہ وبعد نقل السؤال عن المولد النبی فی شہر ربیع الاول ما حکمہ من حیث الشرع
بل ہو محمود او مذموم وہل یثاب فاعلہ ام لا **الجواب** ان اصل المولد اجتماع الناس وقراءۃ ما تیسر من
القرآن وروایۃ الاخبار الواردۃ فی مبدا امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم وما وقع فی مولدہ من الآیات ثم یمد لہم
سماطا یاکلونہ وینصرفون من غیر زیادۃ علی ذلک من البدع الحسنۃ التی یثاب علیہا صاحبہا لما فیہ من تعظیم
قدر النبی صلی اللہ علیہ وسلم واظہار الفرح والاستبشار بمولدہ الشریف صلی اللہ علیہ وسلم اہ **وفی سبیل الہدی**
والرشاد فی سیرۃ خیر العباد المشہور بالسیرۃ الشامیۃ للعلامۃ محمد بن یوسف الشامی قال الحافظ
السخاوی فی فتاواہ عمل المولد الشریف لم ینقل عن احد من السلف الصالح فی القرون الثلاثۃ الفاضلۃ
وانما حدث بعد ثم لا زال اہل الاسلام فی سائر الاقطار والمدن الکبار یحتفلون فی شہر مولدہ صلی اللہ علیہ وسلم
یعملون الولائم البدیعۃ المشتملۃ علی الامور البہجۃ الرفیعۃ ویتصدقون فی لیالیہ بانواع الصدقات ویظہرون السرور ویزیدون

فی المبرات ویعتنون بقرأة مولده الکریم ویظهر علیهم من برکاته فضل عظیم قال الامام الحافظ ابو الخیر
ابن الجزری شیخ القراء من خواصه انه امان فی ذلک العام وبشری عاجلة بنیل البغیة والمرام قلت
واول من احدث ذلک من الملوک صاحب اربل الملک المظفر ابو سعید کوکری بن زین الدین علی بن بکتکین احد الملوک
الامجاد والکبراء الاجواد وقال الحافظ عماد الدین بن کثیر فی تاریخه کان صاحب اربل یعمل المولد
الشریف فی ربیع الاول ویحتفل به احتفالا هائلا وقد صنف الشیخ ابو الخطاب بن دحیة له کتابا فی المولد
سماه التنویر فی مولد البشیر النذیر وجازاه بالف دینار وقد اثنی علیه الائمة منهم الحافظ ابو شامة شیخ النووی
فی کتابه الباعث علی انکار البدع والحوادث وقال مثل هذا الحسن یندب الیه ویشکر فاعله ویثنی علیه
قال ابن الجزری ولم یکن فی ذلک الا ارغام الشیطان وسرور اهل الایمان وقال العلامة ابن
ظفر فی الدر المنتظم وقد عمل المحبون للنبی صلی الله علیه وسلم فرحا بمولده الولائم فمن ذلک ما عمله بالقاهرة
المعزیة من الولائم الکبار الشیخ ابو الحسن المعروف بابن قفل شیخ شیخنا ابی عبد الله محمد بن النعمان وعمل
ذلک قبله جمال الدین العجمی الهمدانی والیضافیه وقال الشیخ الامام العلامة ناصر الدین
المبارک الشهیر بابن الطباخ فی فتوی بخطه اذا انفق المنفق تلک اللیلة وجمع جمعا
اطعمهم ما یجوز واسمعهم ما یجوز سماعه ودفع للمسمع المشوق للآخرة ملبوسا کل ذلک سرورا
بمولده صلی الله علیه وسلم فجمیع ذلک جائز ویثاب فاعله اذا احسن القصد وقال الشیخ الامام
جمال الدین عبد الرحمن بن عبد الملک مولد رسول الله صلی الله علیه وسلم مبجل مکرم قدس
یوم ولادته وشرف وعظم وکان وجوده سبب النجاة لمن تبعه وتقلیل حظ جهنم من اعد له
الفرح بولادته صلی الله علیه وسلم وتمت برکاته علی من اهتدی به فشابه هذا الیوم یوم
الجمعة من حیث ان یوم الجمعة لا تسعر فیه جهنم هکذا ورد عنه صلی الله علیه وسلم فمن
المناسب اظهار السرور وانفاق المیسور واجابة من دعاه رب الولیمة للحضور وقال

ترجمہ: امام علامہ ظہیر الدین بن جعفر نے کہا [illegible]

الامام العلامة ظهير الدين بن جعفر هي بدعة حسنة اذا قصد فاعلها جمع الصالحين والصلوة على النبي صلى الله عليه وسلم واطعام الطعام للفقراء والمساكين وهذا القدر يثاب عليه بهذا الشرط في كل وقت وقال الشيخ نصير الدين الطبلاوي هي بدعة حسنة لمن يعمل ذلك في هذا اليوم واظهر السرور فرحا بمولد النبي صلى الله عليه وسلم في الوجود وتحذ السماع الخالي من اللهو وانشاد ما يثير نار الشهوة من العشقيات والمشوقات للشهوات الدنيوية ولما انشاد ما يشوق الى الآخرة ويزهد في الدنيا فهذا اجتماع حسن يثاب قاصده وفاعله الا ان سؤال الناس ما في ايديهم بذلك فقط بدون ضرورة وحاجة سؤال مكروه واجتماع الصلحاء فقط ليأكلوا ذلك الطعام ويذكروا الله تعالى ويصلون على النبي صلى الله عليه وسلم يضاعف بالقربات والمثوبات وقال الامام الحافظ ابو محمد عبد الرحمن بن اسمعيل المعروف بابي شامة في كتابه الباعث على انكار البدع والحوادث قال الربيع قال الشافعي رحمه الله تعالى المحدثات من الامور ضربان احدهما ما احدث مما يخالف كتابا او سنة او اثرا او اجماعا فهذه البدعة هي الضلالة والثاني ما احدث من الخير لا خلاف فيه لاحد من هذا فهي محدثة غير مذمومة قال عمر رضي الله عنه في قيام رمضان نعمت البدعة هذه يعني انها محدثة لم تكن واذا كانت فليس فيها رد لما مضى فالبدع الحسنة متفق على جواز فعلها والاستحباب لها ورجاء الثواب لمن حسنت نيته فيها وهي كل مبتدع موافق لقواعد الشريعة غير مخالف لشيء منها ولا يلزم من فعله محذور شرعي وذلك نحو بناء المنابر والربط والمدارس وخانات السبيل وغير ذلك من انواع البر التي لم تعهد في الصدر الاول فانه موافق لما جاءت به السنة من اصطناع المعروف والمعاونة على البر والتقوى ومن احسن ما ابتدع

فی زماننا ہذا من ہذا القبیل لکان یفعل بمدینۃ اربل کل عام فی الیوم الموافق لیوم مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم
من الصدقات والمعروف واظہار الزینۃ والسرور فان ذلک مع ما فیہ من الاحسان الی الفقراء یشعر بمحبۃ
النبی صلی اللہ علیہ وسلم وتعظیمہ واجلالہ فی قلب فاعلہ وشکر اللہ تعالی علی ما من بہ من ایجاد رسولہ الذی
ہو رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم وکان اول من فعل ذلک بالموصل عمر بن محمد احد الصالحین المشہورین
وبہ اقتدی فی ذلک صاحب اربل وغیرہ رحمہم اللہ تعالی انتہی بحروفہ **باید دانست** کہ در کلام صاحب
سیرت تعارض صریح موجود است کہ اول خود نوشتہ کہ اول کسیکہ احداث این عمل از ملوک کرد صاحب اربل
است وبعد ازان گفتہ فاعل اول این فعل در موصل عمر بن محمد است وصاحب اربل وغیر ان مقتدی
شیخ ممدوح بودہ اند **وجواب این شبہ** آنست کہ مراد از اولیت صاحب اربل درین عمل خیر اولیت
اضافی بنسبت بملوک است یعنی در سلاطین زمان اول کسیکہ ابتدا باین عمل کرد صاحب اربل است
ومراد از اولیت این فعل در موصل کہ فاعل آن عمر بن محمد است اولیت حقیقی پس اقتدای صاحب
اربل وغیر آن از ملوک ودیگر عوام وخواص شیخ ممدوح صحیح درست است ولہذا قید ملوک در عبارت اولی
صاحب سیرت خود موجود است **وایضا** فی السیرۃ الشامیۃ وقال الشیخ الامام العلامۃ صدر الدین موہوب
بن عمر الجزری الشافعی ہذہ بدعۃ لا باس بہا ولا تکرہ البدع الا اذا راغمت السنۃ واما اذا لم تراغمہا فلا تکرہ
ویثاب الانسان بحسب قصدہ فی اظہار السرور والفرح بمولد النبی علیہ الصلوۃ والسلام انتہت بحروفہا
وافاد مولانا المحدث ابن الجوزی فی آخر رسالۃ المولد الشریف وقد لسبیلہ الکلام فی ترغیب
مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فلا زال اہل الحرمین الشریفین والمصر والیمن والشام وسائر
بلاد العرب من المشرق والمغرب یحتفلون بمجلس مولد النبی علیہ الصلوۃ والسلام ویفرحون بقدوم ہلال
ربیع الاول ویغتسلون ویلبسون بالثیاب الفاخرۃ ویتزینون بانواع الزینۃ ویتطیبون و
یکتحلون ویاتون بالسرور فی ہذہ الایام ویبذلون علی الناس بما کان عندہم من المضروب والاجناس

نقل عبارت محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ

وتیمنوا بأیامه تیمناً بلیغاً علی السماع والقراءة لمولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم وینالون من ذلک اجراً
جزیلاً وفوزاً عظیماً ومما جرب من خواصه أنه من عمل فی ذلک العام کثرة الخیر والبرکة مع السلامة
والعافیة وسعة الرزق وازدیاد المال والاولاد والاحفاد ودوام الامن فی البلاد
والامصار والسکون والقرار فی البیوت والدار ببرکة مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

وقد حکی أنه کان رجل ببغداد وکان یصنع فی کل سنة مولد النبی وفی جواره یهودیة منکرة
متعصبة فقالت بحجة لزوجها ما بال جارنا المسلم ینفق مالاً جزیلاً وینفق اموالاً کثیرة
ویتصدق علی الفقراء والمساکین ویطعم بانواع الطعام فی مثل هذا الشهر فما حاله فقال
لها زوجها العلة یزعم ان نبیاً ولد فی هذا الشهر فیصنع مولوداً له ویکون بذلک [illegible] وفرحة
وسروراً بنبیه صلی اللہ علیہ وسلم فانکرت الیهودیة فی ذلک ثم اقبل علیها اللیل فنامت الیهودیة
فاذا برجل کثیر الانوار وحوله جماعة من اصحابه فحارت وتعجبت وسالت من اصحابه من هذا
الذی اراه اعز واکرم فیکم فقالوا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت هل لو اکلمه
یکلمنی فقالوا نعم فقصدت الیه وتقدمت وسلمت علیه فقالت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقال لبیک یا امة اللہ فضحکت الیهودیة وقالت کیف تجیبنی وکیف تقول لی لبیک وانا
علی غیر دینک فقال لها ما اجبت الا علمت ان اللہ قد هداک ثم قالت حتی ابدیک فانی
اشهد ان لا اله الا اللہ وانک محمد رسول اللہ فانتبهت من النوم واستیقظت وهی فرحة ومسرورة
من هذه المنام التی رات فیها سید الانام فنادت .... اتشفی رؤیاها
وجبت فاتصدق لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بجمیع المال من مالی واصنع مولد ال[illegible]

سے مسلمان رہتا ہو اور مقصود کی جلد حصول کی بشارت ہوتی ہے

فلما احتجب ولادت ان تؤدي بها عاهة وراث حيفته زوجها لذلك فرحا بشئ وعلا
على جبل ام فقالت لزوجها الى اراك فى هيئة صالحة الآمن هذا فقال لها زوجها هذا الذى جل
الذى اسلمت على يديه البارحة فقالت حجبك لمن اطلعك على هذا السر المكنون فقال هو الذى
اسلمت بعده على يديه فقال الحمد لله الذى حجبني واياك على دين الاسلام وانقذني واياك من
الشرك والضلالة وجعلني واياك من امة محمد صلى الله عليه وسلم والحمد لله رب العالمين انتهى
وافاد مولانا العلامة على القارى عليه رحمة الله البارى فى رسالته المورد الروى فى مولد النبى
قال شيخ مشائخنا الامام العلامة البحر الحبر الفهامة شمس الدين محمد السخاوى بلغه الله المقام
العالى وكنت ممن تشرف بادراك المولد فى مكة المشرفة عدة سنين وتعرف
ما اشتمل عليه من البركة المشار لبعضها بالتعيين تكررت زيارتي فيه لمحل المولد المستفيض
وتصورت فكرتى بما هنالك من الفخر الطويل العريض قال واصل عمل المولد الشريف
لم ينقل عن احد من السلف الصالح فى القرون الثلاثة الفاضلة وانما حدث بعده
بالمقاصد الحسنة والنية التى للاخلاص شاملة ثم لا زال اهل الاسلام فى سائر الاقطار
والمدن العظام يحتفلون فى شهر مولده صلى الله عليه وسلم بعمل الولائم البديعة والمطاعم المشتملة
على الامور البهية الرفيعة ويتصدقون فى لياليه بانواع الصدقات ويظهرون المسرات و
يزيدون فى المبرات بل يعتنون بقراءة مولده الكريم ويظهر عليهم من بركاته كل فضل عميم
كان مما جرب كما قال الامام شمس الدين ابن الجزرى المقرئ المجرب
من خواصه انه امان تام فى ذلك العام وبشرى تعجيل بنيل البغية والمرام

سے منقول نہیں یہ عمل مکروہ تو بعد قرون ثلثہ

وافاد مولانا العلامة المحدث الشيخ عبد الحق الدهلوی رحمة الله علیه فی ما ثبت من السنة فی ایام السنة ولا یزال اهل الاسلام یحتفلون بشهر مولده صلی الله علیه وسلم ویعملون الولائم ویتصدقون فی لیالیه بانواع الصدقات ویظهرون السرور ویزیدون فی المبرات ویعتنون بقراءة مولده الکریم ویظهر علیهم من برکاته کل فضل عمیم ومما جرب من خواصه انه امان فی ذلک العام وبشری عاجلة بنیل البغیة والمرام فرحم الله امرأ اتخذ لیالی شهر مولده المبارک اعیادا لیکون اشد علة علی من فی قلبه مرض وعناد ولقد اطنب ابن الحاج فی المدخل فی الانکار علی ما احدثه الناس من البدع والاهواء والغناء بالآلات المحرمة عند عمل المولد الشریف فالله تعالی یثیبه علی قصده الجمیل ویسلک بنا سبیل السنة فانه حسبنا ونعم الوکیل انتهی

وافاد مولانا العلامة المحدث الشاه ولی الله الدهلوی رحمة الله علیه فی الانتباه فی سلاسل اولیاء الله واخبرنی سیدی الوالد قال کنت اصنع فی ایام المولد طعاما صلة بالنبی صلی الله علیه وسلم فلم یفتح لی فی سنة من السنین شیء اصنع به طعاما فلم اجد الا حمصا مقلیا فقسمته بین الناس فرأیته صلی الله علیه وسلم وبین یدیه هذه الحمص انتهی **وافاد ایضا** مولانا الموصوف رحمة الله الرؤوف فی فیوض الحرمین وکنت قبل ذلک بمکة المعظمة فی مولد النبی صلی الله علیه وسلم فی یوم ولادته والناس یصلون علی النبی صلی الله علیه وسلم ویذکرون ارهاصاته التی ظهرت فی ولادته ومشاهده قبل بعثته فرأیت انوارا سطعت دفعة واحدة لا اقول انی ادرکتها ببصر الجسد ولا اقول ادرکتها ببصر الروح فقط والله اعلم کیف الامر بین هذا وذلک فتاملت تلک الانوار فوجدتها من قبل الملائکة الموکلین بامثال هذه المشاهد وبامثال هذه المجالس ورأیت یخالطه انوار الملائکة انوار الرحمة

وحضرت مولانا جناب شاه عبدالعزیز صاحب قدس سره در جواب سائلی که استفسار از مجلس محرم و مرثیه خوانی نموده افاده فرموده که
در تمام سال دو مجلس در خانهٔ فقیر منعقد میشود مجلس ذکر مولود شریف و مجلس ذکر شهادت حسنین اول که مردم روز عاشورا یا یکروز پیش
ازین قریب چهار صد یا پانصد کس بلکه قریب هزار کس زیاده ازان فراهم می آیند و درود میخوانند بعد ازان که فقیر می آید و می نشیند
ذکر فضائل حسنین که در حدیث شریف وارد شده در بیان می آید و آنچه در احادیث اخبار شهادت این بزرگان و تفصیل بعض
حالات و بدمآلی قاتل ایشان وارد شده نیز بیان کرده میشود و درین ضمن بعض مرثیها از غیر مردم یعنی جن و پری که حضرت
ام سلمه و دیگر صحابه شنیده اند نیز مذکور کرده میشود و بعد ازان ختم قرآن و پنج آیت خوانده بر ما حضر فاتحه نموده آید و درین بین
اگر شخصی خوش الحان سلام میخواند یا مرثیه شروع اکثر حضار مجلس و این فقیر را هم رقت و بکا لاحق میشود اینست قدر یکه بعمل می آید
پس اگر این چیزها نزد فقیر بهمین وضع که مذکور شد جائز نمی بود اقدام بران اصلا نمیکرد و باقیماند مجلس مولود شریف پس حالش
اینست که بتاریخ دوازدهم شهر ربیع الاول همین که مردم موافق معمول سابق فراهم شدند و در خواندن درود مشغول و مشتغل
فقیر می آید و اولا بعضی از احادیث فضائل آنحضرت صلی الله علیه وسلم مذکور میشود و بعد ازان ذکر ولادت با سعادت و نبذی
از حال رضاع و حلیه شریف و بعضی از آثار که درین اوان بظهور آمده بمعرض بیان می آید بعده بر ماحضر از طعام یا
شیرینی فاتحه خوانده تقسیم آن بحاضرین مجلس می شود و علاوه بران زیارت موی مبارک آنحضرت صلی الله علیه وسلم
نیز معمول قدیم است انتهی **وحضرت مولانا** جناب مولوی اسمعیل صاحب رحمة الله علیه در جواب استفتاء چهارده
که مولانا مولوی رشید الدین خان صاحب مرحوم نموده بودند افاده فرموده در جواب استفتای سیزدهم که عبارتش بعینها اینست
سیزدهم آنکه اعراب قرآن بدعت است یا نه و اگر هست حسنه است یا سیئه و این جمع قرآن بحکم قرآن بود و یا بکدام حدیث
رسول الله صلی الله علیه وسلم یا بحکم هر دو نبود پس بدعت است یا نه و همچنین هر حکمی که از نص قرآن شریف یا ظاهر احادیث
ثابت نبود بدعت است یا نه **جواب از سیزدهم آنکه** اعراب قرآن بدعت حسنه است که صحت قرأت عجمیان بل
عربیان حال بران موقوف است لیکن جمع قرآن ظاهر نه بحکم کدام آیه قرآنی است و نه بحکم کدام حدیث نبوی پس بدعت
باشد لیکن بدعت حسنه چراکه مقصود ازان ضبط و حفظ قرآن است از ضیاع و غلط و در حسن بودن بعضی بدعات شبهه
نیست و اثبات آن از اکثر احادیث میتوان نمود مثل من سن سنة حسنة فله اجرها و اجر من عمل بها و تقیید بدعت مردود و
بدعت ضلالت چنانکه در حدیث است من ابتدع بدعة ضلالة لا یرضاه الله و رسوله الحدیث و حدیث من احدث فی
امرنا هذا ما لیس فیه فهو رد چه ازان مردود بودن بدعتی ثابت میشود که تعلقی بدین نداشته باشد پس بدعتی که اصل
آن از شرع ثابت باشد مثل اخذ تسبیح و تراویح حسنه باشد پس حکمی که از نص صریح قرآن و حدیث ثابت نباشد بر دو قسم است
یکی بدلیل شرعی دیگر مثل اجماع و قیاس ثابت شود یا اصلی شرعی داشته باشد آن خود هرگز بدعت سیئه نیست بلکه
چون بدلیل شرعی و بحکم آیه کریمه الیوم اکملت لکم دینکم قواعد استنباط و غیر آن مندرج اند است در سنت یا بدعت حسنه

کرو معنی سنت است و داخل باشد بلکه بعمل آوردن بعضی بدعات مستحب و فرض کفایه چنانکه در کتب بسیار مصرح است منجمله آن شرح اربعین شرح
اربعین امام نووی است از شیخ ابن حجر هیتمی که در وی در شرح حدیث خامس گفته قال الشافعی رضی الله تعالی عنه ما احدث و خالف کتابا
او سنة او اجماعا او اثرا فهو البدعة الضلالة وما احدث من الخیر ولم یخالف شیئا من ذلک فهو البدعة المحمودة والحاصل ان البدع الحسنة
متفق علی ندبها وهی ما وافق شیئا مما مر ولم یلزم من فعله محذور شرعی ومنها ما هو فرض کفایة کتصنیف العلوم ونحوها ومما
الامام ابو شامة شیخ المصنف رحمة الله علیه من احسن ما ابتدع فی زماننا ما یفعل کل عام فی الیوم الموافق لیوم مولده صلی الله علیه وسلم
من الصدقات والمعروف واظهار الزینة والسرور فان فی ذلک مع ما فیه من الاحسان الی الفقراء شعورا بمحبته صلی الله علیه وسلم وتعظیمه
وجلالته فی قلب فاعل ذلک وشکرا لله تعالی علی ما من به من ایجاد رسوله الذی ارسله رحمة للعالمین صلی الله علیه وسلم انتهی بحروفه
و **حضرت مولانا** شیخ شیوخنا جناب مولانا مولوی محمد اسحاق رحمة الله علیه در جواب سوال یازدهم که در مائة مسائل
مذکور است افاده فرموده که قیاس عرس بر مولود شریف غیر صحیح است یعنی عرس که در آن روز معین نموده هر سال جمع شوند
و لباس فاخره پوشند و در مقام قبر یا در دیگر جای دف و نگاره زنند و چیزهای اختراعات خود و بدعات مثل رقص و ضرب آلات لهو
و غیره بعمل آرند چنانچه همین عبارت بعینها با تمثیل این عبارت در آن موجود است پس بعد این عبارت که قیاس عرس بر مولود
شریف غیر صحیح است این عبارت ترقیم میفرمایند زیرا که در مولود شریف ذکر ولادت خیر البشر است و آن موجب فرحت و
سرور است و در شرع اجتماع برای فرحت و سرور که خالی از بدعات و منکرات باشد آمده و برای اجتماع غرض شرور ثابت
نشده فی الواقع وحشت مثل فرحت ولادت آنحضرت صلی الله علیه وسلم در دیگر امر نیست پس دیگر امر برین قیاس صحیح
نخواهد شد انتهی بحروفه **وافاد مولانا العلامة** شیخ شیوخنا مولانا جمال الدین المعروف بمیرزا حسن علی المحدث
علیه الرحمة که محفل مولود شریف برای جناب رسالت مآب صلی الله علیه وسلم البته مستحسن است بلکه مستحب و موجب ثواب و دلائل جواز محفل
مولود شریف در رسائل اثبات مولد از اکابر محدثین و علما از سلف و خلف انتظام دارند و شیخ جلال الدین سیوطی
در شرح نسائی و شیخ ابن حجر در شرح اربعین امام نووی حکم باستحسان آن فرموده اند و امام نووی هم همین مطلب بیان فرموده
و قصه مقرر ساختن آنحضرت صلی الله علیه وسلم حسان را برای ذم هجو و ذم مشرکین از آنحضرت صلی الله علیه وسلم در صحیحین
مسطور است و همین جهت فرموده اند اللهم اید الحسان بروح القدس کذا فی الصحیحین و در حدیث آمده است که فرمود آنحضرت
صلی الله علیه وسلم حضرت بلال را که ترک مکن روزه دوشنبه را زیرا که زائیده شده ام روز دوشنبه و این حدیث اصل است در جواز
تعیین روز مولود و نیز در حدیث وارد است عن ابن مسعود رضی الله تعالی عنه ما راه المسلمون حسنا فهو عند الله حسن اخرجه
فی الموطا و اختیار عمل مولد شریف از مدت پانصد سال زیاده از زمانه علمای محدثین و فقهای عظام و مفتیان کرام و مشائخ
اهل سنت و جماعت و متبعان سنت و مسلمین ترویج یافته و سلاطین عادل بر ترویج ایشان کمر بسته ترویج آن منظور داشته
و صرف اموال بسیار بان نموده اند تا حال این عمل در دیار عرب از حرمین شریفین و یمن و عراق و هند ادا کرده

ومشائخ کبری عاریاب ورع وتقوی بملاحظه دلائل مسطوره در کتب ورسائل جائز یست انتہی باختصار

وافاد مولانا المفتی محمد سعد الله رحمة الله علیه فی جواب سوال قولهم جمیع سعد میلاد خیر العباد صلی الله علیه
علی آله الامجاد که ذکر میلاد تبیینش از کدام زمان بوده است وایجادش از کیست وحکمش چیست بینوا باسناد الکتاب توجروا
یوم الحساب اقول فی الجواب متعینا بملهم الحق والصواب قال الحافظ ابو الخیر السخاوی فی فتاواه عمل المولود
الشریف لم ینقل عن احد من السلف الصالح فی القرون الثلثة الفاضلة وانما حدث بعدهم انتهی واول
کسیکه ابتدایش ساخت شیخ عمر بن محمد موصلی است واول کسیکه از ملوک باشتهارش پرداخت ملک مظفر الدین ابو سعید
کوکبری بن زین الدین بادشاه اربل است که در اوائل مائة سابعة محفلهای عالیه برائش ترتیب کرده
صلای عام داده از فیض عامش عالمی را مالا مال النعام والاکرام گردانیده کما فی کتاب سبل الهدی والرشاد
فی سیرة خیر العباد لمحمد بن یوسف الشامی ودگویند که ملک مذکور هر سال در تقریب میلاد سه لک دینار صرف
مینمود وعلمای اعلام وصوفیه کرام را که در محفل او حاضر می شدند مورد صلات وانعامات میفرمود کما فی
المرآة الزمان لسبط ابن الجوزی وشیخ ابو الخطاب عمر بن حسن کلبی معروف بابن دحیه اندلسی از مشاهیر علمای
آن زمان که رساله التنویر فی مولد البشیر النذیر تالیف کرده بجلدوی تش گذرانیده هزار دینار صلات ازش
یافته قاضی ابن خلکان می آرد والحافظ ابو الخطاب عمر کان من اعیان العلماء ومشاهیر الفضلاء تقدم من المغرب
فدخل الشام والعراق واجتاز باربل سنة اربع وستمائة فوجد ملکها مظفر الدین بن زین الدین یعتنی بمولد
النبی عمل له کتاب التنویر فی مولد البشیر النذیر الخ اما در انعقاد محفل آن علمای اعلام اختلاف کرده اند ورسائل
در جرح وقدحش تالیف نموده وتحقیق آنست که اگر درین تقریب با حسن نیت وسرور ولادت وبیان
حالات ومعجزات سرور کائنات علیه وعلی آله الصلوات والتسلیمات وخیرات ومبرات واطعام طعام
وتقسیم شیرینی والنعام والاکرام اکتفا نمایند والامری که از ممنوعات شرعیه در ان منضم نسازند بجاحسن
وامر مستحب است ولهذا علامه سیوطی در مصباح الزجاجه علی سنن ابن ماجه میفرمایند وهما ابتدع فی الکلام
ومن غیر مسلم عمل المولد الشریف النبوی والصواب انه من البدع الحسنة المندوبة اذا خلا عن المنکرات
شرعا وعلامه موصوف در فتاوای خود میگویند عندی ان اصل المولد الذی هو اجتماع الناس وقراءة

ما تيسر من القرآن ورواية الاخبار الواردة في مبدأ امر النبي صلى الله عليه وسلم وما وقع في
مولده من الآيات ثم يمد لهم سماط يأكلونه وينصرفون من غير زيادة على ذلك من البدع
التي يثاب عليها صاحبها لما فيه من تعظيم قدر النبي صلى الله عليه وسلم واظهار الفرح والاستبشار
بمولده الشريف وامام حافظ المحدث ابو محمد عبد الرحمن بن اسماعيل المعروف بابي شامة در كتاب
باعث على انكار البدع والحوادث بعد ذكر بدعت حسنه مى آرد ومن احسن ما ابتدع في زماننا
ما كان من هذا القبيل ما كان يفعل بمدينة اربل كل عام في اليوم الموافق ليوم مولد النبي صلى الله
عليه وسلم من الصدقات والمعروف واظهار الزينة والسرور فان ذلك مع ما فيه من الاحسان
الى الفقراء مشعر بمحبته صلى الله عليه وسلم وتعظيمه وجلالته في قلب فاعله وشكر الله تعالى
على ما من به من ايجاد رسوله الذي ارسله رحمة للعالمين صلى الله عليه وسلم وعلامه صدر الدين
موهوب بن عمر جزري شافعي در جواب سوال نوشته هذه بدعة لا بأس بها ولا تكره البدع الا اذا راغمت السنة
واما اذا لم تراغمها فلا تكره ويثاب الانسان بحسب قصده في اظهار السرور والفرح بمولد النبي
صلى الله عليه وسلم وشيخ الاسلام حافظ المحدث ابو الفضل احمد بن علي بن حجر مى گويند
عمل المولد بدعة لم تنقل عن احد من السلف الصالح من القرون الثلاثة ولكنها مع ذلك قد اشتملت
على محاسن وضدها فمن تحرى في عملها المحاسن وتجنب ضدها كان بدعة حسنة ومن لا فلا
كذا في سبل الهدى كسانيكه بانكار وتقبيح آن رفته اند از آن جمله است علامه تاج الدين
فاكهاني مالكي كه آنرا از بدعات مذمومه قرار داده ودر رساله خود مسمى بالمورد في الكلام
على المولد نوشته لا اعلم لهذا المولد اصلا في كتاب ولا سنة ولا ينقل عمله عن احد من علماء
الامة الذين هم القدوة في الدين المتمسكون بآثار المتقدمين بل هو بدعة احدثها
البطالون وشهوة نفس اعتنى بها الاكالون بدليل انا اذا ادرنا عليها الاحكام الخمسة
قلنا اما ان يكون واجبا او مندوبا او مباحا او مكروها او محرما وليس بواجب اجماعا ولا مندوبا
لان حقيقة المندوب ما طلبه الشرع من غير ذم على تركه وهذا لم يأذن فيه الشرع ولا فعله

ہیں ایک توبہ کہ ... [illegible]

محمد ... من کلام ... [illegible]

ولا فعله الصحابة ولا التابعون المتدينون فيما علمت هذا جوابي عنه بين يدي الله عز وجل ان عنه سئلت ولا جائز ان يكون مباحا لان الابتداع في الدين ليس مباحا باجماع المسلمين ولا ان يكون مكروها او حراما وحينئذ يكون الكلام فيه في فصلين والتفرقة بين حالين احدهما ان يعمله رجل من عين ماله لاهله واصحابه وعياله لا يجاوزون في ذلك الاجتماع على الطعام ولا يقترفون شيئا من الآثام هذا الذي وصفناه بانه بدعة مكروهة وشناعة اذ لم يفعله احد من متقدمي اهل الطاعة الذين هم فقهاء الاسلام وعلماء الانام سرج الازمنة وزين الامكنة والثاني ان يدخله الجناية وتقوى به العناية حتى يعطي احدهم الشيء ونفسه تتبعه وقلبه يؤلمه ويوجعه لما يجد من الم الحيف وقد قال العلماء اخذ المال بالحياء كاخذه بالسيف لا سيما ان انضاف الى ذلك شيء من الغناء مع البطون من الطبول والملاهي بآلات الباطل من الدفوف والشبابات واجتماع الرجال مع الشبان المرد والنساء الفاتنات مع ان الشهر الذي ولد فيه صلى الله عليه وسلم وهو ربيع الاول هو بعينه الشهر الذي توفي فيه فليس الفرح فيه باولى من الحزن فيه هذا ما علينا ان نقول ومن الله نرجو حسن القبول انتهى مختصر گو علماء المحققين وحفاظ متقنين بجواب فاکہانی حرف بحرف پرداختہ اند از انجملہ علامہ سیوطی آوردہ انچہ فاکہانی می گوید لا اعلم لهذا اصلا في كتاب ولا سنة از عدم علم اوش نفی وجود نفس الامری لازم نمی آید کیف کہ شیخ الحافظ ابو الفضل ابن حجر تخریج اصل ان از سنت گفته وقد ظهر لی تخریجها على اصل ثابت وهو ما ثبت في الصحيحين ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قدم المدينة فوجد اليهود يصومون يوم عاشوراء فسالهم فقالوا هو يوم اغرق الله فيه فرعون

تجاه سبق فی نحن نصوم شکرا لله تعالی فقال انا احق بموسی منکم فصامه وامر بصیامه و از ین حدیث جواز تعیین روز بروز
اظهار خوشنودی و بشاشت هر سال در آن روز به ثبوت رسید و علامه سیوطی باستخراج اصلی دیگر در سنت پرداخته
فرماید و قد ظهر لی تخریجه علی اصل آخر و هو ما رواه البیهقی عن انس ان النبی صلی الله علیه وسلم عق عن نفسه بعد النبوة
مع انه قد ورد ان جده عبد المطلب عق عنه فی سابع ولادته والعقیقة لا تعاد مرة ثانیة فیحمل ذلک علی ان هذا الفعل صلی الله علیه وسلم
اظهار للشکر علی ایجاد الله تعالی ایاه رحمة للعالمین فیستحب لنا ایضا اظهار الشکر بمولده بالاجتماع واطعام الطعام
ونحو ذلک انتهی و راقم الحروف بر دو اصل دیگر ظفر یافته اول آنکه در صحیح مسلم از قتاده مرویست سئل عن صوم
صلی الله علیه وسلم عن صوم یوم الاثنین فقال فیه ولدت و فیه انزل علی و چون معلوم شد که آنحضرت صلی الله
علیه وسلم برای شکر ولادت خود روزه داشته اند تا اشاعت اگر آن روز محفل سرور خالی از مفاسد شرعی ترتیب
استحباب نخواهد شد دوم آنکه در صحیح بخاری از عمر رضی الله عنه مرویست ان رجلا من الیهود قال له یا امیر المؤمنین
آیة فی کتابکم تقرؤونها لو علینا معشر الیهود نزلت لاتخذنا ذلک الیوم عیدا قال ای آیة قال الیوم اکملت لکم
دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا فقال عمر قد عرفنا ذلک الیوم والمکان الذی نزلت فیه
علی النبی صلی الله علیه وسلم وهو قائم بعرفة یوم الجمعة و در خیر الجاری شرح صحیح بخاری در معنی آن نوشته
یعنی قد اتخذنا ذلک الیوم عیدا و هکذا قال النووی و ازین قول ظاهر روز سرور را برای عموم
قرار دادن مستفاد میشود پس اگر روز میلاد خیر العباد را هم منجمله اعیاد مقرر سازند در آن روز سرور
نمایند روا باشد بلکه اولی بود اما بشرطیکه ضمیمه منکرات شرعیه در آن نباشد و آنچه فاکهانی آورده
جائز نیست چون مباحا لان الابتداع لیس مباحا باجماع المسلمین علامه سیوطی در جوابش میفرماید قوله
کلام غیر مستقیم لان البدعة لم تنحصر فی الحرام والمکروه بل قد یکون ایضا مباحة ومندوبة وواجبة
قال النووی فی تهذیب الاسماء واللغات البدعة فی الشرع هی ما لم یکن فی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم
وهی منقسمة الی حسنة وقبیحة وقال الشیخ عز الدین بن عبد السلام فی القواعد البدعة منقسمة الی واجبة ومحرمة ومندوبة و

الى قسمين الى البدع المندوبة امثلة منها احداث الربط والمدارس وكل احسان لم يعهد في العصر الاول ومنها
التراويح والكلام في دقائق التصوف وفي الجدل ومنها جمع المحافل للاستدلال في المسائل ان قصد بذلك وجه الله
تعالى وروى البيهقي باسناده في مناقب الشافعي عن الشافعي قال المحدثات من الامور ضربان احدهما ما احدث مما يخالف
كتابا او سنة او اثرا او اجماعا فهذه البدعة الضلالة والثانية ما احدث من الخير لا خلاف فيه لواحد من هذا وهذه محدثة
غير مذمومة وقد قال عمر رضي الله عنه في قيام رمضان نعمت البدعة هذه يعني انها محدثة لم تكن وغير ذلك
فيه قول الشيخ تاج الدين لان هذا القسم مما احدث وليس فيه مخالفة الكتاب ولا سنة ولا اثر ولا اجماع
فهي غير مذمومة كما في عبارة الشافعي وهو من الاحسان الذي لم يعهد في العصر الاول فان اطعام الطعام الخالي
عن اقتراف الاثام احسان فهو من البدع المندوبة انتهى وتبين بتقرير شيخ شد قول كسانيكه استدلال
كرده اند بر استقباحش بقول عليه السلام كل بدعة ضلالة چه مراد ازان بدعتيست كه مخالف كتاب
سنت يا اثر و اجماع باشد و حسنش در اصول نكوره قرون ثلثه شاية فتنه نشود بخلاف ميلاد كه حسنش مسلم
گرديده و انچه فاكهاني آورده الثاني ان يدخله الجناية الخ علامه سيوطي در جوابش مي آرد وهو
كلام صحيح في نفسه غير ان التحريم فيه انما جاء من قبل هذه الاشياء المحرمة التي ضمت اليه من حيث الاجتماع
لاظهار شعائر المولد بل لو وقع مثل هذه الامور في الاجتماع لصلاة الجمعة مثلا كانت قبيحة شنيعة
ولا يلزم من ذلك ذم اصل الاجتماع لصلاة الجمعة وقد رأينا بعض هذه الامور تقع في ليالي رمضان
عند اجتماع الناس للتراويح الخ و انچه فاكهاني گفته است مع ان الشهر الذي الخ علامه سيوطي گويد
جوابه ان ولادته صلى الله عليه وسلم اعظم النعم علينا ووفاته اعظم المصائب لنا والشريعة حثت
على اظهار شكر النعم والصبر والسكون والكتم عند المصائب وقد امر الشرع بالعقيقة عند الولادة وهي اظهار
شكر وفرح بالمولود ولم يأمر عند الموت بذبح ولا غيره بل نهى عن النياحة واظهار الجزع وقال ابن حجر في كتاب ... نقلا عن
الشيعة حيث اتخذوا يوم عاشوراء ماتما لاجل قتل الحسين رضي الله عنه لم يأمر الله ولا رسوله باتخاذ ايام مصائب الانبياء ماتما

ودر تتمه ما تحکیه ما دونهم انتهی بالجمله در استحباب سرور بولادت سرور عالم صلی الله علیه وسلم خالصا ومخلصا شکی
وارتیابی نیست ودر سیرت شامیه از شیخ ابو الطیب السبتی ابن ابی محمد عثمان منقول است که گفت شنیدم شیخ ابو موسی زرهونی از که
پیغمبر صلی الله علیه وسلم در خواب دیدم واز حال لقد بر سیدم فرمود من فرح بنا فرحنا به والله اعلم نمقه محمد سعد الله انتهی بحروفه
وهمچنین سوال بعد از بحضرت مفتی احناف بمکة المکرمة زادها الله تعظیما وتشریفا جناب حضرت مولانا شیخ جمال علیه رحمة الله
ذی الجلال نموده شده بود حضرت ایشان در جوابش ترقیم فرموده که عمل مولد شریف از بدعت حسنه است چنانچه
سوال وجواب بعینها در ینجا نوشته میشود سئل ما قول سیدنا العالم العلامة الشیخ جمال الفقتی المفتی بمکة المکرمة
فی عمل المولد فی ربیع الاول کل سنة استبشارا بمولده صلی الله علیه وسلم هل هو حسن کما قاله کثیرون ومنهم الجلال السیوطی
وغیرهم ام هو بدعة منکرة بینوا لنا الجواب فاجاب العلامة الشیخ جمال رحمة الله علیه بقوله عمل المولد الشریف
من البدع الحسنة وقال العلامة ابو شامة شیخ الشیخ النووی من احسن ما ابتدع فی زماننا ما یفعل کل عام
فی الیوم الموافق لیوم مولده صلی الله علیه وسلم من الصدقات المعروف واظهار الزینة والسرور فان فی ذلک مع ما
فیه من الاحسان للفقراء اشعر بمحبته صلی الله علیه وسلم فی قلب فاعله وشکر الله تعالی علی من به من ایجاد
رسوله الذی ارسله رحمة للعالمین الخ وقال السخاوی لا یزال اهل الاسلام من سائر الاقطار والمدن الکبار
یعملون المولد ویتصدقون فی لیالیه بانواع الصدقات ویعتنون بقراءة المولد الکریم ویظهر علیهم من برکاته
کل فضل عمیم قال ابن الجزری من خواصه انه امان فی ذلک العام وبشری عاجلة بنیل البغیة والمرام واول
من احدثه من الملوک صاحب اربل وصنف له ابن دحیه کتابا فی المولد سماه التنویر بمولد البشیر النذیر فاجازه بالف
دینار وقد استخرج الحافظ ابن حجر اصلا من السنة وکذا الحافظ السیوطی ورد علی الفاکهی فی قوله ان عمل المولد
بدعة مذمومة انتهی وهمچنین سوال در ینجا از مفتی احناف بمکة المکرمة زادها الله تعظیما وتشریفا
جناب مولانا عبد الرحمن سراج نموده شده بود حضرت ایشان این عمل را از بدعات حسنه ترقیم فرموده
چنانچه سوال وجواب بعینها نوشته میشود ما قولکم یا علماء الملة السمحة البیضاء ومفاتی الشریعة الغراء

في قراءة المولد النبوي على صاحبها الصلوة والسلام اهي بدعة سيئة ام امر مستحب او غير ذلك. الحمد لله وحده حامداً لمن
أسأله التوفيق والعون عمل المولد جائز وهو من البدع الحسنة استحسنه جمهور السلف والخلف من العلماء الكبار الأعلام
قال العلامة الشهاب الخفاجي محشي البيضاوي في رسالته في عمل المولد قال العلامة ابن الحاج في المدخل المولد مما
احدثه الناس مع ما احتوى على بدع ومحرمات كالرقص بالدف والآلات المطربة لا يليق بابناء الزمان يكيف بهذا
الزمان الذي من الله علينا فيه بسيد الأولين والآخرين الى ان قال فحذار ما كتب بعضهم فيه لا ينبغي من اللهو فان
خلا عن ذلك كله واقتصر فيه على الطعام المستحسن فهو بدعة حسنة اهـ ثم نقل الشهاب انه سئل الحافظ ابن حجر عنه فاجاب
بما صورته اصل عمل المولد بدعة لم ينقل عن احد من السلف في القرون الثلاثة ومع ذلك فقد اشتمل على محاسن
وضدها فاذا تحرى على المحاسن واجتنب ضدها كان بدعة حسنة والله سبحانه اعلم امر برقمه خادم الشريعة والمنهاج
عبد الرحمن بن عبد الله سراج الحنفي مفتي مكة المكرمة كان الله لهما حامداً مصلياً مسلماً

(مهر: عبد الرحمن سراج)

ولتبار حضرت مفتي صاحب موصوف جناب حضرت مولانا مولوي رحمة الله صاحب مفتي المالكية و
الشافعية والحنابلة نيز برين فتوى باين طور رقم فرموده اند نقلش بعينه نوشته مي شود

(مهر: حسب الله محمد)

الحمد لله وحده وصلى الله على من لا نبي بعده رب زدني علماً اما بعد فقد اطلعت على ما اجاب به مولانا
وما حرره مفتي الاحناف بمكة المشرفة في الحال هو عين الصواب والموافق للحق بلا شك ولا ارتياب والله سبحانه وتعالى
اعلم. خادم الشريعة ببلد الله المحمية ابو بكر حجي البيسوني مفتي المالكية كان الله في عونه حامداً مصلياً مسلماً

(مهر: ابو بكر بيسوني)

الحمد لله وحده وصلى الله وسلم على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه السالكين نهجهم بعده اللهم هداية للصواب في كتاب قصة
المولد للشهاب ابن حجر ما ملخصه ان عمل المولد بدعة لكنها حسنة لما اشتملت عليه من الاحسان الكثير للفقراء ومن
قراءة القرآن واكثار الذكر والصلوة على النبي صلى الله عليه وسلم واظهار السرور والفرح به صلى الله عليه وسلم والمحبة له واغاظة
اهل الزيغ والفساد من الزنادقة والملحدين من الكفرة والمشركين واستدل شيخ الاسلام الحافظ ابن حجر لكونها بدعة حسنة بخبر الصحيحين انه
صلى الله عليه وسلم قدم المدينة فوجد اليهود يصومون يوم عاشوراء فسألهم فقالوا هذا اليوم الذي اغرق الله فيه فرعون ونجى موسى نحن نصومه شكراً لله تعالى

فقال صلی اللہ علیہ وسلم فنحن احق بموسی منکم فصامہ وامر بصیامہ وقال ان عشت الی
قابل الحدیث قال اعنی شیخ الاسلام فیستفاد منہ فعل الشکر للہ تعالی بانواع العبادات
علی ما من بہ فی یوم معین من اسداء نعمۃ او دفع نقمۃ ویعاد ذلک فی نظیر ذلک الیوم من کل سنۃ
وای نعمۃ اعظم من نعمۃ بروز ہذا النبی نبی الرحمۃ فی ذلک الیوم انتہی ومنہ یعلم الجواب واللہ سبحانہ وتعالی
اعلم کتبہ وکیل مفتی الشافعیۃ بمکۃ المحمیۃ محمد سعید بن محمد بابصیل عفی عنہ آمین

(محمد بابصیل)

الحمد للہ وحدہ رب زدنی علما استمد من اللہ التوفیق والرشاد لاقوم طریق ۔
عمل المولد جائز باتفاق العلماء اذا خلا عن محرم خصوصا انہ یجری من الخیرات وتحتہا نفعہا
للفقراء والمساکین ویشتمل علی الاجتماع المسنون فی قولہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اجتمع قوم یذکرون
اللہ الا نزلت علیہم السکینۃ وحفتہم الملائکۃ وذکرہم اللہ فیمن عندہ واللہ سبحانہ وتعالی اعلم امر
برقمہ الحقیر خلف بن ابراہیم خادم افتاء الحنابلۃ بمکۃ المشرفۃ حالا حامدا مصلیا مسلما

(راجی عفو الرحیم خلف بن ابراہیم)

کاتب الحروف غفر اللہ لہ میگوید کہ جناب حضرت مولانا و
شیخنا ومرشدنا حضرت عمدۃ المفسرین وزبدۃ المحدثین جناب مولانا شاہ عبد الغنی
صاحب نقشبندی مجددی قدس سرہ را دیدہ است کہ در محفل النبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ در
مدینہ منورہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام بتاریخ دوازدہم ماہ ربیع الاول روز یکشنبہ
سنہ ۱۲۷۱ ہجری در مسجد نبوی شدہ بود تشریف آوردہ شریک این محفل شریف شدند
وذکر مولود شریف کہ در صحن مسجد شریف بر منبر گرامی از ائمہ یکی بعد از دیگرے متوجہ بطرف
روضہ شریفہ شدہ میخواندند استماع میفرمودند وبوقت قیام ذکر ولادت شریف قیام میفرمودند
وحال وکیفیات برکات این محفل شریف کہ ظہور شدہ بود خارج از حیطہ تقریر و
تحریر است صلی اللہ علی حبیبہ وعلی آلہ وصحبہ واتباعہ ولوائہ وسلم تسلیما کثیرا کثیرا و حضرت
مولانا صاحب موصوف را سند واجازت احادیث شریفہ وغیرہا از حضرت والد ماجد خود و از
جناب مولانا اسحق صاحب وغیرہم علمائے حال حضرت اساتذہ کرام انجمنین است کہ بمرض ... آن ...

ترجمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم تم سے زیادہ حقدار ہیں موسی کے پس آپ نے روزہ رکھا اور حکم کیا ... شیخ الاسلام نے کہ ... اللہ تعالی کے فضل کا شکر کرنا چاہیے خواہ فضل کیا ہو یوم معین میں ... معین کے ساتھ ... ہر سال ... اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے بڑھ کر کونسی خوشی کی چیز ہوگی ۔

ترجمہ فتوی خلف بن ابراہیم مفتی حنابلہ عمل مولود شریف جائز ہے باتفاق علماء جبکہ خالی محرمات سے خصوصا جب خیرات وغیرہ کیا جاوے اور فقرا اور مساکین کے واسطے ... اور شامل ہو اجتماع مسنون کو جیسا کہ فرمایا آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے جو قوم جمع ہو کر ذکر اللہ کرتی ہے اور رحمت نازل ہوتی ہے اور فرشتے ... اور اس قوم کا ... اللہ تعالی ... ان لوگوں میں ...

بیان حال حضرت مولانا شاہ عبد الغنی صاحب نقشبندی مجددی قدس سرہ

ترجمہ

علامہ علی قاری نے مورد الروی

میں کہا کہ ابن جوزی نے کہا ہے کہ جب اہل صلیب یعنی نصاری

اپنے نبی کی پیدائش کی رات کو عید اکبر بنائیں

تو اہل اسلام کو ان سے زیادہ

نبی کی تعظیم کرنی چاہیئے یعنی ان کا حق ہے

وحال علم و عمل حضرات ایشان بر ہمہ روشن است اتباع حضرات اساتذہ کرام خوب است

کہ ہمہ بفضلہ سبحانہ وتعالیٰ ہر در ہر علوم بودند و از ہمہ امور بخوبی واقف بودند چنانچہ

روزے حضرت مولانا و استاذنا و شیخنا حضرت شاہ عبد الغنی قدس سرہ در مسجد نبوی

بعد از فراغ حلقہ شریفہ کلام مبارک خود را بر این حقیر عنایت فرمودند جزاہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ

خیر الجزاء فی الدنیا والآخرۃ و تذکرہ چند امور فرمودند علی الخصوص در باب این امر کہ

بتصریح تمام فرمودہ بودند و برای المبالغ این امر تاکید تمام فرمودہ بودند چنانچہ این امر

حسب مودہ حضرت ایشان نیاز بر خیر خواہی برادران مسلمین بحیطہ تقریر و تحریر آورد

و باللہ التوفیق واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ اتم **تیسری فصل** میں بیان

اصول تعیین اور اسمیں بیان ہے اعتراضات کا جو کہ لوگوں نے ادسپر کیا ہے اور دیا ہے

اوسکی جوابات صحیحہ کا **قال** العلامۃ علی القاری علیہ رحمۃ اللہ الباری فی رسالۃ المورد

الروی فی مولد النبوی قال یعنی ابن الجوزی واذا کان اہل الصلیب اتخذ وا لیلۃ مولد

نبیہم عید الاکبر فاہل الاسلام اولی بالتکریم واجدر **قلت** لما یرد علیہ انا

امرنا بمخالفۃ اہل الکتاب ولم یظہر من ہذا الشیخ لہذا السؤال جواب وقال

السخاوی علی سبیل الاضراب تخرج شیخ مشایخ الاسلام خاتمۃ ائمۃ الاعلام

ابو الفضل ابن حجر الاستاذ المعتبر تغمدہ اللہ برحمتہ واسکنہ فسیح جنتہ فعلہ علی اصل ثابت

یمیل الی الاستناد الیہ کل حبر ہمام وہو ما ثبت فی الصحیحین من ان النبی صلی اللہ علیہ

وسلم قدم المدینۃ فوجد الیہود یصومون یوم عاشوراء فسألہم فقالوا ہو یوم اغرق اللہ

فیہ فرعون ونجی موسیٰ علیہ السلام فنحن نصومہ شکراً للہ عزوجل فقال صلی اللہ علیہ

وسلم فانا احق بموسیٰ علیہ السلام منکم فصامہ وامر بصیامہ وقال عشت الی قابل لاصومن

قلت فنحن اولاً لفعلہم ثم خالفہم آخراً تحقیقاً لصورۃ المخالفۃ قال الشیخ

فیستفاد منہ فعل الشکر للہ تعالیٰ علی ما من بہ فی یوم معین من اسداء نعمۃ او دفع نقمۃ

ولیعاوده لکن فی نظیر ذلک الیوم من کل سنة والشکر لله تعالی یحصل بانواع العبادة کالصلاة و الصیام والتلاوة وای نعمة اعظم من نعمة بروز هذا النبی نبی الرحمة صلی الله علیه وسلم

قلت ومن قوله تعالی لقد جاءکم رسول اشعار بذلک وایماء الی التعظیم ووقت مجیئه لیلا هنالک ثم قال وعلی هذا فینبغی ان یقتصر فیه علی الفهم الشکر لله تعالی من نحو ما ذکروا اما ما یتبعه من السماع واللهو وغیرهما فینبغی ان یقال ما کان من ذلک مباحا بحیث یعین السرور بذلک الیوم فلا باس بالحاقه وما کان حراما او مکروها او خلاف الاولی فیمنع وکذا ما کان فیه خلاف بل یحسن فی ایام الشهر کلها ولیالیه یعنی کما جاء عن ابن جماعة تمنیه فقد اتصل بنا ان الزاهد القدوة المعمر ابا اسحاق ابراهیم بن عبد الرحمن بن ابراهیم بن جماعة لما کان فی المدینة النبویة علی ساکنها افضل الصلوة واکمل التحیة کان یعمل طعاما فی المولد النبوی ویطعم الناس ویقول لو تمکنت عملت بطول الشهر کل یوم مولدا انتهی بحروفه **قوله** ان النبی صلی الله علیه وسلم قدم المدینة الحدیث فی صحیح البخاری فی باب صیام العاشوراء عن ابن عباس قال قدم النبی صلی الله علیه وسلم المدینة فرای الیهود تصوم یوم عاشوراء فقال ما هذا قالوا هذا یوم صالح هذا یوم نجی الله بنی اسرائیل من عدوهم فصامه موسی قال فانا احق بموسی منکم فصامه وامر بصیامه **فی فتح الباری** فصامه موسی زاد مسلم فی روایته شکرا لله تعالی فنحن نصومه **وفی صحیح البخاری** فی باب اتیان الیهود النبی صلی الله علیه وسلم حین قدم المدینة

ترجمہ

ابن عباس سے روایت ہے کہا کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو دیکھا یہود کو عاشورہ کا روزہ رکھتے ہوئے تو پوچھا یہود سے ان کی روزہ رکھنے کا سبب پوچھا گیا تو کہا کہ یہ وہ دن ہے جس میں خداوند کریم نے حضرت موسیٰ اور بنی اسرائیل کو فرعون پر فتحمندی عنایت کی تو ہم اس دن کی تعظیم کے واسطے روزہ رکھتے ہیں آپ نے فرمایا کہ ہم تم سے زیادہ حقدار ہیں موسیٰ علیہ السلام کے پھر آپ نے عاشورہ کے روزہ کا حکم دیا اور **سنن ابی داؤد** میں ہے کہ ہم بھی اسی دن کی تعظیم کے واسطے روزہ رکھتے ہیں اور **صحیح بخاری** میں باب قول اللہ عز وجل ہل اتاک حدیث موسیٰ و کلم اللہ موسیٰ تکلیماً میں ابن عباس سے روایت ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو دیکھا یہود کو عاشورہ کا روزہ رکھتے ہوئے آپ نے ان سے پوچھا تو جواب دیا کہ یہ بہت بڑا دن ہے

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال لما قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ وجد الیہود یصومون عاشوراء فسئلوا عن ذلک فقالوا ہو الیوم الذی اظہر اللہ فیہ موسیٰ وبنی اسرائیل علی فرعون ونحن نصومہ تعظیما لہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحن اولی بموسیٰ منکم ثم امر بصومہ اھ

وفی سنن ابی داؤد ونحن نصومہ تعظیما لہ اھ **وفی صحیح البخاری** فی باب قول اللہ عز وجل ہل اتاک حدیث موسیٰ وکلم اللہ موسیٰ تکلیما عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما قدم المدینۃ وجدہم یصومون یوما یعنی یوم عاشوراء فقالوا ہذا یوم عظیم وہو یوم نجی اللہ فیہ موسیٰ واغرق آل فرعون فصام موسیٰ شکرا للہ تعالیٰ فقال انا اولیٰ بموسیٰ منہم فصامہ وامر بصیامہ اھ **وفی سنن ابن ماجۃ** فصامہ موسیٰ شکرا اھ **وفی شرح معانی الآثار** للامام الطحاوی عن سعید بن جبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ انہ قال لما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ وجد الیہود یصومون یوم عاشوراء فسألہم فقالوا ہذا الیوم الذی اظہر اللہ عز وجل فیہ موسیٰ علی فرعون فقال انتم اولیٰ بموسیٰ منہم فصوموہ ففی ہذا الحدیث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما صامہ شکرا للہ عز وجل فی اظہارہ موسیٰ علی فرعون فذلک علی الاختیار لا علی الفرض انتہی بحروفہ **وایضا فیہ** وقد اخبر ابن عباس رضی اللہ عنہ فی حدیثہ بالعلۃ التی من اجلہا کانت الیہود تصومہ انہا علی الشکر منہم للہ تعالیٰ فی اظہارہ موسیٰ علی فرعون وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایضا صامہ کذلک والصوم للشکر اختیار لا فرض انتہی

ترجمہ

وایضاً فیہ بعد ذکر حدیث ابی قتادۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال فی صوم یوم عاشوراء انی احتسب علی اللہ ان یکفر السنۃ التی قبلہ ففی ہذا الحدیث انہ امر بصومہ احتساباً لما ذکر فیہ من الکفارۃ ولیس ہذا المخالف عندنا لحدیث ابن عباس لانہ قد یجوز ان یکون کان یصومہ شکراً للہ تعالیٰ لما اظہر موسیٰ علی فرعون فیشکر اللہ بانجحہ بہ من ذلک فیکفر بہ عنہ السنۃ الماضیۃ انتہی بحروفہ **وقال العلامۃ العینی** فی شرح صحیح البخاری بعد نقل حدیث ابن عباس قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ فرای الیہود یصوم یوم عاشوراء الحدیث ظاہر حدیث ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما یدل علی الوجوب لانہ علیہ السلام صامہ وامر بصیامہ لکن نسخ الوجوب وبقی الاستحباب کما ذکرنا وقال الطحاوی بعدان روی ہذا الحدیث ففی ہذا الحدیث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما صامہ شکراً للہ عز وجل فی اظہارہ موسیٰ علیہ السلام علی فرعون فذلک علی الاختیار لا علی الفرض انتہی **قلت** وفیہ بحث لان القائل یقول لا نسلم ان ذلک علی الاختیار دون الفرض لانہ علیہ السلام امر بصومہ والامر المجرد عن القرائن یدل علی الوجوب وکونہ صامہ شکراً لا ینافی کونہ للوجوب کما فی سجدۃ من اصلہا للشکر مع انہا واجبۃ انتہی بحروفہ **وقال العلامۃ علی القاری** علیہ رحمۃ اللہ الباری فی شرح مشکوٰۃ المصابیح فصامہ ای ذلک الیوم او شکراً **وایضاً قال فیہ** ونحن نصومہ ای شکراً ایضاً **وقال العلامۃ العینی** فی شرح الحدیث المذکور

قوله فصامه النبي صلى الله عليه وسلم وليس سخناه انه صامه ابتداء لانه قد علم في حديث
آخر انه كان يصومه قبل قدومه المدينة فعلى ما سخنا وانه ثبت على صيامه ودوام على ما كان
عليه قبل ويحتمل انه كان يصومه بمكة ثم ترك صومه ثم لما علم ما عند اهل الكتاب فيه صامه اهـ
وايضا **قال فيه قوله** وامر بصيامه للبخاري في التفسير عن يونس من طريق ابي بشر
فقال لاصحابه انتم احق بموسى منهم فصوموه اهـ **وقال العلامة علي القاري**
عليه رحمة الله الباري في شرح مشكوٰة المصابيح فصامه رسول الله صلى الله عليه وسلم وامر بصيامه
تعالى عنهم ايضا فتعظيما لم يكن على جهة المتابعة لهم بل في شرعه بل على طريق موافقة
شرعه لشرعه في ذلك او كان صيامه شكر الخلاص موسى عليه السلام كما سجد في ص شكرا لله
تعالى على قبول توبة داود عليه السلام اهـ **قوله** كما سجد في ص شكر الله تعالى اخرج النسائي
عن ابن عباس رضي الله عنهما قال ان النبي صلى الله عليه وسلم سجد في ص وقال سجدها
داود توبة ونسجدها شكرا اهـ قال العلامة ابن حجر عليه رحمة الله الباري شكرا منا على
قبول توبته لان الانبياء عليهم السلام كرجل واحد فالنعمة على احدهم نعمة على الكل اهـ
قال الشيخ تاج الدين الفاكهاني رح لا اعلم لهذا المولد اصلا في كتاب ولا سنة اهـ تعالى
مولانا جلال السيوطي ردا عليه لقال عليه نفي العلم لا يلزم منه نفي الوجود وقد استخرج له
امام الحفاظ ابو الفضل ابن حجر اصلا من السنة واستخرجت له انا اصلا ثانيا وسياتي
ذكرهما بعد هذا اهـ **قوله** سياتي ذكرهما بعد هذا ما لفظه وقد سئل شيخ الاسلام
حافظ العصر ابو الفضل ابن حجر عن عمل المولد فاجاب بان اصل المولد بدعة لم تنقل

ترجمہ

[illegible]

عن احد من السلف الصالح في القرون الثلثة ولكنها مع ذلك فقد اشتملت على محاسن وضدها فمن تحرى في عملها المحاسن وتجنب ضدها كان بدعة حسنة ومن لا فلا وقد ظهر لي تخريجها على اصل ثابت وهو ما ثبت في الصحيحين من ان النبي صلى الله عليه وسلم قدم المدينة فوجد اليهود يصومون يوم عاشوراء فسألهم فقالوا هو يوم اغرق الله فيه فرعون ونجى موسى فنحن نصومه شكرا لله تعالى فيستفاد منه فعل الشكر لله تعالى على ما منّ به في يوم معين من اسداء نعمة ودفع نقمة ويعاد ذلك في نظير ذلك اليوم من كل سنة والشكر لله تعالى يحصل بانواع العبادات كالسجود والصيام والصدقة والتلاوة واي نعمة اعظم من النعمة بتولد هذا النبي نبي الرحمة صلى الله عليه وسلم فينبغي ان تتحرى اليوم بعينه حتى يطابق قصة موسى عليه السلام في يوم عاشوراء ومن لم يلاحظ ذلك لا يبالي بعمل المولد في اي يوم من الشهر الى ان قال فهذا ما يتعلق باصل عمله واما ما يعمل فيه فينبغي ان يقتصر فيه على ما يفهم منه الشكر لله تعالى من نحو ما تقدم ذكره من التلاوة والاطعام والصدقة وانشاد شيء من المدائح النبوية المحركة للقلوب الى فعل الخير والعمل للآخرة واما ما يتبع ذلك من السماع واللهو وغير ذلك فينبغي ان يقال ما كان من ذلك مباحا بحيث يعين السرور بذلك اليوم لا باس بالحاقه به وما كان حراما او مكروها فيمنع وكذا ما كان خلاف الاولى انتهى وظهر لي تخريجه على اصل آخر وهو ما رواه البيهقي عن انس رضي الله تعالى عنه ان النبي

صلى الله عليه وسلم عق عن نفسه بعد النبوة مع انه قد ورد ان جده عبد المطلب
عق عنه يوم سابع ولادته والعقيقة لا تعاد مرة ثانية فيحمل ذلك على ان الذي
فعله النبي صلى الله عليه وسلم اظهار الشكر على ايجاد الله تعالى اياه رحمة
للعالمين وتشريفا لامته كما كان يصلي على نفسه لذلك فيستحب لنا ايضا اظهار
الشكر بمولده صلى الله عليه وسلم بالاجتماع واطعام الطعام ونحو ذلك من وجوه
القربات واظهار المسرات ثم رأيت امام القراء الحافظ شمس الدين ابن الجزري
قال في كتابه المسمى بعرف التعريف بالمولد الشريف انه قد روي ابو لهب
في النوم فقيل له ما حالك فقال في النار الا انه يخفف عني كل ليلة اثنين
وامص من بين اصبعي هاتين ماء بقدر هذا واشار براس اصبعه وان
ذلك باعتاقي ثويبة عندما بشرتني بولادة النبي صلى الله عليه وسلم وبارضاعها
له فاذا كان ابو لهب الكافر الذي نزل القرآن بذمه جوزي في النار بفرحه
بمولد النبي صلى الله عليه وسلم فما حال المسلم الموحد من امته صلى الله عليه وسلم
ولعمري انما يكون جزاؤه من المولى الكريم ان يدخله بفضله جنات النعيم
وقال الحافظ شمس الدين ابن ناصر الدين الدمشقي في كتابه المسمى مورد
الصادي في مولد الهادي وقد صح ان ابا لهب يخفف عنه عذاب النار
في مثل يوم الاثنين لاعتاق ثويبة سرورا بميلاد النبي صلى الله
عليه وسلم ثم انشد اذا كان هذا كافرا جاء ذمه وتبت يداه

فی الجحیم مخلدا ابدا اتی انہ فی یوم الاثنین دائما یخفف عنہ للسرور باحمد بہ فما الظن بالعبد

الذی کان عمرہ بہ باحمد مسرورا ومات موحدا انتہی **قولہ** قد ظہر لی تخریجہ الخ وفی

شرح المواہب اللدنیہ للعلامۃ الزرقانی وسبقہ الی ذلک الحافظ ابن حجر **قولہ** ظہر لی

تخریجہ علی اصل آخر وہو ما رواہ البیہقی الخ تعقبہ النجم بانہ حدیث منکر کما قالہ الحافظ

بل قال فی شرح المہذب انہ حدیث باطل فالتخریج علیہ ساقط اھ **و در شرح سفر**

السعادت است و در حدیث انس رض چنانچہ در بعض روایات آمدہ چنانکہ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد از ظہور نبوت عقیقہ خود را چون در وقت ولادت

معلوم و نشدہ کردہ بود فرمود تخریج کردہ اند اما در اسناد آن حدیث ضعفی ہست و خالی از

تجدید نیست واللہ اعلم اھ **وفی زاد المعاد** وذکر ابن ایمن عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عق عن نفسہ بعد ان جاءتہ النبوۃ وہذا الحدیث قال ابو داؤد

فی مسائلہ سمعت احمد حدثہم بحدیث الہیثم بن جمیل عن عبد اللہ بن المثنی عن ثمامۃ عن

انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عق عن نفسہ فقال احمد عبد اللہ بن محرر عن قتادۃ عن

انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عق عن نفسہ قال مہنا قال احمد ہذا منکر وضعف

عبد اللہ المحرر لم **قولہ** انہ قد روی الخ والذی رأی اخوہ العباس فی الجنۃ من وفاۃ

ابی لہب بعد وقعۃ بدر ذکرہ السہیلی وغیرہ کذا فی شرح المواہب اللدنیۃ للعلامۃ

الزرقانی وہذا ما یرویہ غیر واحد من اہل السیر وعزاہ فی المدارج الی المحدث محمد

الدمشقی ولعا ضدہ ما اخرج الشیخان عن ابن عباس عن عبد المطلب عن سعید الخدری

والبخاری عن ابن المسیب عن ابیہ ومسلم عن سفیان فی ابی طالب من احادیث

یطول الکلام بذکرہا فانہا تدل علی ان خیرات الکافر لا تذہب ہباء وانہ قد ینتفع بہا

وما ورد فی خلاف ذلک من الآیات والاخبار فقال النووی قال البیہقی قد یجوز

ان یکون ورود ذلک فی انہ لا یکون لہا موقع التخلیص من النار ودخول الجنۃ لکن

ولكن تخفيف عذابه الذي يستوجبه على جنايات ارتكبها سوى الكفر بما فعل من الخيرات

قلت قال الشيخ عبد العزيز الدهلوي في نسبة الحديث الى ابي حنيفة رضي الله تعالى عنه وفي تقسيم

الكرماني على ذلك لكن حاله من بركات النبي صلى الله عليه وسلم وخصائصه فاذا عرفت

ذلك علمت ان الاحتجاج بهذه الرواية ليس بساقط من كل وجه على انه لا يلزم من كونه غير صحيح

البطلان بل يتمسك في غير الصحيح ايضا مع ان العلماء لم يزالوا يتساهلون في فضائل الاعمال

قال الشيخ اسمعيل الدهلوي انه قد يؤخذ الموضوع يعني ما لم يثبت وضعه بخصوصه في بيان الفضائل

ان ثبت فضله بغيره تأييدا واذا كان الموضوع بهذه المثابة فالمنقطع بحسب الباطل اولى

كذا افاده المحشي وقوله عزاه في المدارج الى الحديث حيث قال اول کسیکه آنحضرت

صلی الله علیه وسلم شیر داد ثوبیه بود کنیزک ابولهب بضم ثاء مثلثه و فتح واو و سکون تحتانیه و فتح موحده

در آخر این ثوبیه آن شب که چون آنحضرت متولد شد بشارت رسانید ابولهب را و در خانه

عبد الله برادر تو پسری متولد شد و ابولهب باین مژده که آزاد کرد

حق تعالی باین شادی و سرور که ابولهب بولادت آنحضرت صلی الله علیه وسلم کرد

در عذاب وی تخفیف کرد در هر دوشنبه از وی عذاب برداشت چنانکه در حدیث

آمده است و در اینجا سند است مر اهل موالید را که در شب میلاد آنحضرت صلی الله علیه وسلم

سرور کنند و بذل اموال نمایند یعنی ابولهب که کافر بود و قرآن بمذمت وی نازل شده چون

بسرور میلاد آنحضرت صلی الله علیه وسلم و بذل شیر جاریه وی بجهت آنحضرت صلی الله

علیه وسلم جزا داده شد تا حال مسلمان که مملو است بمحبت و سرور و بذل مال در طریق وی

چه باشد ولیکن باید که از بدعتها که عوام احداث کرده اند از تغنی و آلات محرمه و منکرات خالی

باشد تا موجب حرمان از طریقه اتباع نگردد انتهی بحروفه وفي الخصائص الكبرى

للعلامة جلال الدين السيوطي رحمة الله عليه اخرج الشيخان عن عروة قال اعتق ابو لهب

ثويبة فارضعت رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما مات ابو لهب اريه بعض اهله في شر حيبة فقال

ماذا لقيت قال لم الق بعدكم رخاء غير اني سقيت في هذه بعتاقتي ثويبة واشار الى النقرة التي بين الابهام والتي تليها من الاصابع اه وفي **صحيح البخاري في كتاب النكاح في باب امهاتكم اللاتي ارضعنكم ويحرم من الرضاع ما يحرم من النسب** قال عروة وثويبة مولاة لابي لهب وكان ابو لهب اعتقها فارضعت النبي صلى الله عليه وسلم فلما مات ابو لهب اريه بعض اهله بشر حيبة قال له ماذا لقيت قال ابو لهب لم الق بعدكم غير اني سقيت في هذه بعتاقتي ثويبة انتهى بحروفه وفي **فتح الباري** للعلامة ابن حجر وعمدة القاري للعلامة العيني ذكر السهيلي ان العباس قال لما مات ابو لهب رأيته في منامي بعد حول في شر حال فقال ما لقيت بعدكم راحة الا ان العذاب يخفف عني كل يوم اثنين قال وذلك ان النبي صلى الله عليه وسلم ولد يوم الاثنين وكانت ثويبة بشرت ابا لهب بمولده فاعتقها انتهى بحروفها وفي **عمدة القاري** وفي الحديث من الفقه ان الكافر قد يعطى عوضا من اعماله التي تكون منها قربة لاهل الايمان بالله كما في حق ابي لهب غير ان التخفيف في ابي لهب اقل من التخفيف عن ابي طالب وذلك لنصرة ابي طالب رسول الله صلى الله عليه وسلم وحياطته له وعداوة ابي لهب اه وفي **فتح الباري** قال البيهقي ورد من بطلان الخير للكفار فمعناه انهم لا يكون لهم التخلص من النار ولا دخول الجنة ويجوز ان يخفف عنهم من العذاب الذي يستوجبونه على ما ارتكبوه من الجرائم سوى الكفر بما عملوه من الخيرات واما عياض فقال انعقد الاجماع على ان الكفار لا تنفعهم اعمالهم

ترجمہ [illegible]

ولا یثابون علیها بنعیم ولا تخفیف عذاب لکن بعضهم اشد عذابا من بعض **قلت** وهذا لا یرد الاحتمال الذی ذکره البیهقی فان جمیع ما ورد من ذلک یتعلق بذنب الکفر واما ذنب غیر الکفر فما المانع من تخفیفه وقال القرطبی هذا التخفیف خاص بهذا وبمن ورد النص فیه قال ابن المنیر فی الحاشیة هنا قضیتان احدهما محال وهی اعتبار طاعة الکافر مع کفره لان شرط الطاعة ان تقع بقصد صحیح وهذا مفقود من الکافر الثانیة اثابة الکافر علی بعض الاعمال تفضلا من الله تعالی وهذا لا یحیله العقل فاذا تقرر ذلک لم یکن عتق ابی لهب لثویبة قربة معتبرة ویجوز ان یتفضل الله علیه بما شاء کما تفضل علی ابی طالب والمتبع فی ذلک التوقیف نفیا واثباتا **قلت** وتتمة هذا ان یقع التفضل المذکور اکراما لمن وقع من الکافر البر له ونحو ذلک انتهی بحروفه **وفی سیرة الشامیة** قال شیخنا فی قتاده عندی ان اصل المولد النبی هو اجتماع الناس وقراءة ما تیسر من القرآن وروایة الاخبار الواردة فی مبدأ النبی صلی الله علیه وسلم وما وقع فیه من الآیات ثم یمد لهم سماطا یاکلونه ثم یتفرقون من غیر زیادة علی ذلک من البدع الحسنة التی یثاب صاحبها لما فیه من تعظیم قدر النبی صلی الله علیه وسلم واظهار الفرح والاستبشار بمولده الشریف وقال قد ظهر لی تخریجه علی اصل غیر الذی ذکره الحافظ وهو ما رواه البیهقی عن انس رضی الله تعالی عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم عق عن نفسه بعد النبوة مع انه ورد ان جده عبد المطلب عق عنه فی سابع ولادته والعقیقة لا تعاد مرة ثانیة فیحمل ذلک علی ان الذی فعله صلی الله علیه وسلم فعله اظهارا للشکر

[illegible]

علی ایجاده تعالی ایاه رحمة للعالمین وتشوقاً لاته کما کان یصلی علی نفسه لذلک فیستحب لنا ایضاً اظهار
الشکر بمولده بالاجتماع والاطعام ونحو ذلک من وجوه القربات والمثوبات وقال الشیخ ابن الحاج الصواب انه من
البدع الحسنة المندوبة اذا خلی عن المنکرات شرعاً اه ودر تقریر مولانا حضرت جمال الدین المعروف به میرزا حسن علی
المحدث لکهنوی سابق مذکور شده است که در حدیث آمده است که در مولد آنحضرت صلی الله علیه وسلم حضرت بلال
کہ ترک مکن روزہ دوشنبہ را زیراکہ من زائیدہ شدہ ام روز دوشنبہ و این حدیث اصل است در جواز تعیین روز
مولد اه وفی مشکوة المصابیح عن ابی قتادة قال سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم عن صوم الاثنین فقال
فیه ولدت وفیه انزل علی رواه مسلم اه وقال العلامة علی القاری فی شرحه فی الحدیث دلالة علی ان
الزمان قد یتشرف بما یقع فیه وکذا المکان انتهی بحروفه وقال الشیخ تاج الدین الفاکهانی ربیع الاول شهر
ولد فیه صلی الله علیه وسلم وهو ربیع الاول هو بعینه الشهر الذی توفی فیه فلیس الفرح فیه اولی من الحزن اه
قال العلامة مولانا جلال الدین السیوطی رح رداً علیه جوابه ان ولادته صلی الله علیه وسلم اعظم النعم علینا
ووفاته اعظم المصائب لنا والشریعة حثت علی اظهار شکر النعم والصبر والسکون والکتم عند المصائب وقد امر
الشرع بالعقیقة عند الولادة وهی اظهار الشکر والفرح بالمولود ولم یأمر عند الموت بذبح ولا بغیره بل نهی
عن النیاحة واظهار الجزع فدلت قواعد الشرع علی انه یحسن فی هذا الشهر اظهار الفرح بولادته
صلی الله علیه وسلم دون اظهار الحزن فیه بوفاته انتهی. وبعضی مانعین مولد شریف میگویند
وقد صح انه قیل لابن مسعود رضی الله تعالی عنه ان قوماً اجتمعوا فی مسجد یهللون ویصلون
علی النبی صلی الله علیه وسلم ویرفعون اصواتهم فذهب الیهم ابن مسعود رضی الله تعالی
عنه وقال ما عهدنا علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم وما اراکم الا مبتدعین فما زال
یذکر ذلک حتی اخرجهم من المسجد کذا فی التاتارخانیة وطوالع الانوار پس چنین انعقاد این مجلس
مولود بهیئت کذائیه ملتزمه موقته را باید بعید که معهود ومعمول زمان آنحضرت صلی الله علیه وسلم

و آن عظام صحابه کرام نبود پس این رسم بر همان طریق باید داشت و اختراع از طرف خود هرگز نباید ساخت علما نوشته‌اند که اتباع
چنانکه در فعل کردن میباید همچنان در ترک آن نیز شاید فالاتباع کما یکون فی الفعل یکون فی الترک کذا فی المواهب اللطیفة
شرح مسند ابی حنیفة و جناب مولانا شاه عبدالعزیز صاحب قدس سره در تحفه اثنا عشریه اشاره فرموده‌اند که روز تولد نبی و وفات
نبی را عید قرار نداده‌اند **جواب الشبه آنست** که مولانا جلال الدین سیوطی رحمة الله علیه این اثر را که بمعرض استدلال
برای ابطال انعقاد مجلس مولود آورده تضعیف نموده گفته که بر تقدیر صحت معارض احادیث کثیره که مثبت خلاف این اثر
است نمی‌تواند شد و نیز بر تقدیر صحت این اثر گوئیم که محتمل است که باعث بر منع و اخراج این قوم از مسجد شور و شغب این جماعت
بر رفع صوت بوده باشد که منافی ادب مخالف آداب مسجد است نمیدانی که این شور و هنگامه موجب انتشار شاغلین عبادت خدا و نمازیان
اخلاص انتما میشود و منافی است که چنین شور و هنگامه معهود در عهد رسول خدا صلی الله علیه و سلم نبوده و الا تهلیل و صلوة بر آن
حضرت علیه الصلوة والسلام اجتماع مسلمانان در مسجد خود ماثور و منقول در آن عهد رسالت معهود بوده است پس داعی بر منع
اخراج قوم از مسجد فقط رفع صوت و شور و شغب خواهد بود و معهذا این روایت صلاحیت معارضه با روایتی که در صحیح بخاری
در باب من جعل لاهل العلم ایاما معلومة مذکور است ندارد و آن اینست که کان عبدالله یذکر الناس فی کل خمیس یعنی بود عبدالله
بن مسعود که پند میداد مردم را بروز پنجشنبه پس بر طبع سلیم و عقل مستقیم البته پوشیده نباشد که این تعیین و تخصیص روز پنجشنبه
برای وعظ و تذکیر عبدالله بن مسعود از طرف خود ایجاد کرده‌اند در عهد آنحضرت صلی الله علیه و سلم نبوده پس چه باعث شد که
عبدالله بن مسعود بادی ترک کلیة الاتباع کما یکون فی الفعل یکون فی الترک گردیده معاذ الله خویشتن را مرتکب کراهة و تحریم
فرمودند پس این روایت بخاری اظهر من الشمس و ابین من الامس است که تعیین و تخصیص روز برای عمل خیر اگرچه آن روز
از آنحضرت صلی الله علیه و سلم ماثور نباشد جائز و مستحسن است بالجمله از تعیین و تخصیص عبدالله بن مسعود که روز پنجشنبه
را برای وعظ و تذکیر مقرر فرمودند استخراج اصل را برای تعیین مجلس مولود بهیئت مترسمه ورای اصول ثلثه مذکوره
سابقه که صوم عاشوراء و صوم دوشنبه و اعادهٔ عقیقه است ثابت و متحقق گردید و متروک شارع که واجب الاتباع است
آن متروک بمعنی دیگر است نه مطلق متروک خواه معدوم بعدم مستمر در زمان شارع باشد یا بمقتضای مصلحتی معدوم بعدم
طاری و لاحق بعد وجود سابق گردد و علما تصریح نموده‌اند که گاهی مقصود شارع از ترک فعلی وفور شفقت و نهایت
رحمت بر امت میباشد یعنی اگر شارع آن فعل را ترک نمی‌فرمود و التزام استمراری آن فعل موجب وجوب بر امت میگشت
چنانچه در ترک التزام تراویح همین مصلحت قرار داد علما است پس اینچنین ترک لامحاله واجب الاتباع نباشد
و فعل اینچنین و التزام آن از حریم اباحت و استحسان خارج نیفتد که مظنهٔ وجوب که در فعل و التزام شارع بوده
در فعل و التزام دیگرے متصور نیست چنانچه علامه فیروزآبادی در صراط مستقیم بعد نقل اقوال مختلفه در صلوة الضحی
گفته صواب آنست که مواظبت بران نیز مستحب است و خوف توهم فرضیت مرتفع شد و هشتاد و بعبارت تحفه در مقام

مذموم است باآنکه مدلول این عبارت مخالفت صریحه با قول و فعل صاحب تحفه دارد پس لامحاله یا قول مصنف عن الخطا
خواهد بود تفصیل این اجمال آنست که صاحب تحفه خودش در جواب سائلی که سوال از جواز تقرر و تعیین روز بعد سال بنا بر رفتن
بزیارت بزرگان نموده می نویسند که رفتن بر قبور بعد سال یکروز معین کردن به سه صورت است اول آنکه یکروز معین نموده یک
شخص یا دو شخص بغیر هیئات اجتماعیه مردم کثیر بر قبور محض بنابر زیارت و استغفار روند این قدر از روی روایات صحیحه ثابت است
در تفسیر در منثور نقل نموده که هر سال آنحضرت صلی الله علیه وسلم بر مقابر بقیع تشریف میبردند و دعای مغفرت اهل قبور می نمودند این قدر
ثابت است و مستحب دوم آنکه بهیئت اجتماعیه مردم کثیر جمع شوند و ختم کلام الله کنند و فاتحه بر شیرینی و طعام نموده تقسیم در میان
حاضران نمایند این قسم معمول زمانه پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم و خلفاء راشدین نبوده اگر کسی این طور کند باک نیست زیرا که
درین قسم قبح نیست بلکه فائده احیاء و اموات را حاصل میشود سوم طور جمع شدن بر قبور آنست که مردمان یکروز معین نموده
لباسهای نفیس و فاخره پوشیده مثل عید شادمان شده بر قبرها جمع شوند و رقص وغیره و سماع با مزامیر و دیگر بدعات ممنوعه
مثل سجود برای قبور و طواف گرد قبور نمایند این قسم حرام و ممنوع است بلکه بعضی بحد کفر میرسند و همین محمل این هر دو حدیث
است لا تجعلوا قبری عیداً و لا تجعلوا قبری وثناً چنانکه در مشکوة موجود است انتهی و نیز مولانای ممدوح در جواب سائلی
که سوال از جواز عرس بزرگان نموده نوشته اند که زیارت و تبرک بقبور صالحین و امداد ایشان باهدای ثواب و تلاوت
قرآن و دعاهای خیر و تقسیم طعام و شیرینی امر مستحسن و خوب است باجماع علماء و تعیین روز برای آنست که آن روز مذکر انتقال
ایشان میباشد از دار العمل بدار الثواب و الا هر روز که این عمل واقع شود موجب فلاح و نجات است و خلف را لازم است که سلف
خود را باین نوع بر و احسان نماید چنانچه در احادیث مذکور است که ولد صالح یدعو له و تلاوت قرآن و اهدای ثواب اعمال
عبادت موتی قرار دادن مبنی بر کمال بلادت و فرط جهل است آری اگر کسی سجده و طواف و دعا نجوید یا فلان افعل لی کذا
العمل آرد البته مشابهت با عبدة الاوثان کرده باشد و چون چنین نیست پس چرا محل طعن باشد و در در منثور بسند صحیح
مرقوم است اخرج ابن المنذر و ابن مردویه عن انس رضی الله تعالی عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یاتی احداً
کل عام فاذا اتی الشعب سلم علی قبور الشهداء فقال سلام علیکم بما صبرتم الخ و اخرج ابن جریر عن محمد بن ابراهیم قال کان النبی
صلی الله علیه وسلم یاتی قبور الشهداء علی راس کل حول فیقول السلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار و ابو بکر و عمر و عثمان یفعلون
هکذا انتهی و نیز مولانای ممدوح در جواب سائلی که استفسار از مجلس محرم و مرثیه خوانی نموده افاده فرموده که در تمام سال
دو مجلس در خانه فقیر منعقد میشود مجلس ذکر مولود شریف و مجلس ذکر شهادت حسنین و تمام عبارت آن جواب بعینها
در فصل سابق نوشته شده است من شاء فلینظر ثمه و جناب مولانا شاه رفیع الدین صاحب که برادر کوچک جناب حضرت
مولانا شاه عبد العزیز صاحب بودند و کیفیت تبحر حدیث و تفسیر علوم نقلیه و عقلیه حضرت ایشان معلوم خواص و عوام است
در جواب سوالی آنچه می نویسند بعینه درین جا برای فائده عامه نقل نموده می شود

سوال رسم قبر بزرگی در سال جمع امدن وآنرا روز وفات عرس قرار دادن و چونکه زمان امر سیال غیر قار است چه
حکم دارد **جواب** زمان اگرچه سیال غیر قار است اما انچه بآن تقدیر کرده میشود زمان را از شب وروز و ماه و
سال اینها را شرعاً و عرفاً دوره مقرر است چون یک دوره تمام میشود باز از سر شروع میشود و همین حساب ماه رمضان
شهر صوم و ذی الحجه شهر حج و همچنین شهور دیگر در دوره حکم اتحاد بالنظیر داده میشود چنانکه در حدیث است که یهود
عرض کردند در حضور جناب نبوت صلی الله علیه وسلم که حق تعالی نجات حضرت موسی علیه السلام و غرق فرعون درین
روز عاشورا کرده است برای شکرانه روزه میگیریم جناب نبوت صلی الله علیه وسلم فرمود انا احق بموسی منکم فصام یوم عاشورا
وامر الناس بصیامه و نیز حضرت نبی صلی الله علیه وسلم بلال را وصیت کردند بصوم روز دوشنبه فرمودند فیه ولدت وفیه نزل
وفیه هاجرت وفیه موت بنابرین یاد کردن آن تاریخ وآن ماه رسم مردم افتاده و چون مردمان ازین جهان بمحال قطعت
این رسم گذشته اند ایشان را انتظار سوی ولد یا کسی دیگر از اقارب بخود میباشد پس بغم انتظار آن فایده البته
معتد به مجابلات مکاشفه دریافت شد که درچنین روز اجتماع ارواح دوستان در عالم برزخ هم میشود پس امداد به دعا و
ختم و طعام و شیرینی مباح است و وجه قبح ندارد اما ارتکاب محرمات از روشن ساختن چراغان و ملبوس ساختن قبور و سرود
نواختن ساز و امثال آن همه بدعات شنیعه اند و حضور چنین مجالس ممنوع انتهی ازین جوابات افادت آیات چند فائده مستنبط
میشود اول آنکه رفتن مردم بهیئت اجتماعیه و جمع شدن بر قبور بعد سال برای زیارت بزرگان و ختم قرآن کردن
و فاتحه بر شیرینی یا طعام خوانده تقسیم آن نمودن این قسم اگرچه معمول زمانه پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم و خلفاء راشدین
نبوده لیکن چون این طور قبحی ندارد اگر کسی بعمل آرد باکی نیست بلکه بنا بر اشتمال بر فائده برای احیاء و اموات حظی
از استحباب و استحسان خواهد داشت و نیز از ینجا مفتوح میشود که نبودن امری از امور خیر در زمان آنحضرت صلی الله
علیه وسلم و خلفای راشدین موجب عدم جواز و کراهت و بدعت سیئه بودنش نیست و این مفاد هستی بر همان
قول حضرت امام شافعی علیه الرحمة است که مختار امام نووی وغیره علمای دین است که هر امر مستحدث که مخالف
قواعد شرعیه نباشد آن از مستحسنات و بدعات حسنه است لهذا اجتماع مردم خواه بر روز ولادت یا وفات با ارتکاب
امور ممنوعه شرعیه البته بدعت سیئه و ناجائز خواهد بود که باین صورت مخالف قواعد شرعیست دوم آنکه تعیین روز و
ماه برای مولود شریف و اجتماع مردم یکجا در ماه ربیع الاول و همچنان برای انعقاد مجلس ذکر شهادت امام حسین علیه السلام
در ماه محرم روز عاشورا یا غیر آن و شنیدن سلام و مرثیه مشروع و گریه و بکا بر حال شهداء کربلا جائز و درست است
سوم آنکه عید گرفتن روز ولادت یا وفات نبی یا غیر آن عبارت از اجتماع مردم یا ارتکاب محظورات شرعی است
و آن البته ممنوع و همین معنی روز تولد و وفات نبی را عید قرار نداده اند گفتن صحیح است نه مجرد اجتماع مردم در آن روز
و تلاوت قرآن و ذکر احادیث و خواندن درود شریف و تقسیم طعام یا شیرینی بعد فاتحه بحاضرین مجلس که این امر مستحسن و

جواب حضرت مولانا شاه رفیع الدین صاحب محدث دهلوی قدس الله سره

و موجب ثواب است چهارم آنکه زمان اگرچه سیّال غیر قار است لیکن چون تقدیر زمان از شب و روز و ماه و سال است هر
یکی را از اینها شرعاً و عرفاً دوره مقرر است که بعد انقضای یکدوره دوره دیگر شروع میگردد لهذا به نظر اعاده این ادوار لا
هر دوره را حکم اتحاد و النظیر ترتیب داده میشود و همین حساب رمضان شهر صوم و ذی الحجه شهر حج و همچنین شهور دیگر مثل ربیع الاول شهر ولادت
و وفات سرور کائنات صلی الله علیه وسلم و غیر آن در هر سال محسوب است و فی نفسه بر همین اعتبار است در شرع صوم عاشوراء و صوم
دوشنبه و ایام بیض و صوم عرفه و دیگر امور شرعیه منوط و مربوط به تعیین و تخصیص روز یا ماه یا سال است پنجم آنکه با وجود دیگر جواز و استحباب
اجتماع مردم به قدر عرس و برای ثواب خواندن قرآن و طعام و تقسیم شیرینی با قوال علماء مستند یا ثبات سید معامله مکاشفه هم مؤید است
که در معین روز اجتماع ارواح و ستیان در عالم برزخ هم میشود پس اعداد بعد ختم و طعام بدعتی مباح است و قبح ندارد کما اعراض
سید التعیین مولانا رفیع الدین و به تصریح مولانای ممدوح موقوف نیست دیگر بزرگان از مثل مولانا شیخ عبدالحق محدث دهلوی
رحمة الله و غیر آن نیز همین راه رفته اند و حکم اتحاد نظیر در دوره روز و ماه و سال حد بابتیکه ما حق ازین الف علماء مولانا
سید علی منقول شد نیز مستفاد است بلکه مذهب جمهور علمای سلف همین است و الاعتبار بالکثره از احکام شرعیه که تفصیل بعضی
از اینها آنفا گذشت از دست خواهد رفت و در این جا بی شایبه تکلف و بی خائفه تصلف معروض ثبوت می رسد که اعاده
شادی میلاد شریف آنحضرت صلی الله علیه وسلم هر سال در ماه ربیع الاول مثل اعاده صوم عاشوراء و صوم دوشنبه از
امور مستحسنه و مستحبه است نمیدانی که شکرانه نعمت نجات حضرت موسی علیه السلام از دست فرعون در روز ولادت آنحضرت علیه
الصلوٰة والتحیة که مناط اعاده صوم عاشوراء و صوم دوشنبه است همان مناط اعاده شادی میلاد شریف در ماه ربیع الاول
موجود است بلکه انعقاد مجلس میلاد شریف چون متضمن اشاعت نشر فضائل و معجزات آنحضرت علیه الصلوات و الاکرام و
التسلیمات الوافیات با شکرانه نعمت وجود با وجود است استحسان و استحباب آن زیاده تر از استحسان و استحباب صوم دوشنبه
و نظائر آن خواهد بود انتهی بالافاده مولانا العلامة الشیخ محمد سلامت الله علیه الرحمة باختصار و انتقاء والله سبحانه و تعالی اعلم و علمه اتم

چوتھی فصل میں بیان ہے حکم عمل مولد شریف جو کہ بتعیین و تخصیص روز ہو یا بلا تعیین و تخصیص روز ہو اور بیان
ادخال محرمات و منکرات شرعیہ میں **قال العلامة** حضرت مولانا الامام الربانی مجدد الف الثانی رحمة الله علیه
در مکتوب الشریف الی جناب خواجه حسام الدین احمد دیگر در باب مولود خوانی اندراج یافته بود در نفس قرآن خواندن بصوت
حسن و در قصائد نعت و منقبت خواندن چه مضائقه است ممنوع تحریف و تغییر حروف قرآن است و التزام رعایت
مقامات نغمه و ترديد صوت بآن بطریق الحان با تصفیق مناسب آن که در شعر نیز غیر مباح است اگر به نهجی خوانند
که تحریفی در کلمات قرآنی واقع نشود و در قصائد خواندن شرائط مذکوره متحقق نگردد و آنرا هم بغرض صحیح تجویز نمایند
چه مانع است مخدوما بخاطر فقیر میرسد تا سد این باب مطلق نکنند بو الهوسان ممنوع نمیگردند اگر اندکی تجویز کرده شود بسیار
خواهد شد قلیله یفضی الی کثیره قول مشهور است والسلام **و افاد الصفا** فی مکتوب الشریف الی جناب حسام الدین احمد

اندراج یافته بود اگر چنانچه مبالغه در منع سماع متضمن منع مولود که عبارت از قصائد نعت و اشعار غیر نعت خواندن است نیز بود
انحوی و اغری بسیر محمد لغان و بعضی مردان پنجابی که در واقعه آنحضرت را صلی الله علیه وآله وسلم دیده اند که ازین امر که مولود
بسیار راضی اند بر بیهاتر کشفوون بمولود بسی مشکل است مخدوما اگر وقائع را اعتبار بود و بر منامات اعتبار باشد مریدان را
به پیران هیچ احتیاج نباشد و التزام طریقی از طرق عبث می افتد هر مریدی موافق وقائع خود خواهد کرد و مطابق منامات
خود زندگانی خواهد نمود آن وقائع و منامات موافق طریق پیر باشند یا نباشند مرضی او بوند یا نبوند برین تقدیر سلسله
پیری و مریدی برهم خورد و هر بوالهوسی بوضع خود مستقل میگردد و مرید صادق هزار وقائع را با وجود پیر به نیم جو نمی خرد
و طالب شیدا لت بدو حضور پیر منامات را از اضغاث احلام میشمرد و هیچ التفات بآنها نمینماید شیطان لعین دشمنی است قوی
منتهیان از کید او ایمن نیستند و از مکر او ترسان و لرزان اند از مبتدیان و متوسطان چه گوید غایة ما فی الباب منتهیان محفوظ
اند و بوساطت شیطان مصئون بخلاف مبتدیان و متوسطان پس وقائع ایشان شایان اعتماد نباشد و از مکر دیگر شیطان محفوظ
نبوند سوال آنچه که در ان واقع حضرت پیغمبر را ببیند صادق است و از کید و مکر شیطان محفوظ فان الشیطان لا یتمثل بصورتی
کما ورد پس وقائع ما نحن فیه صادق باشند و از مکر شیطان محفوظ جواب صاحب فتوحات مکیه عدم تمثل شیطان را مخصوص
بصورت خاصه آن سرور علیه وعلی آله الصلوة والسلام که مدفون مدینه است میسازد و حکم تعمیم آن تمثل بهر صورتیکه ببیند
تجویز مینمایند و شک نیست که تخصیص الصورت علی صاحبها الصلوة والسلام خصوصا در منامات بسیار متعسر است پس چگونه شایان
اعتماد بود و اگر عدم تمثل شیطان را مخصوص بصورت خاصه آن سرور علیه وعلی آله الصلوة والسلام نسازیم و بهر صورتیکه
ببیند عدم آن تمثل را در صورت تجویز نمائیم چنانچه بسیار از علما بدان رفته اند و نیز مناسب رفعت شان آن سرور است
علیه وعلی آله الصلوات والسلام گوئیم که اخذ احکام از ان صورت و دریافتن مرضی و نامرضی آن از مشکلات است ممکن
تواند بود که دشمن لعین در میان متوسط شده باشد و خلاف واقع را بواقع نموده بود و بیننده را در اشتباه التباس انداخته
عبارت و اشارت خود را عبارت و اشارت آن صورت علی صاحبها الصلوة والسلام داینده باشد الی ان قال رضی الله تعالی
عنه در حالت منام محل تعطیل حواس است و جای التباس و اشتباه با وجود تنهائی رائی از کجا معلوم شود که آن واقعه از
تصرف شیطان محفوظ است و از تلبیس او مصئون یا آنکه گوئیم چون مداومان قصائد نعت خوانندگان و شنوندگان
متمکن شده بود که آن سرور علیه وعلی آله الصلوة والسلام ازین عمل راضی خواهند بود چنانچه حمد و حال ازو حالی صفات انداز
و این معنی در تخیله ایشان منتقش گشته تواند بود که در واقعه آن صورت متخیله خود را دیده باشند بی آنکه آن واقعه را
حقیقتی باشد و یا تمثل شیطانی بود و ایضاً واقعات و رؤیای صادقه گاهی محمول بر ظاهر اند و حقیقت آنها همان است
که رائی دیده است مثلاً صورت زید را در خواب دیده است و مراد همان حقیقت زید است و گاهی مصروف از ظاهر اند
و محمول بر تعبیر صورت زید را در خواب دیده است و مراد از ان عمرو داشته اند مثلاً بواسطه علاقه مناسب که

نقل عبارت حضرت مولانا محمد مظهر صاحب

درمیان عمرو و زید بوده است پس این وقائع یاران از کجا معلوم شود که محمول بر ظاهر اند و از ظاهر مصروف نیند چرا که تواند
بود که مراد از ان وقائع تعبیرات بود و آن وقائع کنایات باشد از امور دیگر بلکه تمثل شیطانی را گنجایش بود بالجمله
اعتماد بر وقائع نباید نهاد الی ان قال رضی الله تعالی عنه یاران اینجا مدتیست که بوضع خود زندگانی نموده اند زمام اختیار
بدست ایشانست امیر محمد نعمان را غیر از انقیاد چه چاره است عیاذاً بالله سبحانه اگر محمد نعمان از منع توقف نماید اگر
فرضاً توقف کند کرا ضرر خواهد کرد مبالغه فقیر در منع بواسطه مخالفت طریقت خود است مخالفت طریق
خواه سماع و رقص بود و خواه مولود و شعرخوانی هر طریق را وصولیست بمطلب خاص و وصول بمطلب خاص این طریق منوط
بترک این امور است هر کرا طلب مطلب این طریق بود باید که از مخالفت این طریق اجتناب نماید و مطالب دیگر منظور
نظر او نباشد حضرت خواجه نقشبند قدس سره فرموده اند نه این کار میکنیم و نه انکار میکنیم یعنی این کار منافی طریق خاص
ماست پس نکنیم و چون مشائخ دیگر کرده اند از ان انکار هم نمائیم لکل وجهة هو مولیها فیر ذرا آبا و که مجاد و ملاذ ما فقرا است
و قدوه ما پیران هرگاه در روی امری حادث شود که مخالف این طریقه علیه بود و جای اضطراب ما فقرا است مخدوم زاده ها
احق اند بمحافظت طریق والد بزرگوار خود و فرزندان حضرت خواجه احرار قدس سره بعد از تغیر طریق والد بزرگوار
طریق اصل را ایشان محافظت نموده اند با تغیر کنندگان مجادله فرموده اند چنانچه بسمع شریف شما نیز رسیده باشد
الی ان قال رضی الله تعالی عنه و اگر فرضاً حضرت ایشان درین اوان در دنیا زنده بودند و این مجلس و اجتماع منعقد
میشد آیا باین امر راضی میشدند و این اجتماع را می پسندیدند یا نه یقین فقیر آنست که هرگز این معنی را تجویز نمی فرمودند
بلکه انکار مینمودند مقصود فقیر اعلام بود قبول کنید یا نه کنید هیچ مضائقه نیست و گنجایش مشاجره نه اگر مخدوم زاده ها
و یاران آنجای بر همان وضع مستقیم باشند ما فقیران را از صحبت ایشان غیر از حرمان چاره نیست زیاده چه تصدیع دهد
والسلام اولاً و آخراً انتهی باختصاره جناب حضرت مولانا مولوی محمد مظهر صاحب نقشبندی مجددی
دهلوی مدنی در مقامات سعیدیه در بیان حالات حضرت والد ماجد خود قدس سره تحریر فرموده اند عبارات
حضرت ایشان بعینها این است میفرمودند که خواندن مولود شریف و قیام نزد یک ذکر ولادت باسعادت
مستحب است و درین باب رساله خاص دارند و دران تحقیق فرموده اند که منع حضرت مجدد الف ثانی
رضی الله تعالی عنه از مولود خوانی محمول بر سماع و غناست الا غیر انتهت بحروفها قال الشیخ تاج الدین
الفاکهانی الذی یحضره ان وحال الجنایة وانضاف الیه الغناء والرقص مع اجتماع الشبان مع النساء وغیره

من المحرمات فهذا الذی لا یختلف فی تحریمه شان اهـ قال العلامة مولانا جلال الدین السیوطی رحمة الله علیه هذا کلام صحیح فی نفسه غیر ان المحرم فیها اجابو من قبیل هذه الاشیاء المحرمة التی ضمت الیه من حیث الاجتماع لا اظهار شعار المولد لو وقع مثل هذه الامور فی الاجتماع لصلوة الجمعة مثلا لکانت قبیحة شنیعة ولا یلزم من ذلک ذم اصل الاجتماع لصلوة الجمعة کما هو واضح وقد رأینا بعض هذه الامور فی لیالی من رمضان عند اجتماع الناس لصلوة التراویح یحرم الاجتماع لاجل هذه الامور التی قرنت بها کلا بل نقول اصل الاجتماع لصلوة التراویح حسن سنة وقربة وما ضم الیها من هذه الامور الشنیعة قبیح شنیع کذلک نقول اصل الاجتماع لاظهار شعار المولد مندوب وقربة وما ضم الیه من الامور المذمومة مذموم ممنوع انتهی **وعبارة رسالة الفیصلة لمولانا واستاذنا ابو محمد کرامت علی رحمة الله علیه** بسم الله الرحمن الرحیم حامدًا ومصلیًا فقیر کرامت علی جونپوری کیطرف سے برادران دینی حنفی نقشبندی اور مجاہدانہ محبت رکھتے ہیں ساتھ اپنے امام مذہب کے مضبوط ہیں اور حضرت مرشد برحق سید احمد قدس سرہ سے اعتقاد رکھتے ہیں اور انکی کتاب صراط المستقیم کو سچی کتاب جانتے ہیں بعد سلام علیکم ورحمة الله وبرکاتہ کے مطالعہ فرمائیں کہ حاجی جہانگیر صاحب ساکن مبارکپور نے زبانی معلوم ہوا کہ مولوی فیض احمد صاحب نے اعظم گڈھ میں حاجی جہانگیر سے کہا کہ ایضاح الحق کے رد کرنیسے ہم لوگوں کو تعجب لگا سو ہم مولوی صاحب سے ہاتھ جوڑکے ہماری طرف سے کہو کہ جسطرح انکو رد کیے ہیں اسیطرح سے اس کتاب کو صحیح لکھدیں کیونکہ کتاب صحیح ہے ہنسی غلطی ہوئی جو ہمنے اسکو رد کیا تو اس لکھنے سے سارا کام بنجاویگا اور کچھ حرج نہیں ہے اور یہ بات کہا کہ کسی مقام میں ہمنی ایضاح الحق کی تحقیق کے واسطے لکھا تھا کہ یہ کتاب کسکی تصنیف ہے اور اس مقام کے بیچ مولویوں نے جو بڑے معتبر ہیں حلف کرکے لکھا کہ یہ کتاب ایضاح الحق مولانا محمد اسمعیل کی تصنیف ہے اور اس مقام کا نام حاجی جہانگیر صاحب مذکور نے کہا کہ مجکو یاد نہیں سو اس بات کو سنکر نہایت افسوس ہوا کہ اس فقیر نے رسالہ اطمینان القلوب میں ایضاح الحق کی خرابی اور گمراہی ظاہر کردیا اور فقہ کی کتابوں کے مسئلے لکھکر جو ایضاح الحق میں رد لکھا ہے اسکو بھی کھولدیا اور ہمارے مرشد حضرت سید احمد قدس سرہ کی کتاب صراط المستقیم کے جن جن مقاموں کا رد ایضاح الحق کی جس مقام میں کیا ہے اسکو بھی لکھدیا اور یہہ لکھدیا کہ صراط المستقیم کی مصنف حضرت مرشد ممدوح ہیں اور اسکے لکھنے والے مولانا محمد اسمعیل مرحوم ہیں اور ایضاح الحق کا مصنف کوئی دوسرا مولوی اسمعیل ہے تو ہمنی ایسی کیا برا کیا ہمنے تو اپنی مرشد اور مولانا محمد اسمعیل کے سنت وجماعت ہونیکا سبھی لوگوں کو خبردار کردیا اور ایضاح الحق کے مصنف کے لا مذہبی اور ہمارے مرشد سے اسکی عداوت کے حال کو کھولدیا سو ہزار ہزار تعجب ہے کہ ایضاح الحق میں جو صراط المستقیم کا رد ہے اس سے مولوی صاحب کو تعجب نہ لگا تو اب جناب مولوی صاحب ممدوح اور سارے مسلمانوں کو مناسب ہے کہ ایضاح الحق اور صراط المستقیم دونوں کتاب کے اس مقام کو دیکھیں اور خوب دریافت کریں کہ ایضاح الحق کی مصنف نے صراط المستقیم کو رد کیا ہی یا نہیں اگر رد کیا ہے تو اپنی مرشد حضرت سید احمد کے کتاب صراط المستقیم کو حق جانیں اور اسپر عمل کریں اور ایضاح الحق کو جھوٹی جانیں سو عجب تماشے کی بات ہے کہ دونوں کتاب کو بلا دریافت وتحقیق کرکے سچا کہا کہ ہم ایضاح الحق کو صحیح لکھدیں تو اب مسلمانو انصاف کرو کہ ہم اپنے مرشد رحمہ الله کے کلام سے بریں

اعتقاد رکھتے ہین سو اس اعتقاد کو ہم کسی جھوٹی جاہل لامذہب کے کلام سمجھنے لگنے سو کس طرح چھوڑ دین اور ایسی انڑہی بن جاوین کہ
ایضاح الحق کے رد ہونے سے ہمکو طمانچہ لگے اور صراط المستقیم رد ہونے سی نا پہنچنے لگی اس مضمون کو ساری اہل سنت وجماعت کے لوگ
خصوصاً وعظ لوگ غور کرین اور ایسی جھوٹی کتابکے فریبکے جال سے مسلمانونکو بچاوین اب اس بات کو خوب سمجھ کر جب
ایضاح الحق والی نے صراط المستقیم کو رد کیا ہے تو اب ایضاح الحق کا مصنف مولانا محمد اسمعیل مرحوم کو ثابت کرنا کیا تھا
اگر یہ بات ثابت ہو گئی کہ ایضاح الحق مولانا محمد اسمعیل کی تصنیف ہی تو اس سے کیا فائدہ ہوا اور جنگل مین بیلچہ کا کوئی سینگ
باپ کا کیا یعنی صراط المستقیم تو رد ہو چکی نہین مولانا محمد اسمعیل پر ہی عیب لگ جاویگا اسیطرح سی مولود شریف اور قیام
کے مسئلہ مین بھی ایضاح الحق کے معتقدون کے ٹیڑہی سمجھ کا حال سمجھو اور مولود شریف اور قیام کو جو شخص مستحسن کرتا ہی یا حرمین
شریفین کے لوگو نپر طعن کرتا ہی اور انکا عیب تلاش کرتا ہے یا ایک شخص معین کی تقلید کو وہ جب نہین کہتا ہی یا فقہ پر عمل
کرنا واجب نہین جانتا تو اوسین خواہ مخواہ لامذہبی اور وہابی پن کی کوئی بات ہوتی ہی اور دیکھئے رسالہ الملخص مین مولود
شریف کو بہتیرے عالمون اور اماموں کے قول و فعل سے اور اپنے طریقہ کے پیشواؤن کے قول سی اور تو ارث سی ثابت کیا ہی اور
مولود کا منع کرنیوالا فقط ایک شخص فاکہانی مالکی ہے سو جماعت کے مقابلہ مین ایک کا کیا اعتبار اور قیام کو ایک مجتہد اور
مسئلہ کے و معتمد اور نامی عالم قدیم کے فتوی سے اور بڑی بڑی معتبر کتاب سے اور تو ارث سی ثابت کیا ہی اور یہہ قیام
چونکہ قیام تعظیم کا ہی سو دلیل اسکی اصل حضرت عائشہ کی حدیث سی ثابت کیا ہی آب ایک بات بڑی فائدہ کی یاد رکھنی چاہئے وہ یہہ
کہ لفظ مولد النبی مین تعظیم معنے کے ہی مانند بیت اللہ کی اور عبد الخلیفہ کے یعنی جب کسی چیز کی نسبت کسی بڑی کیطرف کرتے مین یعنی
جب کسی چیز کا علاقہ کسی بڑی سی لگاتی مین تب اس چیز کی تعظیم ثابت ہوتی ہی جیسی مولود نبی کا اور انکا موئی مبارک اور
نعلین شریف وغیرہ یا جیسے اللہ کا گھر اور بادشاہ کا غلام تو اس مقام مین گھر کی تعظیم اور غلام کی تعظیم ثابت ہوتی ہی اسیطرح سے
یہہ عاشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مولود کی تعظیم کرنیوالونکی طرف ہے سو جو لوگ دہوکا کہا کے گمراہ ہین وہ توبہ کرین اور مولود
کو منع کرنیوالون سے علاقہ توڑ ڈالین اور یہ اضافت تحقیر کے واسطے کب ہوتی ہے جب کسی چیز کی نسبت چھوٹی اور حقیر
اور ذلیل چیز کے طرف کرتے ہین جیسی ولد الحجام یعنی حجام کا بیٹا جو چاہے اس قاعدہ کو مختصر معانی مین دیکہی سو یہہ بات سمجھہ مین
آگئی تو مولود کی حقارت کرنا درست نہوگا یہہ لفظ کہنے کہ مولود بدعت مذمومہ ہے یا گمراہی یا حرام ہے یا مکروہ ہی اور یہہ کہنا کبھی
درست نہوگا کہ یہہ رسالہ مولود کے باطل کرنے کیواسطی ہی جیسا کہ ایک رسالہ کا نام کسی نے رکھا ہے غایۃ الکلام فی ابطال عمل المولد والقیام
قافیہ تو ملگیا مگر ایمان کا کیا حال ہوا یہہ مضمون بحث اور زبانی تقریر کرکی باطل نہو سکیگا جبتک مختصر معانی کے مضمون کو
اسکے برابر کی کتاب سے کوئی رد نکریگا اب ایسی ایک مضمون سے تم لوگ وہابیون کے مذہب اور انکی علم کی حقیقت سمجھو کہ کتابکا نام تقریر
کرنیمین انکا یہ حال ہوا اسی مضمون سے تم لوگ انکی سارے عقیدہ اور علم اور مسئلون کا حال سمجھو اور قیام کا منع ابتک کسی کتاب مین
نپایا اور حال کے وہابیون نے جو اپنی رسالہ مین قیام کو منع لکہا ہی یا اب کوئی جاہل منع کرے تو اسکی بات کون سنتا ہے

اور رسالہ ملخص جلدی چھپکر آتا ہی ان شاء اللہ تعالی تب سب حقیقت کھل جاویگی اور یہ بات سب پر ظاہر ہے کہ حرمین شریفین نجد سے نزدیک ہیں
اور مدینہ منورہ کا کچھ دور بھی نہیں ہے تو جو مذہب حرمین شریفین میں نہیں ہے اس ملک میں اس کا اثر کسطرح سے ہوگا جانو اور دلیلیں یقینی یہ ہے
کہ حرمین شریفین کے علماء کی بہاری جماعت کے پیروی کرنے میں بڑی خیر ہے رد المحتار میں تیسرے جلد میں باب البغاۃ میں
صفحہ میں خارجی لوگ جو خروج کرتے ہیں انکی ذکر میں انکا جو اعتقاد رکھتے ہیں اس بات کی بیان میں فرماتے ہیں جیسا کہ
واقع ہوا ہی ہمارے زمانے میں عبد الوہاب کے تابعداروں میں جو نجد سے نکلے تھے اور حرمین شریفین پر غالب ہو گئے تھے اور یہ لوگ
فریب سے اپنے تئیں حنبلی مذہب کہتے تھے لیکن وہ لوگ اعتقاد رکھتے تھے کہ وہی لوگ مسلمان ہیں اور جو لوگ انکے اعتقاد کی خلاف
اعتقاد رکھتے ہیں وہی مشرک ہیں اور اسی اعتقاد کی سبب سے اہل سنت و جماعت اور انکی علماء کی قتل کرنیکو مباح کیا تھا یہانتک
کہ اللہ تعالی نے انکی شوکت کو توڑا یعنی انکی بڑائی کی بڑی ہیبت جو لوگوں کے دل میں سمائی تھی سو نکل گئے اور خوب مارے
گئے اور اللہ تعالی نے خراب کیا انکی شہروں کو اور انکی اوپر فتح دیا مسلمانوں کی لشکر کو بارہ سو تینتیس ہجری میں انتہی (فائدہ)
حجاز کی زمین کے سوائی کی زمین نجد کہتے ہیں مشکوۃ المصابیح کی باب ذکر الیمن والشام کے پہلی فصل کے آخر میں بخاری کی روایت سے ایک حدیث ہے
ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے نجد میں زلزلے اور فتنے ہونگے
اور نجد سے شیطان کے لشکر اور شیطان کے مددگار لوگ نکلینگے یہہ خاکسار کہتا ہی کہ یہہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معجزہ کی طور
فرمایا تھا سو ویسا ہی ظاہر ہوا اور وہابیوں کا فتنہ اس ملک میں بھی پہنچا یہاں بھی انشاء اللہ تعالی وہابی لوگ نکالے
جاوینگے پھر یہاں کے وہابی لوگ بھی کئی فرقہ میں ایک وہ ہیں جو ساری مقلدوں کو مشرک جانتے ہیں اور مشرکوں کے حق میں جو آیت
اتری ہی اسکو مقلدوں کے حق میں پڑھتے ہیں اور آپ کسی کی تقلید نہیں کرتی ہیں اور ایسے لوگ دلی اور بنارس اور عظیم آباد
اور [illegible] اور کلکتہ اور [illegible] کے متعلق دیہات وغیرہ مقاموں میں نکلی ہیں اور دوسرے فرقہ تقلید کرتی ہیں
اور جیسا کہ پرانی وہابی لوگ اپنے تئیں حنبلی کہتے تھے ویسا یہہ لوگ بھی اپنے تئیں حنفی کہتے ہیں جیسے بنگالہ میں ڈھاکہ اور
فریدپور اور بریسال کے متعلق دیہات میں دودو [illegible] گروہ کی لوگ اور چاٹگام کی متعلق بعضی دیہات میں مخلص الرحمن
کی گروہ اور بھی کئی قسم کے وہابی لوگ ہیں سو وہ سب طرح سے پہچان پڑتے ہیں کہ یہہ وہابی ہیں سو انکی شناخت یہی ہے کہ اپنے
گروہ کے سوا سبکو مشرک جانتی ہیں اگرچہ ظاہر میں مشرک نہ کہیں بلکہ نماز بھی ساتھ پڑھ لیں مگر کسی مسئلہ میں خلاف ہونگے
اپنے گروہ کے سوا کسی کی بات نہ مانینگے چنانچہ ہندوستان اور بنگالہ کی کتابوں میں ابتک بھی پرانا اعتقاد پرانی وہابیوں کا
موجود ہی جو جانا ہی سو [illegible] وہ یہ ہے کہ یہہ لوگ اپنی گروہ کے سوا سبکو مشرک جاننے کی سبب سے اپنی گروہ کی سوا کسی عالم کی
بات نہیں مانتی حرمین شریفین اور تمام دنیا کے عالم کو پیٹ پالنے والا اور انگریز کا عالم کہتے ہیں یہانتک نوبت پہونچی ہے
کہ [illegible] دغاباز دلی سے جا کر رہا ہی وہ کہتا ہے کہ مولود شریف بدعت سیئہ ہے اور اسمیں قیام کرنا شرک ہے
اور اسی قیام کے سبب سے کہتا ہے کہ العیاذ باللہ روم کا بادشاہ اور حرمین شریفین کے سارے علماء اور ساری لوگ مشرک ہیں

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ بیشک اللہ تعالی جمع نہین کرتا ہی میری امت کو گمراہی پر اشعۃ اللمعات مین
لکھا ہی کہ یہہ ایک خاصیت ہے کہ پروردگار تعالی نے اس امت مرحومہ کو انکی ساتھہ خاص کیا ہی کہ جس بات پر اس امت کے لوگ اتفاق
کرین گے وہ بات حق ہی ہوگی پوری اس حدیث کو اشعۃ اللمعات مین باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ کی دوسرے فصل مین دیکھو
سو اس حدیث کی مخالفت کرکی وہابی لوگ اپنی گروہ کی لوگون سی دو تین آدمیونکا نام لیکر کہتی ہین کہ فلانی فلانی کی
بات مانو اور جو مسئلہ پوچھنا ہو انہین سے پوچھو بس ہی ایک بات ان دغابازونکی فساد مچانیکی واسطی کفایت ہے بھلا
کیا سبب ہے کہ حرمین شریفین جہان قیامت تک دین باقی رہنی کی بشارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہی سو وہان
کے علماء کی جماعت اور اس ملک ہندوستان کے ساری علماء کی جماعت کے مانی اور انکے مسئلہ پوچھنی سی اپنے گروہ کی لوگون کو
منع کرتے ہین اور اپنے گروہ کی دو تین یا چار پانچ عالم کی بات مانی اور انکے مسئلہ پوچھنی کی تاکید کرتی ہین اور لکھنی ہی بیٹھے
ہین تو سنت و جماعت مذہب کے ہزارون علماء کی جماعت کو چھوڑکے اپنی ہی گروہ کی دو تین شخص کو چن لینا اور انکی
اپنی معتقد ہونکو کرنا یہہ تو اپنی وہابی پنے اور لامذہبیکا صاف اقرار کرنا اور سنت و جماعت کے گروہ سی جدا ہو جانا ہی الغرض ایک بات
ہر کلام کی تم لوگ سنو کہ مثلا ایک شخص اچھا پکا سونا ایک سیر لایا ہی اور شہر اور گانون کے لوگون سے کہتا ہی کہ تم لوگ بیچا ہوا
یا سونار کے پاس ہمارا سونا لیجاؤ وہ تاوی اور پرکھی کسوٹی پر کسی اگر اچھا ٹھہرے تو سولہ روپئے تولہ ہمارا سونا خرید کرو
اور ایک دوسرا شخص ایک سیر پیتل ملمع کیا ہوا لایا ہی اور چپ چپ کر ادان لوگون سی کہتا ہی کہ ہمارا سونا بہت اچھا ہے
ہم سترہ روپیہ تولہ بیچتی ہین تم لوگ جو کو مت ہم سی خرید کرلو جب کوئی خریدار کھڑا ہوتا ہی اور کہتا ہی کہ اچھا ہمارے ساتھ چلو
ہم دس بیس سنار کو تمہارا سونا دکھلاکی سب خرید لین گے تب وہ کہتا ہی تمام جہان کے سنار اندھے ہین فقط ہمارے آگاہ ہے اور
ہمارے ساتھہ کے فلانی فلانی کی آنکھ ہے اگر تمکو خریدنا ہو تو ہم لوگون کے آنکھ سے سونا خرید کرو تو اب بھائیو انصاف سی کہو
اج تو نفین کون ٹھگ ہی اور ایسے ٹھگ کی بات کو کوئی عقل والا قبول کریگا یا نہین اور ہم کہتے ہین کہ ہمارے بات کو ہندوستان
اور بنگالہ کے ہزارون سنت و جماعت کے علماء سی اور حرمین شریفین کی سارے علماء سی اور سارے جہان کے سارے سنت و
جماعت علماء سی تحقیق کرلو سچ ٹھہرے تو مانو جھوٹ ٹھہرے تو ہماری بات کو نہ مانو اور ہمکو مطلع کرو تاکہ ہم بھی اس سی توبہ
کرین اور حقیقت مین قیامت تک کی امت لوگ مین جتنا اختلاف ہوگا سب کا فیصلہ آپ فرماگئے ہین مختصر فیصلہ یہ ہے
کہ ایک حدیث جو پہلی مذکور ہو چکی اور دوسری حدیث جو آگے کہتی ہین سارے اختلاف کا فیصلہ کرنیکو کفایت ہے دوسری حدیث
یہ ہے مشکوۃ المصابیح مین باب ثواب ہذہ الامۃ کی دوسری فصل مین انس رضی اللہ عنہ سی روایت ہے انسی کہا کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل امتی مثل المطر لا یدری اولہ خیر ام آخرہ مثل میرے امت کے مانند مینہہ کے ہی دریافت نہین
ہوتا کہ پہلا مینہہ بہتر اور فائدہ پہنچانے والا زیادہ ہے یا اسکا آخر اشعۃ اللمعات مین جو اس حدیث کی شرح ہے اسکا خلاصہ
یہ ہے کہ ساری امت بہتر ہے جیسا مینہہ کے سب کا سب بہتر اور فائدہ مند ہی ویسا ہی امت بہتر ہونے مین سب برابر ہین

یعنی صحابہ کے وقت تک کی ہماری اُمّت نیک ہو نہیں برابر ہیں تو پہلی حدیث اور اس حدیث کا مضمون ملکے یہ بات ثابت ہوئی
کہ صحابہ کے وقت سے لیکر قیامت تک کی جس زمانہ کی اُمّت کی لوگ جس بات پہ اتفاق کرینگی وہ بات گمراہی پر نہوگی تو ایک جگہ
بیٹھکے دو چار آدمی کا بحث و جھگڑا کرنا اور حجت ہے کیونکہ فائدہ نہیں یہ تو جان بچانیکی حکمت ہے اصل بات وہی ہے
جو دو نو حدیثون سے معلوم ہوتی ہی سو جو شخص اپنی بات پر اتفاق دکھلاویگا اسکو تمام زمانہ پہچان جاویگا یہ شخص سچا ہے
جیسے مولود شریف اور قیام کا مسئلہ ہمارے مدینہ کا مسئلہ وغیرہ ہے اور فتح اور مجالس الابرار اور سنت جماعت مذہب کے بہت
کتابون سے یہی بات ثابت ہے کہ مراد اُمّت مطلقہ سے اہل سنت جماعت ہیں اور اہل سنت وجماعت وہی لوگ ہیں کہ جو طریقہ
انکا طریقہ رسول علیہ السلام کا اور انکے اصحاب رضی اللہ عنہم کا ہی اور اہل بدعت مراد نہیں ہیں تو یہان سے لیکے حرمین شریفین تک
ہمکے سارے اہل سنت جماعت کو چھوڑکے جنکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمّت فرمایا ہی نجدی گروہ کی دو تین پانچ
پانچ لوگون کی جنکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے شیطان کا لشکر فرمایا مسئلہ پوچھنا اور انکے مذہب پر چلنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی مخالفت کہلا کہلی کرنا ہی مسلمانو ہمنی تم لوگون کی بڑی خیرخواہی کی ہی کہ اس مسئلہ کا فیصلہ میں ہمنے چھپوا دیا ہمارے حق میں
دعا کرو والسلام انتہت بحروفہا **وقال** العلامہ مولانا الشیخ عبد الحق المحدث الدہلوی فی مدارج النبوۃ اول کسیکہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم شیر داد ثویبہ بود کنیزک ابولہب بضم ثلثہ و فتح واو و سکون تحتانیہ موحدہ و آخر وے این ثویبہ آن شب
کہ چون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم متولد شد بشارت رسانید بابولہب در خانہ عبد اللہ برادر تو پسرے متولد شد ابولہب او را
بمژدگانی آزاد کرد و امر کرد کہ او را شیر دہد حق تعالی این فرح وی سرور کہ ابولہب را از ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کرد در عذاب
وی تخفیف کرد و روز دوشنبہ از وی عذاب برداشت چنانکہ در حدیث آمدہ است و درینجا سند است مر اہل موالید را کہ در شب
میلاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سرور کنند و بذل اموال نمایند یعنی ابولہب کہ کافر بود و قرآن بمذمت وے نازل شدہ چون بسرور
میلاد آنحضرت و بذل شیر جاریہ وی بجہت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جزا دادہ شد تا حال مسلمان کہ مملو است بمحبت و سرور و بذل
مال درین طریق وی چہ باشد ولیکن باید کہ از بدعتہا کہ عوام احداث کردہ اند از تغنی و آلات محرمہ و منکرات خالی باشد تا موجب حرمان
از طریق اتباع نگردد انتہی بحروفہ واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم

آٹھوان باب

بیان میں ہے قیام کے وقت
ذکر ولادت کے اثر ہے **فی کتاب انسان العیون فی سیرۃ الامین المامون** جرت عادۃ
کثیر من الناس اذا سمعوا بذکر وضعہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقوموا تعظیما لہ صلی اللہ علیہ وسلم وہذا القیام بدعۃ لا اصل لہا
لکن ہی بدعۃ حسنۃ لانہ لیس کل بدعۃ مذمومۃ وقد قال سیدنا عمر رضی اللہ تعالی عنہ فی اجتماع الناس لصلاۃ التراویح
نعمت البدعۃ ہی وقد قال العز بن عبد السلام ان البدعۃ تعتریہا الاحکام الخمسۃ وذکروا من امثلۃ کل ما یطول ذکرہ ولا ینافی ذلک قولہ
صلی اللہ علیہ وسلم ایاکم ومحدثات الامور فان کل بدعۃ ضلالۃ وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم من احدث فی امرنا ہذا
شرعا ما لیس منہ فہو رد لان ہذا عام ارید بہ الخاص فقد قال امام الشافعی قدس سرہ ما احدث وخالف کتابا او سنۃ او اجماعا او اثرا

فهو البدعة الضلالة وما احدث من الخير ولم يخالف شيئا من ذلك فهو من البدعة المحمودة وقد جرى
القيام عند ذكر اسمه صلى الله عليه وسلم من عالم الامة ومقتدي الائمة دينا وورعا الامام
تقي الدين السبكي وتابعه على ذلك مشائخ الاسلام في عصره فقد حكى بعضهم ان الامام السبكي اجتمع
عنده جمع كثير من علماء عصره فانشد منشد قول الصرصري رحمه الله في مدحه صلى الله عليه وسلم

قليل لمدح المصطفى الخط بالذهب * على ورق من خط احسن من كتب
وان تنهض الاشراف عند سماعه * قياما صفوفا او جثيا على الركب

فعند ذلك قام الامام السبكي رحمه الله وجميع من بالمجلس فحصل انس كبير بذلك المجلس
ويكفي ذلك في الاقتداء اه ملخصا **وفي كتاب السيرة المحمدية و**
الطريقة الاحمدية لمولانا العلامة المولوي محمد كرامت علي الدهلوي رحمة الله عليه
جرت عادة كثير من الناس اذا سمعوا بذكر وضعه عليه السلام ان يقوموا تعظيما له
عليه السلام وهذا القيام عند ذكر اسمه الشريف من الامام تقي الدين السبكي وتابعه على
ذلك مشائخ الاسلام في عصره اه محرره **وفي السيرة الشامية** جرت عادة
كثير من المحبين اذا سمعوا بذكر وضعه صلى الله عليه وسلم ان يقوموا تعظيما له صلى الله
عليه وسلم وهذا القيام بدعة لا اصل لها وقال في الحجة الصادقة وحسان زمانه
ابو زكريا يحيى بن يوسف الصرصري رحمة الله عليه في قصيدة من ديوانه

قليل لمدح المصطفى الخط بالذهب * على فضة من خط احسن من كتب *
وان تنهض الاشراف عند سماعه * قياما صفوفا او جثيا على الركب *

نقل جواب مولانا عبد الله سراج مفتی الاحناف رحمة الله علیه

[illegible]

اما الله تعظیما له کتب احمد علی عرشه رتبة سمت الرتب ٭ واتفق ان منشدا انشد
هذه القصیدة فی ختم درس شیخ الاسلام الحافظ تقی الدین ابی الحسن السبکی والقضاة والاعیان
بین یدیه فلما وصل المنشد الی قوله وان تنهض الاشراف عند سماعه الی آخر البیت قام الشیخ
للحال قائما علی قدمیه امتثالا لما ذکره الصرصری وحصل للناس ساعة طیبة ذکر ذلک ولده
شیخ الاسلام ابو نصر عبد الوهاب فی ترجمته من الطبقات الکبری انتهت ومراد ازین قول
هذا القیام بدعة لا اصل لها بدعت حسنه است چنانچه صاحب سیرة حلبی تصریح آن فرموده
ومعنی لا اصل لها انه لا نظیر لها ای فی القرون الثلاثة باشد وبعضی از اطلاقات علما
لا اصل لها بمعنی عدم وجود لها نیز واقع است کذا افاده مولانا العلامة محمد سلامة الله علیه الرحمة
وایضا الحامد رحمة الله علیه اما عمل مولد پس اگرچه حادث شده این عمل شریف باین هیئت کذائی
متعارفه نیز بعد انقضای قرون ثلاثه است ولهذا اطلاق بدعت حسنه بر آن
نموده اند چنانچه از قول امام سخاوی ودیگر ائمه دین تصریحش رفت لیکن بنا این عمل
چون اصل بلکه اصول ثلثه استخراج کرده اند ودر ای این اصول ثلثه اصل اصلی در قرون
اصل التخریج ابن حجر که بیانش گذشت نیز پیدا است اطلاق لا اصل لها برین بدعت
حسنه باین اعتبار نمی توان کرد بخلاف قیام که هر چند بعضیها از بدعت حسنه است لیکن
چون برای آن اصلی بمعنی متعارف تخریج نشد اطلاق لا اصل لها برین بدعت حسنه نموده
وهمین است تفاوت در عمل مولد وقیام اگرچه هردو از بدعات
حسنه وامور مستحبه موافق تحقیق وتدقیق اکابر دین است انتهی ٭

وافاد العلامة مولانا وشیخ شیخنا عبد الله سراج الحنفی مفتی مکة المکرمة رحمة الله علیها
اما القیام فانه جار بذکر ولادته صلی الله علیه وسلم عند قراءة المولد الشریف توارثه الائمة
الاعلام واقره الائمة والحکام من غیر نکیر منکر ولا رد راد ولهذا کان مستحسنا ومن یستحق
التعظیم غیره ویکفی اثر عبد الله بن مسعود ما راٰه المسلمون حسنا فهو عند الله حسن والله ولی التوفیق

ترجمہ

والهادي الى سواء الطريق حرره خادم الشريعة والمنهاج عبد الله بن المرحوم عبد الرحمن
سراج المفتي الحنفي بالمسجد الحرام **وسئل** مولانا العلامة الشيخ جمال مفتي مكة المكرمة عن القيام
عند ذكر ولادته هل يجوز ام لا بين حرام عنده … بينوا الجواب **فاجاب** بقوله القيام
عند ذكر مولده الاعظم … السلف استحسنه فهو بدعة حسنة الخ **وسئل** مولانا العلامة الشيخ
عبد الرحمن سراج عن القيام عند ذكر ولادته صلى الله عليه وسلم هو بدعة سيئة ام مستحب او غير ذلك
بينوا توجروا **فاجاب** بقوله القيام عند ذكر ولادته صلى الله عليه وسلم جائز وحسن كما
اختاره علماء الحرمين والروم ومصر والشام من مقلدي الائمة الاربعة المجتهدين الكائن على
سبيل الحجة وعلم ممكن على سبيل الالزام والله سبحانه اعلم امر برقمه خادم الشريعة والمنهاج
عبد الرحمن بن عبد الله سراج الحنفي مفتي مكة المكرمة كان الله لهما حامدا مصليا مسلما

(مهر: عبد الرحمن سراج)

وكتب بعد ذلك مولانا مولوي رحمة الله سلمه الله اصاب من اجاب

(مهر: محمد حسب الله)

وكتب بعده كذلك مفتي المالكية ابو بكر حجي بيسوني محمد لله وحده
وصلى الله على من لا نبي بعده رب زدني علما اما بعد فقد اطلعت على
هذا السؤال وما حرره مفتي الاحناف بمكة المشرفة في الحال هو عين الصواب الموفق للحق
بلا شك ولا ارتياب والله سبحانه وتعالى اعلم وكتب وكيل مفتي الشافعية بمكة المحمية مولانا
محمد سعيد بن محمد بابصيل بعد ذلك ان القيام عند ذكر ولادته صلى الله عليه وسلم قيل انه
مستحب وقيل انه بدعة حسنة ان البدعة تنقسم الى واجبة والى مستحبة والى بقية الاحكام
الخمسة كل هذا العلماء في محله الخ وكتب بعد ذلك مفتي الحنابلة اما القيام مسنون للوالدين
واهل العلم ورشد القوم امر النبي صلى الله عليه وسلم الصحابة حين اتاهم سعد بن معاذ رضي الله
عنه في بني قريظة فقال لهم صلى الله عليه وسلم قوموا الى سيدكم والله سبحانه وتعالى اعلم مرقمه
خلف بن ابراهيم خادم فتاء الحنابلة بمكة المشرفة حالا حامدا مصليا مسلما

وكتب ايضا في جواب السؤال الآخر اما القيام عند ذكر مولده صلى الله عليه وسلم فهو مستحسن و
لا يخالف شرعا ومن تركه مع قيام الناس لاجله اختلاف طبقاتهم فقد سلك مسلك الجفاء
وربما يحصل عليه من اللوم والتوبيخ ما الاخير فيه بل ربما يسلكه الشطح والتعمق والتشويش في انكاره
فانه يؤدي الى استخفاف بالجناب الاعظم صلى الله عليه وسلم فهذه اقاويل العلماء كما تقدم في
اول سنة فقد ذكر فقهائنا رحمهم الله تعالى انه مندوب في حق الوالدين والعالم و سيد القوم
ففي شرح الغاية والفروع والمبدع يوخذ من فعل الامام احمد الجواز وذلك انه ذكر عنده ابراهيم
بن طهمان وكان متكئا فاستوى جالسا وقال لا ينبغي ان يذكر الصالحون فيتكى قال ابن عقيل
فاخذت من هذه حسن الادب فيما يفعله الناس عند ذكر الامام العصر من النهوض لسماع توقيعاته
قال في الفروع ومعلوم ان لتسائل اولى وذكر ابن الجوزي ان ترك القيام كان في الاول
ثم صار ترك القيام كالهوان بالشخص فاستحب لمن يصلح له القيام والله سبحانه وتعالى اعلم
رقمه الحقير خلف بن ابراهيم خادم فتاء الحنابلة بمكة المشرفة وكتب شيخه مولانا محمد
بن عبدالله بن حميد مفتي الحنابلة بمكة المشرفة ان المولد النبوي فصل من السيرة النبوية
ومعلوم استحباب قراءة السيرة الشريفة كلا او بعضا واما القيام عند ذكر ولادته
صلى الله عليه وسلم فهو مقتضى الادب ولا ينافي في شرعها وقد ذكر ابراهيم بن طهمان عند
الامام احمد رضي الله تعالى عنه وكان متكئا فاستوى جالسا وقال لا ينبغي ان
يذكر الصالحون ونتكئ فالقيام اولى خصوصا اذا اعتاد الناس القيام والله سبحانه
وتعالى اعلم كتبه الحقير محمد بن عبدالله بن حميد مفتي الحنابلة بمكة المشرفة لطف الله
به حامدا مصليا مسلما وكتب مولانا محمد بن يحيى مفتي الحنابلة في مكة المشرفة نعم
يجب القيام عند ذكر ولادته صلى الله عليه وسلم لما استحسنه العلماء الاعلام وقد قرأه الذين
قد ذكروا ان عند ذكر ولادته صلى الله عليه وسلم يحضر روحانيته صلى الله عليه وسلم فيجب التعظيم والقيام
والله سبحانه وتعالى اعلم كتبه الفقير الى ربه محمد بن يحيى مفتي الحنابلة في مكة المشرفة اه

فائدہ عظیمۃ فی شرح الشفاء للعلامۃ علی القاری علیہ رحمۃ اللہ الباری فی المجلد الثانی
فی فصل فی المواطن التی تستحب فیہا الصلوٰۃ والسلام علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ابن دینار
وھو محمول علی التابعین المکیین وفقہائہم ان لم یکن فی البیت احد فقل السلام علی النبی ورحمۃ اللہ
وبرکاتہ ای لان روحہ علیہ السلام حاضر فی بیوت اہل الاسلام السلام علینا وعلی
عباد اللہ الصالحین ای من الانبیاء والمرسلین والملائکۃ المقربین السلام علی اہل البیت
لعلہ اراد مؤمنی الجن ورحمۃ اللہ وبرکاتہ انتہی بحروفہ وکتب مولانا حسین بن ابراہیم
مفتی المالکیۃ بمکۃ المحمیۃ القیام عند ذکر ولادۃ سید الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم
استحسنہ کثیر من العلماء واللہ اعلم کتبہ حسین بن ابراہیم مفتی المالکیۃ بمکۃ المحمیۃ
وکتب مولانا محمد عمر بن ابی بکر الرئیس مفتی الشافعیۃ بمکۃ المکرمۃ نعم القیام عند ذکر
ولادتہ صلی اللہ علیہ وسلم استحسنہ العلماء وھو حسن لما یجب علینا من تعظیمہ صلی اللہ علیہ و
سلم کتبہ فقیر ربہ محمد عمر بن ابی بکر الرئیس مفتی الشافعیۃ بمکۃ المکرمۃ وکتب مولانا
عثمان حسن الدمیاطی الشافعی رح القیام عند ذکر ولادۃ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم
فی قراءۃ المولد الشریف تعظیماً لہ صلی اللہ علیہ وسلم امر لا شک فی استحسانہ واستحبابہ
وندبہ ویحصل لفاعلہ من الثواب الحظ الاوفر والخیر الاکبر لانہ تعظیم ای تعظیم للنبی الکریم
ذی الخلق العظیم الذی اخرجنا اللہ بہ من ظلمات الکفر الی نور الایمان وخلصنا بہ من نار الجہل الی
جنات المعارف والایقان فتعظیمہ صلی اللہ علیہ وسلم مسارعۃ الی رضاء رب العالمین
واظہار لاقوی شعائر الدین ومن یعظم شعائر اللہ فانہا من تقوی القلوب ومن یعظم

ترجمہ

قاضی عیاض نے شفا میں اور علامہ قسطلانی نے مواہب میں آنحضرت علیہ السلام کی محبت کی بہت علامتیں بیان کی ہیں من جملہ انکے بڑی علامت آپ کی پیروی کرنا اور آپ کے احوال میں (رزقنا الله اتباعه صلی الله علیہ وسلم) اور آپ کی شریعت پر راضی رہنا اور آپ کا ذکر کثرت سے کرنا اور آپ کے ذکر کے وقت آپ کی تعظیم کرنا اور خشوع اور خضوع کا ظاہر کرنا

حرمات الله فهو خير له عند ربه ذكر القاضي عياض في الشفاء والعلامة القسطلاني في المواهب
علامات كثيرة لمحبة النبي صلى الله عليه وسلم فمن اعظمها الاقتداء به والرضا بما شرعه وكثرة
ذكره وتعظيمه عند ذكره واظهار الخشوع والخضوع والانكسار مع سماع اسمه فكل من احب شيئا
خضع له كما كان كثير من الصحابة بعده اذا ذكروه خشعوا واقشعرت جلودهم وبكوا وكذلك
كان كثير من التابعين فمن بعدهم يفعلون ذلك محبة وتوقيرا وقال العلامة ابن حجر في
المنظم تعظيم النبي صلى الله عليه وسلم بجميع انواع التعظيم التي ليس فيها مشاركة الله في الالوهية
امر مستحسن عند من نور الله ابصارهم وصح الله البوصيري حيث قال ع دع ما ادعته
النصارى في نبيهم * واحكم بما شئت مدحا فيه واحتكم انتهى وثبت في السنة القيام ل
غيره صلى الله عليه وسلم فلان يطلب له من باب اولى روى البخاري ومسلم عن ابي سعيد الخدري
ان ناسا نزلوا على حكم سعد بن معاذ رضي الله عنه فارسل اليه فجاء على حمار فلما دنا
من المسجد قال النبي صلى الله عليه وسلم قوموا الى خيركم او سيدكم قال النووي قال ابو سليمان
الخطابي ان قيام المرؤس للرئيس الفاضل والوالي العادل وقيام المتعلم للعالم مستحب غير
مكروه وعملا بهذا الحديث ثم قال المرجاطي بعد نقل الاحاديث المثبتة للقيام فاستفيد
من مجموع ما ذكرنا استحباب القيام له عند ذكر ولادته لما في ذلك من كمال التعظيم له
صلى الله عليه وسلم لا يقال القيام عند ذكر ولادته بدعة لانا نقول ليس كل بدعة مذمومة
كما اجاب بذلك الامام المحقق المولى ابو زرعة العراقي حين سئل عن فعل المولد امستحب
او مكروه وهل ورد فيه شيء او هل فعله من يقتدى به فاجاب بقوله الوليمة واطعام الطعام

مستحسن کل وقت فکیف اذا انضم السرور بظهور نور النبوة فی هذا الشهر الشریف ولا نعلم ذلک عن السلف ولا یلزم من کونه بدعة کونه مکروها فکم من بدعة مستحبة بل واجبة لو لم ینضم لذلک مفسدة والله الموفق انتہی لفظ شیخنا العلامة ابن حجر فی مولده الکبیر فقال انظر الی ذلک فی القیام عند ذکر ولادته صلی الله علیه وسلم ایضا قد اجتمعت الامة المحمدیة من اهل السنة والجماعة علی استحسان القیام المذکور وقد قال صلی الله علیه وسلم لا تجتمع امتی علی ضلالة قال العلامة المدائنی جرت العادة بقیام الناس اذا انتهی المداح الی ذکر مولده صلی الله علیه وسلم وهی بدعة مستحبة لما فیه من اظهار الفرح والسرور والتعظیم وفی هذا القدر کفایة لمن وفقه الله هداه وصلی الله علی سیدنا محمد وعلی آله واصحابه وسلم تسلیما کثیرا آمین قال بفمه وامر برقمه الفقیر الی الاحسان ربه فی الدنیا والآخرة عثمان الدمیاطی الشافعی خادم طلبة العلم بالمسجد الحرام حالا وبالجامع الازهر سابقا غفر الله له ولجمیع ذنوبه فی الدارین جمیعا مع بر اجابه الجمعین والحمد لله رب العالمین اھ باختصار پس اگر کسی در حضار مجلس شریف مولد شریف تخلف از این قیام سازد و با اتباع حاضرین مجلس در قیام نپردازد البته مورد ملام و هدف سهام سرزنش و عتاب هر خاص و عام باشد که تخلف و انحراف بلا ارتیاب بظاهر شرع که موجب امتثال آن نیم دلیل اعراض و اغماض از تعظیم و تکریم حضرت صلی الله علیه وسلم است و با وجود این محظور شرعی چنین تخلف منافی وابستگی محبت و حسن معاشرت که قطع نظر از امر مندوب و مستحسن موافقت با قوم در امر مباح هم از مستحسنات عادی و عرفی ست و مخالفت در آن قبیح و مذموم که مستلزم نفرت و وحشت جماعت است پس این تخلف و انحراف از موافقت با جماعت هرگز وجهی از جواز ندارد که با وجود مخالفت بفعل جماعت مستلزم انحراف از تعظیم کسی است که معظم و مکرم نزد خدا و جمیع انبیاء و سائر برایا است انتہی بالافادہ مولانا العلامة الشیخ محمد سلامة الله علیه الرحمة باختصار والتقاطه وافاد مولانا العلامة استاذنا الحبر الفهامة ابو البرکات رکن الدین محمد المدعو بابا علی قدس سره فی جواب سوال چه میفرمایند علمای دین و مفتیان شرع متین در مولد شریف و نمودن مجلس و اقامت کردن چنین ذکر مولد شریف او کدام حدیث محل منیر مایند خصوص ماه ربیع الاول که از دریافت آن تقویت جواب شکر گرده بینوا و توجروا حامدا و مصلیا در پرده مباد که ذکر ولادت شریف آنحضرت صلی الله علیه وسلم

همچنان ذکر معراج و غزوات و معجزات و مانند اینها بروایات معتمدهٔ معتبره در هر وقت و هر مکان ظاهر بلا تقیید و تعیین تاریخ و ماه و تعیین
از بدعات منکره او مجتنباً زبان عربی باشد یا فارسی یا اردو و نثر باشد یا نظم بالاتفاق از مثوبات است و خیر محض و موجب
تقویت ایمان و اما تعیین آن در شهر ربیع الاول و در شب دوازدهم هم آن یا در روز دو شنبه پس نزد محققین مانند امام نووی و حافظ
ابو شامه استاذ امام نووی و ابن جوزی و شیخ ابو موسی زرهونی و علامه ناصر الدین مبارک معروف بابن طباخ و جلال الدین
سیوطی و علامه ظهیر الدین جعفر و محمد بن علی دمشقی مصنف سبل الهدی و امام برزنجی و شیخ عبد الحق محدث دهلوی و غیرهم مدحت
اسرار هم پس از امور مستحسنه است و از ادلهٔ قویه مندان شکر منعم حقیقی مثبت شده و توضیحش آنکه قال الحافظ ابن حجر قد ظهر لی
تخریجها على أصل ثابت و هو ما ثبت في الصحيحين ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قدم المدينة فوجد اليهود يصومون يوم
عاشوراء فسألهم فقالوا هذا يوم غرق الله فيه فرعون و نجى موسى فنحن نصومه شكراً لله تعالى على ما من به في يوم معين من اسداء
او دفع نقمة و يعاد ذلك في نظير ذلك اليوم من كل سنة والشكر لله تعالى يحصل بانواع العبادات من الصيام والسجود والصدقة
والتلاوة واي نعمة اعظم من النعمة ببروز هذا النبي الكريم نبي الرحمة في ذلك اليوم وعلى هذا فينبغي ان يتحرى اليوم بعينه
ليطابق قصة موسى في يوم عاشوراء و نیز در حدیث صحیح آمده که در مورد آنحضرت صلی الله علیه وسلم حضرت بلال را که ترک کن
روزه دو شنبه را که من پیدا شده ام و دران روز و شنبه نیست مراد آنکه این حدیث اصل است در جواز تعیین یعنی مولد النبی
ثبت است آن دعوی را آنچه خطیب قسطلانی در مواهب لدنیه افاده فرموده اذا کان یوم الجمعة التی خلق فیه آدم علیه السلام
خص بساعة الصلاة فيها عند مسلم فيسأل الله فيها خيراً الا اعطاه اياه فما بالك بالساعة التي ولد فيها سيد المرسلين انتهى
و علامه جلال الدین سیوطی رساله مبسوط در اثبات دعوی مذکوره تصنیف کرده و داد انصاف داده و من شاء الاطلاع
علیها فلیرجع الیها المرام برای اثبات مجلس میلاد شریف مطلقاً و مقیداً دلائل کثیره دارند و برای استحباب آنها کتابی ضخیم
باید و فیما نقلناه کفایة لمن انصف و خالف الضعف ولا تتبع الهوى باقی ماند قیل و قال در قیام هنگام ولادت با برکت حضرت سید انام
علیه الصلوة والسلام پس باید دانست که اصل قیام برای تعظیم ثابت و متحقق است در صحیحین بروایت ابو سعید خدری
ثابت شده که هرگاه سعد بن معاذ نزد رسول خدا صلی الله علیه وسلم حاضر شده فرمودند که قوموا الی سیدکم یعنی
استاده شوید بجهت سردار خود و امام نووی و خطابی تصریح فرمودند باینکه قیام رعایا برای تعظیم حاکم عادل و قیام شاگرد
بجهت تعظیم استاد مستحب است نه مکروه بدلیل این حدیث و احادیث دیگر درین باب نیز مروی است بخوف اطناب
از ذکر آنها معذورم ثم المرام چون اصل الحکم برای جواز قیام تعظیمی مهیا شد پس قیام ممدوح بنیت تعظیم و تکریم
آنحضرت صلی الله علیه وسلم بدعت سیئه نباشد بلکه محققین متاخرین باستحسانش تصریح کردند قال عثمان بن حسن الدمیاطی
الشافعی قد اجتمعت الامة المحمدية من اهل السنة والجماعة على استحسان القيام المذكور وقال صلى الله عليه وسلم لا تجتمع
امتي على الضلالة و قال عبد الله بن عبد الرحمن سراج اما القيام اذا جاء ذكر ولادته عند قراءة المولد الشريف فتواترته الائمة

من غیر نکیر فلهذا کان حسنا وکفی فیه اثر عبد الله بن مسعود رضی الله تعالی عنه ما رآه المسلمون حسنا فهو عند الله حسن علاوه اکرام کا
از آیه کریمه وتعزروه وتوقروه وجوب تعظیم آنحضرت صلی الله علیه وسلم ثبت شده پس قیام مذکور که از افراد تعظیم است
نیز بپایه ثبوت مستحکم باشد ودر هدایه مذکور است که اعمال مصار نزد امام اعظم وابو یوسف ومحمد رح ونزد همه فقهاء معتبر است
تا معتقد استی در آن موجود باشد وظاهر است که همه علماء حرمین شریفین واکثر علماء هند استحسان قیام ممدوح فتوی داده اند
پس عمل ایشان بطریق اولی قابل استناد باشد باجماع هر گاه توارث عامه مسلمین حجت قطعی باشد پس توارث علمای حرمین
شریفین هم حجت قطعی باشد فی البدایة فی الاذان فصل الوقت بحجر الفجر من النصف الاخیر من اللیل لتوارث اهل الحرمین انتهی
وقاضی ناصر الدین علیه الرحمة بیضاوی در تفسیر انوار التنزیل افاده فرموده وقرء الباقون ملک وهو المختار لانه قراءة
اهل الحرمین انتهی چون قراءت اهل حرمین برای مذهب مختار حجتی باشد پس فعل ایشان یعنی قیام تعظیمی نزد
متبعان سنت نیز حجت باشد وهر که فتوی داده که محفل مولود بدعت سیئه است در قرون ثلثه نبود از طریق
مستقیم انحراف ورزیده زیرا که دلیلش بطبق شکل اول چنان میشود که محفل مذکور در قرون ثلثه نبود وآنچه در قرون
ثلثه نباشد آن بدعت سیئه باشد پس منتج مطلوب است لابد که کبری را بدلیل محکم مدلل کنند ودونه خرط القتاد
کما لا یخفی لاهل السداد وتحقیق بحث در رساله انجاز نافعه وتفصیل تعیین در رساله هدایة النجدین واثبات
محفل شریف وقیام منیف در رساله اشباع الکلام مذکور است من شاء الاطلاع علیها فلیرجع الیها
والله اعلم وعلمه اتم حرره ابو البرکات رکن الدین محمد المدعو بتراب علی
عفی عنه انتهی کلامه وعنه والله سبحانه وتعالی اعلم وعلمه اتم الحمد لله اولا و
آخرا وظاهرا وباطنا وصلی الله تعالی علی خیر خلقه محمد و
آله وصحبه وسلم تسلیما کثیرا کثیرا

کتبه العبد الضعیف
الراجی رحمة ربه الحق
محمد عبد الحق
عفی عنه

تقریظ عمدۃ العلماء زبدۃ العرفاء حضرت مرشدنا و مولانا شاہ ابوالخیر

فاروقی نقشبندی مجددی نفعنا اللہ بطول بقائہ درخیر ۴ بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفی
اما بعد ابوالخیر احمدی میطالعہ این رسالہ شریفہ مشرف شد جزاہ اللہ مؤلفہ خیرا و اسبغ علیہ النعم فی الدنیا والآخرۃ
بسیار خوب و زیبا نوشتہ اند و ہر چہ نوشتہ اند صحیح است و معمول صلحای حرمین است و جناب مؤلف عمدۃ الفقہا فی زماننا و در صلاح
تقوی و استقامت علم و عمل صد جای ہندوستان کہ در حرمین محترمین نظیر خود ندارند مجددی مشرب حنفی مذہب صدیقی نسب ذاتہ
بقیۃ سلف اند و امید از حق تعالی دارم کہ خلف گردند بارک اللہ فی عمرہ و علمہ و ارشادہ آمین

ابوالخیر عبداللہ بن عمر
الفاروقی النقشبندی

تقریظ عمدۃ الواصلین زبدۃ المقربین حضرت مولانا شاہ حاجی امداد اللہ صاحب فاروقی چشتی مہاجر مکہ معظمہ

مؤلف علامہ جامع الشریعۃ والطریقۃ نے جو کچھ یہ رسالہ الدر المنظم فی بیان حکم مولد النبی الاعظم میں تحریر کیا وہ عین صواب ہے فقیر کا بھی
یہی اعتقاد ہے اور اکثر مشائخ عظام کو اسی طریقہ پر پایا خداوند تعالی مؤلف کے علم و عمل میں برکت زیادہ عطا فرماوے

العبد الضعیف فقیر امداد اللہ الچشتی الصابری عفی اللہ عنہ

محمد امداد اللہ فاروقی

تقریظ جناب مولوی محمد رحمت اللہ صاحب مہاجر مکہ معظمہ

اس رسالہ کو میں نے اول سے آخر تک اچھی طرح سنا اسکا اسلوب عجیب اور طرز غریب بہت ہی پسند آیا اگر اسکی وصف میں کچھ لکھوں
تو لوگ اوسی مبالغہ پر حمل کرینگی اسلئے اوسی چھوڑ کر دعا پر اکتفا کرتا ہوں کہ خداتعالی اسکی مصنف محقق منصف کو اجر جمیل اور
ثواب جزیل عطا فرماوی اور اس رسالہ سے منکروں کی تعصب بیجا کو توڑ کے اونکو راہ راست پر لاوی اور مصنف کے علم اور فیض
اور تندرستی میں برکت بخشی اور میرے اساتذہ کرام کا اور میرا عقیدہ مولد شریف کے باب میں قدیم سے یہی تہا اور یہی
بلکہ حلفیہ یہ ظاہر کرتا ہوں کہ میرا ارادہ یہ ہے کہ ع بر ین زیستم ہم بر ین بگذرم ۔ اور وہ عقیدہ یہ ہے کہ انعقاد مجلس
مولود شریف بشرطیکہ منکرات سے خالی ہو جیسے تغنی اور باجا اور کثرت سے روشنی بیہودہ نہ ہو بلکہ روایات صحیحہ کے موافق ذکر
معجزات اور ذکر ولادت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا جاوی اور بعد اوسکے اگر طعام پختہ یا شیرینی بہی تقسیم کیجاوی
اوسمین کچھہ ہرج نہیں بلکہ اس زمانہ میں جو ہر طرف سے پادریوں کا شور اور بازاروں میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور انکی
دین کی مذمت کرتے ہیں اور دوسری طرف سے آریہ لوگ جو خدا اونکو ہدایت کرے پادریوں کی طرح بلکہ اون سے زیادہ شور
مچارہے ہیں ایسی محفل کا انعقاد اون شروط کی ساتہہ جو میں اوپر ذکر کی اسوقت میں فرض کفایہ ہے میں مسلمان بہائیوں
کو بطور نصیحت کے کہتا ہوں کہ ایسی مجلسوں کے کرنے سے نہ رکیں اور اقوال بیجا منکروں کیطرف جو تعصب سے کہتے ہیں
ہرگز التفات نہ کریں و تعیین یوم میں اگر یہ عقیدہ نہو کہ اس دن کے سوا اور دن جائز نہیں تو کچھ بہی ہرج نہیں
اور جواز اسکا بخوبی ثابت ہے اور قیام وقت ذکر میلاد کے چہہ سو برس سے جمہور علماء صالحین نے متکلمین اور صوفیہ
صافیہ اور علماء محدثین نے جائز کیا ہے اور جناب مصنف رسالہ نے اچھی طرح ان امور کو ظاہر کیا ہے اور تعجب ہے کہ

ان منکرون سے کہ ایسی طرح سے کرنا کہانی مغربی کی متعلق ہو کر جمہور سلف صالح کو متکلمین اور محدثین اور صوفیہ صافیہ سے ایک ہی لکیر مین
پرو دیا اور انکو ضال مضل بتلایا اور خدا سے نہ ڈرے کہ یہی اون لوگون کے استاد اور پیر بھی تھے مثل حضرت شاہ عبد الرحیم دہلوی کے
اور اونکی صاحبزادے شاہ ولی اللہ محدث اور اونکی صاحبزادی شاہ رفیع الدین دہلوی اور اونکی بھائی شاہ عبد العزیز دہلوی
اور اونکی نواسے حضرت مولانا محمد اسحق دہلوی قدس اللہ اسرارہم سب کے سب انہیں ضال مضل مین داخل ہو جاتے مین
آہ ایسی تیزی پر کہ جسکی موافق جمہور متکلمین اور محدثین اور صوفیہ سے حرمین اور مصر اور شام اور یمن اور کوردیار عجم
مین لاکھون گمراہی مین جہان اور یہہ حضرات چند ہدایت پر۔ یا اللہ ہمین اور اونکو ہدایت کر اور سیدھے رستہ پر چلا
آمین ثم آمین اور وہ جو بعضی میری طرف نسبت کرتے مین کہ عرب کے خوف سے تقیہ کے طور پر سکوت کرتا ہون اور حق
ظاہر نہیں کرتا بالکل جھوٹ ہے اور اونکا قول محض غلط وہی ہے مین بحلف کہتا ہون کہ مین نے کبھی حضرت سلطان کے
سامنے جو میرے نزدیک خلاف واقع ہو اونکی رعایت یا اونکی وزرا اور امرا کی رعایت سے کبھی نہیں کہا بلکہ صاف صاف
دونون دفعہ مین جو مین بلایا گیا ہون کہتا رہا ہون اور کبھی خیال نہیں کیا کہ حضرت سلطان المعظم یا اونکی وزرا
امرا ناراض ہونگی اور میرا جیلخانہ ہوگا اور گفتگو جو عثمان نوری پاشا کہ بڑے پاشا مہیب اور زبردست تھے اور لوگ اونکے
حکم کی مخالفت کو بڑین امور کا سمجھتے تھے میری گفتگو سخت جو مجلس عام مین ہوئی تمام حجاز والی خاص حرمین والے
بڑے چھوٹے سب بخوبی جانتے ہین بلا اگر مین تقیہ کرتا تو ان حضرات منکرین کے خوف سے تقیہ کرتا مجھکو یقین ہے
کہ جب انکے ہاتھ سے امام سبکی اور جلال الدین سیوطی اور ابن حجر اور عبد الرزاق عالم تقوی شعار خاصکر اونکے استادوں
اور پیرون مین شاہ عبد الرحیم اور شاہ ولی اللہ اور اونکی بیٹے شاہ رفیع الدین اور شاہ عبد العزیز اور اونکی نواسے مولوی
محمد اسحق قدس اللہ اسرارہم نہ چھوٹے تو مین غریب اونکی سلسلہ اور شاگردون مین شامل ہون اور نہ سلسلہ پیروان مین
کس طرح چھوٹونگا یہہ تو ہر طرح سے تفسیق اور بلکہ تکفیر مین بھی قصور نکرینگے پر مین اونکے ان حرکات سے
نہیں ڈرتا اور جو میرے ان اقوال کی تائید اور جناب محقق مصنف رسالہ کے سے جابجا تحریر فرمائی ہے اسی پر
اکتفا کرتا ہون واللہ اعلم وعلمہ اتم فقط امر برقمہ وقال بفمہ الراجی رحمۃ ربہ المنان
محمد رحمت اللہ بن خلیل الرحمن غفر لهما اللہ الحنان

رحمت اللہ محمد ۱۲۹۳

تقریظ جناب مولوی سید حمزہ صاحب شاگرد جناب مولانا مولوی رشید احمد صاحب محدث گنگوہی ادام اللہ فیضہ

الحمد للہ الذی امتنا بولادۃ النبی الاکرم والصلوۃ علی رسولہ الذی امرنا باتباع السواد الاعظم وعلی الہ واصحابہ
اجمعین الی یوم الدین اما بعد عرض کرتا ہون کہ یہہ رسالہ الدر المنظم فی مولد النبی الاعظم اس ناچیز کی نظر سے گزرا اسکا
ہر مضمون لاجواب ہے اور پسندیدہ اولوالالباب اور کیونکر نہو کہ اسکی مصنف تحقیق مین کالشمس فی نصف النہار ہین

اور تقریظین منبع الاسرار علمای عرب شام و روم و مصر کی مستند بلکہ کافہ فضلای عالم کے متعلق چھپا کر اونکا علم و ذکا مشہور ہے
ویساہی ورع و اتقا مشتہر امید ہے کہ یہہ کتاب مقبول خاص و عام ہوگی اور حرز جان اہل اسلام کیونکہ اسمین مجلس مولد شریف
کا ثبوت ہی وہ مجلس شریف کہ جو گلدستہ خوبی و زین ہے اور عطر مجموعہ فلاح المتقین وہ مجلس کہ جو امور مذکورہ ذیل پر مشتمل ہے
ذکر ولادت سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم استعمال خوشبو آراستگی مکان ذکر شیرینی کثرت درود شریف قیام
تراحی لتعظیم بوقت ذکر مبارک کی خوبی جسمین فضائل و مدح و بیان ولادت داخل ہے اس آیہ شریفہ سے بوجہ احسن استفاد
ہوتی ہے کلا نقص علیک من انباء الرسل ما نثبت بہ فوادک وجاءک فی ہذہ الحق وموعظۃ وذکری للمومنین اوجب فی ذکر رسل
تثبیت فواد اور موعظۃ اور ذکری کا متمر سو فاظنک بذکر سید المرسلین حبیب احسن الخالقین فتنبہ وکن من الشاکرین
ولختام خیر المنعمین اس آیہ شریفہ سے یہہ بھی واضح ہوا کہ یہہ ذکر شریف افراد وعظ مین داخل ہے بلکہ اعلی و اہم بھی ہے
یہہ ذریعہ عمدہ ازدیاد محبت سرور کائنات کا ہی اور محبت ذریعہ کمال اتباع کا ہے کما لا یخفی علی المنصفین الماہرین
نیز ظاہر ہے کہ جو مومن ہے وہ محبوب بالنفس و جان سے محبت رکھیگا جو آپ سے محبت رکھیگا آپ کا ذکر کثرت سے کریگا
پس معلوم ہوا کہ جو مومن ہے آپ کا ذکر کثرت سے کریگا دونون مقدمے اس قیاس کے دو حدیثون مسطورہ ذیل سے
ثابت ہین اول سے اول ثانی سے ثانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے فرمایا
کہ تو مومن نہوگا جبتک ہر محبوب سے مجھے محبوب تر نہ جانیگا دوسری حدیث مین من احب شیأ اکثر ذکرہ استعمال خوشبو خواہ عطر کا
لگایا جاوی یا حاضرین پر چھڑکا جاوی یا کپڑون پر ملا جاوے سنت کلی کے افراد ہین جسکا استعمال خوشبو ہے
اور وہ ایک فعل ہے محبوب عالم کے افعال محبوبہ سے پس سنت سنیہ پر عمل کرنا اور اپنے اخوان کو ایسی عمل مین شریک کرنا
مزید مراتب ایمانیہ کا باعث نہوگا تو کیا ہوگا: آراستگی مکان کہ آراستگی سے مراد عمدہ فرش اور چوکی ہے فرش سے مہمانون
کی خاطر اور چوکی سے ذکر کی تعظیم مقصود ہوتی ہے دونون کے نظائر بہت سی شریعت مین موجود ہین خطبہ وعظ اور
قرات حدیث اور حضرت حسان کے لئے منبر کا ہونا نیز قرات حدیث اور وعظ کے واسطے چوکی کا تعامل دلیل کافی ہے
ثبوت تعظیم ذکر پر بھی مہمانون کی خاطر حدیث شریف سے ایک نظیر واضح کرتا ہون جب حضرت ام ایمن زیارت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر ہوا کرتی تھین سرور مخلوقات علیہ الف الف تحیات اپنی ردای مبارک اونکے واسطے بچھایا
کرتے تھے اگر کوئی کہے وہ رضاعی مان تھین اونکی تعظیم کیونکر نفرماتے ہم کہینگے جب ایسا ارشاد آیا حق کا ایسا
خیال کرے پھر ہمکو اپنے بزرگون اور بھائیون کا خیال بدرجہ اولی چاہیے شیرینی حدیث صحیح مین آیا ہے کہ جب رسالتپناہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرماتے تھے حضرت ام المومنین زینب رضی اللہ عنہا عسل پیش کیا کرتی تھین معلوم
ہوا کہ ہدیہ صحیح پر فتوح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے اور شکریہ قدوم اور مومن کے لئے شیرینی خوب چیز ہے اور صحت
ساتھہ ثابت ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مٹھاس بہت مرغوب تھی پس آپ کے ہدیہ کے لئے

اور آپ کی امت کے خاطرداری لئی مٹہائی بہت مناسب ہے کہ ہم ایصال ثواب بنیت ضیافت جناب چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار
ہم کثرت درود فضائلہا لا تحتاج الی البیان قیام مستحسنات جمہور علماء ہے مستحسنات علماء کا انکار کون کر سکتا ہے
انکار سے بہت سے مسائل فقہیہ اور احادیث کا انکار لازم آتا ہے اعاذنا اللہ منہ خلاصہ جو کہ علت کے جو بیان تحریر ہیں اونکی خدمت میں
عرض کرتا ہوں کہ وجہ استحسان علماء کی یہ ہے کہ یہ قضیہ مجربہ ہے کہ اس وقت خاص میں خواص امت کو مشاہدہ جمال
مصطفوی حاصل ہوتا ہے اور مشاہدہ کے واسطے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مجلس میں تشریف لانا ضروری نہیں
بلکہ ارتفاع حجاب کافی ہے اسکی ایک نظیر محسوسات میں آفتاب ہے کہ اوسکی لئے ایک جگہ معین ہے اور ہر اہل بصر ہر مکان میں
اوسکی روشنی سے فائدہ اوٹہاتا ہے نابینا البتہ روشنی کا معتقد ہے پس علماء کہ حکماء امت ہیں مستحسن سمجھے کہ اہل وجد
و ذوق کی تقلید سے عوام بھی بہ نیت استحسان قیام کر لیا کریں ہکذا افادنی شیخی سید العاشقین امداد اللہ العالمین والعلماء
متع اللہ ظلہ علی رؤس المستفیدین **فائدہ** جب یہ مجلس احسن مرتب ہوئی تو اوسکی ہیئت کذائی بدعت کے
قبیل سے نہوئی بلکہ مثل تدوین کتب احادیث و بنای مدارس و ایجاد علوم آلیہ کے ہوئی اور یہ مجلس مطلق فعل خیر
لطیفہ جب بریانی کا طباق سامنے آتا ہے تو ہم لوگ اوسکی ہیئت کذائی پر اعتراض نہیں کرتی بلکہ جھٹ پٹ پیٹ میں
چٹ کر کلیہ کلوا من الطیبات میں داخل کر لیتے ہیں پس مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس مجموعہ حسنات کو بھی واعملوا صالحا
کی تحت میں داخل کہیں تدافعی یہ مجلس فعل حسن ہے تو اوسکی ہر جزو کیوں حسن نہوگی بلکہ احکام آیۃ کی تعمیل ہوگی ادع
الی سبیل ربک تعاونوا علی البر والتقوی الدال علی الخیر کفاعلہ وغیرہا التحقیق و تخصیص وقت حدیث شریف میں آیا ہے
کہ اگر وظیفہ شبانہ رہ جاوے تو دوسرے دن ظہر سے اول پڑھ لیا کرو لفظ (وظیفۂ شب) سے دلالت ہی تخصیص وقت کی
منسوبیت پر نیز اونکو پڑہنے کی واسطی فرمانا دلیل ہے پسندیدگی مداومت پر اور بہت سے احادیث سے خوبی مداومت
ثابت ہے پس مداومت فعل خیر کے بہت مناسب ہے اس زمانہ میں تو لابد منہ کی قبیل سے ہے کیونکہ جو لوگ وعظ
تام سے نفرت کرتے ہیں اونکو احکام خداوندی سنانیکی کوئی صورت اس نالایق ننگ خلایق کے نزدیک سوا اسکی نہیں
پس اسکی اشاعت پر کوشش علماء کو ضروری ہے واضح ہو کہ امور مذکورہ بالا کی اور بہت سی براہین موجود ہیں مگر
تفصیل اس مقام کی مناسب نہیں جسکو زیادت مطلوب ہو اس رسالہ شریفہ اور انوار ساطعہ وغیرہا کتب محققین
سے ملسکتے ہیں **تنبیہ** مجلس متقدس مولود عبارت مجموعہ امور خیر سے ہے جیسا کہ کتب معتبرہ سے پیرشاہ ہیں اگر
کوئی اپنی جہالت یا ہوای نفسانی سے اسمیں کچھ خرابی ملاوے تو اوس شخص کے فعل کی وجہ سے یہ مجلس متقدس مطلق
الاطلاق خراب کہلاویگی جس طرح کہ نماز جو شارع کی ہوئی ہے اور فعل حسن ہے کسی نمازی کی خرابی خلط کر دینے سے نہ بگاڑی جاوے گی واللہ اعلم
وہو یہدی من یشاء الی سواء السبیل حررہ المفتقر الی امداد اللہ القوی حمزہ المعوی الدہلوی المقیم ببلدۃ الامین
یوم الدین ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین اللہم متعنی فی احد الحرمین علی الایمان واعفنی یوم الفزع الاکبر

تقریظ جناب مولوی عبد السمیع صاحب مؤلف انوار ساطعہ

الحمد للہ سرًّا وجہارًا والصلوٰۃ علی النبی وآلہ لیلًا ونہارًا اما بعد کس صدق کے آدمیونکا باہمی شقاق اور باتون مین پہوٹ اور افتراق
دیکہکر دل مین خیالات آتے تہے یا رب العالمین وہ تیری بندی سلف صالحین کیسے تہے جنکا سینہ غبار کینہ سے صاف انکہین حیا دلین انصاف
محبت رسول انکی اصل طینت اتباع حق انکی جبلی فطرت اپنی خیالات مین تہا کہ یکایک غیب سے آگاہ کیا گیا کہ ای عبد السمیع بدل
تیرا دہیان کیسے ہے کیا حدیث رسول آپکو خبر ہے کہ فرمایا لا یزال من امتی امۃ قائمۃ بامر اللہ اور فرمایا لا تزال طائفۃ من امتی ظاہرین علی الحق
بس اللہ کی پیاری بندے سدا ہینگی حق کرینگی حق کہینگی ازانجملہ دیکہو مہاجر مقیم حرم صراط مستقیم پر ثابت قدم صوفی فقیہ محدث مولوی محمد الحق
حلال معضلات دقیق کاشف حجاب صحیح احق جناب مولوی عبد الحق بقاہ اللہ الی درجات الکمال ملتقاً عن طریق وقعی جنابمن نے تحقیق
انکی تصنیف رسالہ الدر المنظم فی بیان حکم مولد النبی الاعظم کہا معلوم کیا کہ اسکا مصنف مجسم انصاف کا تپلا ہے تقریظ کا نشان اور اطلاق کا
پتا ہے مولد شریف مع القیام کا استحباب سورج سے زیادہ روشن ہے اجتناب تعصب قوم کہ یہ محققین اہل سنت کا ہی مذہب قلم الحروف کا بہی یہی عمل اور عقیدہ
یقین ہے ہیں جانتا کہ انہین کو ماحین ترددکیلیے کیا کلام اللہ مین نہین پڑہا ہے واشکروا نعمۃ اللہ ان کنتم ایاہ تعبدون
اور کیا نہین پڑہا قل بفضل اللہ وبرحمتہ فبذلک فلیفرحوا ہو خیر مما یجمعون اور سب لیے زید وغیرہ محدثین کی تصنیفات مین دیکہو
کہ منجملہ اسماء مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک اسم مبارک آپکا نعمۃ اللہ بہی ہے اور فضل اللہ اور رحمت بہی ہے پہر مولد شریف
اوس نعمت الٰہی کا شکر اور رحمت اور فضل الٰہی کا فرحت وسرور ہی تو ہے اور شکر ادا ہوتا ہے انواع عبادات سے مثل تلاوت آیات قرآن
قرائت معجزات مشتملہ الانس مع الجان واطعام طعام دعوت اہل اسلام یہ سب کچہ مجلس شریف مین موجود ہے اور جو سامان استعمال عطر
وزینت واجتماع مومنین واحباب وعشیرہ واہل قرابت ہی یہ سب سامان سرور وفرحت ہے بنا برعلیہ محفل داخل تحت مضمون
ارشاد حضرت رب العزت ہے جو فضل اللہ اور رحمت الٰہی کی فرحت سرور اور بجا آوری شکر نعمت اللہ کی ہدایت ہے اور کیا
نہین پڑہا اونہون نے ومن یعظم شعائر اللہ فانہا من تقوی القلوب اور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اعظم شعائر اللہ مین سے ہین
پہر حضرت ایسے اعظم شعائر اللہ کی ظہور کا بیان ہو اور سوقت تعظیماً کہڑا ہونا اور درود وسلام پڑہنا کیونکر بدعت ضلالت ہوجاوے
منعم ومحسن کے شکر اور آثار کے تعظیم بعینہ منعم ومحسن کی تعظیم ہے تو مولوی اسمٰعیل صاحب صراط مستقیم مطبوعہ ہاشمی میرٹھ
صفحہ شانزدہم مین لکہتے ہین تا زفروغ حب منعم است تعظیم شعائر او مثل تعظیم نام او وکلام او ودیار او وسلاح او وحقی کہ در
مسکن او چنانچہ ہر کسیکہ ممارست این امور کردہ و مجالست با حقوق شناسان از امرای عظام بلا حجیم مصاحبان کرام
و تعظیم الشان او فرمان او شاہی تخت بادشاہی را دیدہ یا شنیدہ نخواہند چون تعظیم شعائر منعم کمال ... باعث تعظیم
ہر چہ مؤید حب و مروج شکر او باشد میگردد انتہی اور مولوی اسمٰعیل تو اولیای کرام کی محبت کو علامت تقوی اور داخل تعظیم
آیہ ومن یعظم شعائر اللہ فرماتے ہین بہلا حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی محبت وتعظیم وفرحت وجہ پاکر کیونکر تعمیل آیہ

ومن یعظم شعائر اللہ ہنو کی عبارت انکی صراط مستقیم صفحہ ۱۴۳ میں یہ ہے اگر نیک تامل کنی دریابی کہ محبت امثال این کرام خود شعائر
ایمان محبت و علامت تقوی اوست الخ ومن یعظم شعائر اللہ فانہا من تقوی القلوب انتہی کلام اس کلام نقل کرنے سے انکو یہہ بھی منظور ہے
کہ جو بعض مغالطہ دینے والی ہوتو انکو شک میں ڈالتی ہیں کہ یہہ آیۃ تو فلان مقصد میں نازل ہوئی ہے پر استدلال کیا تو یہہ مغالطہ
تحت بیجا ہے کیونکہ علماء اصول فقہ کے نزدیک عموم الفاظ پر حکم دیا جاتا ہے خصوص اسباب نزول وغیرہ پر منحصر نہیں رہتا اسی بناء پر
مولوی محمد اسمعیل نے عموم لفظ شعائر اللہ میں تعظیم اولیاء کرام کو داخل کیا ہے پس نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے محبت و تعظیم بدرجہ اولی
اسمین داخل ہے اب اگر کوئی یہہ وسوسہ پہیلائے کہ یہہ قیام محدث ہے تو ہم کہینگے محدث ہونا کچھ موجب نقص نہیں
اور نہ سکو مذموم ہونا کچھ ضروری ہے وجہ اول یہہ کہ جو امر جدید کسی دلیل شرعی کی تحت میں داخل ہو اوسکو علماء بدعت حسنہ
سنت حکمیہ کہتے ہیں غایت سو یہی کہ بخصوصہ ظہور اوسکا بعد میں ہوا حسنہ اور سنت اسلیئے کہ وہ عموم مندوبات شرعی میں داخل ہے
اور یہہ قیام مروج ایسا ہی ہے تشریح اسکی یہہ ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی تعظیم نصوص قرآنی سے ثابت ہے وتعزروہ
وتوقروہ وصلوا علیہ وسلموا ومن یعظم شعائر اللہ ان آیات و دیگر مقامات سے تعظیم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک مفہوم کلی ثابت ہوا
اور جب مفہوم کلی کا ثبوت ہوا تو اوسکی کل افراد کا ثبوت ہوگیا فرق اسقدر ہے کہ بعض افراد تعظیمی وہ ہیں جو عہد قرون
ثلثہ میں ظاہر ہوگئے اور بعض وہ ہیں جو بعد میں ظاہر ہوئے سو اس صورت میں تغیر و تبدل اصل ماہیت میں نہیں کیونکہ نوع
مقتضای جمیع اپنی افراد میں نہیں ہوتا بناء علیہ ہی تعظیم کے مشروعیت کا حکم جو افراد موجودہ قرون ثلثہ میں تہا افراد ما
بعد میں بہی باقی رہا اور افراد حدیثہ میں جو تغایر اور تخالف ہی وہ ہیئت و تشخص کا اختلاف ہے سو یہہ کچھ مضر نہیں حضرت شاہ
ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ رسالہ انتباہ میں لکہتے ہیں باید دانست کہ یکی از نعم خدای تعالی بر امت مصطفویہ علی صاحبہا الصلوۃ
والتسلیمات آنست کہ تا امروز سلسلہ انکا ایشان تا حضرت پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحیح و ثابت است واگرچہ اوائل امت را
با اواخر امت در بعض امور اختلاف بودہ است پس صوفیہ صافیہ ارتباط ایشان حضرت نبی فقط صحبت و تعلیم و تادیب بآداب
تہذیب نفس بودہ است نہ بخرقہ و بیعت و در زمن سید الطائفہ جنید بغدادی رسم خرقہ ظاہر شد و بعد ازان رسم بیعت جاری
گشت و ارتباط سلسلہ بہر این امر محقق است اختلاف صور ارتباط ضرر نمیکند الی ان قال و علمای کرام ارتباط ایشان
در زمن اول باستماع احادیث و حفظ آن و روایت آن بود و بعد ازان تصنیف کتب و قراءت و مناولہ و اجازت آن
پیدا شد و ارتباط سلسلہ بہر نوع این امور صحیح است و اختلاف صور اثری نیست انتہی اور یہی مضمون صاحب منہاج کی
عبارت کا ہے کوئی سمجہ پایا سمجہو وہ بیان میں بحث میں لکہتے ہیں وما کان واقعا تحت عموم ما ندب الیہ کحفل رسول اللہ صلی
حیث یصح وما لم یکن مثال مع وجود کنوع الجود والسخاء وفعل المعروف فہو من الافعال المحمودۃ ولا یجوز ان یکون ذلک فی خلاف ما ورد
الشرع بہ لان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد جعل لہ فی ذلک ثوابا فقال من سن سنۃ حسنۃ کان لہ اجرہا واجر من عمل بہا
ہم کہتے ہیں یہ قیام تعظیمی عموم مفہوم کلی تعظیم ثابت بالقرآن میں داخل ہے تو محمود اور فعل معروف ہوا اور کسی

فعل معروف کا وجود بخصوصہ و بشخصہ اگر صدر اول مین نہ ہوا ہو جائز ہے کہ وہ فعل عموم حکم شرعی مین داخل ہے تو وہ خلاف امر الشرع
مین داخل نہین ہو سکتا جیسا کہ حضرت شاہ صاحب نے اپنے تحریر کی ہے دوسری وجہ یہہ ہے کہ اس قیام مین ایک عظمت نکلتی ہے
اور ادب پیدا ہوتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور ایجاد کرنا ایسی چیز کا مستحب ہے حدیث شریف مین اسکی ترغیب
واقع ہوئی ہے من سن فی الاسلام سنة حسنة فعمل بہا بعده کتب له مثل اجر من عمل بہا ولا ینقص من اجورهم شیء رواه مسلم
امام نووی نے شرح مسلم مین اور ملا محمد طاہر نے مجمع البحار مین ذیل حدیث مذکور مین لکہا ہے کہ نیک طریقہ جاری کرے نہین خواہ
اسکا خود ایجاد ہو اور پہلے تہا یا تہا مگر بیچ مین ہو گیا تہا پہر اسنے جاری کیا دونون صورتون مین اسکو ثواب ملیگا اور وہ طریقہ
خواہ علم ہو خواہ عبادت خواہ ادب ہو عبارت یہ ہے کان ذلک تعلیم علم او عبادة او ادبا پس ہم کہتے ہین کہ یہہ قیام طریقہ
حسنہ ہے جاری کیا گیا واسطے ادب کے بنا بر علیہ موجب اجر و مستحسن ہوا تیسری وجہ یہہ ہے کہ یہہ قیام کسی امر شرعی کی
مخالف نہین اور ممنوع وہ امر جدید ہوتا ہے جو مخالف ہوا اور شامل کسی امر سنت کو قال الامام حجة الاسلام الغزالی انما
المحذور بدعة تراغم سنة مامورا بہا اور یا نہین جو اپنی طرف سے عقائد باطلہ فاعلین عمل مولد کی ذمہ افترا کرکے حکم ممنوعیت
لگاتے ہین اور کہتے ہین کہ یہہ لوگ قیام کو فرض اعتقاد کرتے ہین اور نیز جانتے ہین کہ ولادت شریف آپکی اس محفل مین
ہوئی معاذ اللہ اور نیز حضرت کو عالم الغیب بالذات جانتے ہین سو یہہ تینون باتین غلط محض ہین قیام کو ہم مستحسن
جانتے ہین اور ولادت باسعادت کے خود مولود شریف خوانان بیان کر دیتا ہے کہ فلان سال اور ماہ و زمان و مکان مین ہوئی نہ یہ
محفل مین معاذ اللہ نبی کریم علیہ التسلیم کو ہم عالم الغیب بالذات نہین جانتے بلکہ یہہ جانتے ہین کہ آپکو جو علم ہوا اور ہوتا
ہے وہ ملائکہ کی خبر رسانی اور اللہ تعالی کی وحی و الہام و کشف و شہود کرنے سے ہے پس جب اعتقاد محفل و قیام مین کوئی
عقیدہ اور فعل مخالف اہل سنت نہوا پہر شناعت کیا چوتہی وجہ یہہ ہے ما رآه المسلمون حسنا فهو عند الله حسن حضرت ابن مسعود
سے روایت ہوا اسمین لفظ مسلمون واقع ہے لفظ صحابہ یا تابعین یا غیرہ کا نہین والعبرة لعموم الالفاظ
کوئی کسی طبقہ کے اہل اسلام پسند کرینگے وہ عند اللہ بہی پسند ہوگا لیکن مطلق سے مراد فرد کامل ہوتا ہے تو لفظ مسلمون سے
جو مسلمان کامل ہین وہ ہی مراد ہونگے اس تقریر سے ثابت ہوا کہ عہد صحابہ مین ان اصحاب کا پسند کیا ہوا مستحسن ہوگا
جو درجہ علم و عمل مین کامل ہونگے اسیطرح طبقہ تابعین اور تبع تابعین اور مجتہدین مین انکا پسند کیا ہوا پسندیدہ
اور مستحسن ہوگا جو اپنی معاصرون مین اعلی درجہ کے قوت نظری و عملی رکہتے ہونگے اسیطرح طبقات مجتہدین کے
بعد عامہ مسلمین مین انکا پسند کیا ہوا مستحسن عند اللہ ہوگا کہ جو شخص ممتاز ہونگے روایت اور درایت مین
مثل علماء دین ربانی و مفتیان شرع متین حقانی سو یہہ قیام ایسی چیز ہے کہ جبسے احداث اسکا ہوا ہے بڑے
بڑے علماء دین اسکو مستحسن فرماتے ہین پس انکے مقابل مین دو چار آدمیون کا قول جو قیام
سے انکار کرتے ہین مسموع نہوگا کیونکہ مطلق مین فرد کامل مراد ہوتا ہے اور علماء ہی کاملین شرعا و عرفا

قیام کا استحسان فرما چکے ہیں اب ہم اونکی دو چار نقلیں درج کرتے ہیں محمد ابن علی دمشقی محدث لکھتے ہیں جرت عادة کثیرة
من المحبین اذا سمعوا بذکر وضعه صلی اللہ علیہ وسلم ان یقوموا پھر ان کے بعد صاحب سیرت الشامیہ نے اس قیام کا ذکر کیا اور
محدث دمشقی مذکور کے عبارت کو کھولیا اور لکھدیا کہ ہذا القیام بدعة حسنة پھر ان کے بعد صاحب سیرة حلبیہ نے
بھی یہی لکھا اور اسیطرح علامہ عبدالغنی نے اپنی مولد میں لکھا کہ جرت العادة بقیام الناس اذا انتہی المداح الی ذکر مولدہ
صلی اللہ علیہ وسلم وہی بدعة مستحسنة مستحبة اور لکھ چکے ہم اور ہر کہ بدعت حسنہ کو سنت حکمیہ کہتے ہیں اور وہ موجب ثواب
ہوتی ہے تو یہ قیام بھی موجب حصول ثواب ہوا اور ایک موقع میں جو چند اشعار مدح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پڑھے گئے شیخ تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ تعظیما کھڑے ہوگئے اور اونکے ساتھ جمیع علماء اور کبراء جو حاضر تھے وہ بھی
صف کی صف کھڑے ہوگئے اور حال اس امام وقت کا علامہ زرقانی نے جلد اول شرح مواہب میں اس طرح لکھا ہے
الشیخ الامام العلامة ابو الحسن یحیی ابن عبد الکافی الملقب تقی الدین السبکی الفقیه الحافظ المفسر الاصولی المتکلم النحوی اللغوی الجدلی
الخلافی النظار شیخ الاسلام بقیة المجتہدین برع فی العلوم وانتہت الیه الریاسة بمصر انتہی اور چونکہ یہہ بڑے درجہ
کے شخص تھے ابتدائے سیرت حلبی میں جو انکی سند پکڑی ہے اور نام انکا اس تعظیم اور صفت سے لکھا ہی جو مرقوم ہوتا ہی
وقد وجد القیام عند ذکر اسمه صلی اللہ علیه وسلم من عالم الامة ومقتدی الائمة دینا وورعا الامام التقی الدین السبکی
وکفی مثل ذلک فی الاقتداء انتہی ملخصاً واضح ہو کہ ولادت اس امام کی ۶۸۳ھ اور وفات ۷۵۶ھ میں ہوئی اور اپنے وقت
میں مقتدی ایک عالم کے ہوئے اسیواسطے محدث حلبی ودیگر اکابر سلف رحمہم اللہ لکھتے ہیں کہ اقتدا امام سبکی کا کافی حجت ہے
مستحسن ہونے قیام میں اور لکھا امام برزنجی نے مولد شریف میں وقد استحسن القیام عند ذکر مولده الشریف ائمة ذوو روایة
وروية فطوبی لمن کان تعظیمه صلی اللہ علیه وسلم غایة مرامه ومرماه اور علماء عہد کے ورثة التاج شیخ عبداللہ سراج مفتی حنفیہ
مکی نے قیام مروجہ میلاد کیلئے لکھا توارثه الائمة الاعلام واقره الائمة الحکام من غیر نکیر منکر ورد راد یعنی اس قیام پر
ائمہ اعلام اور ائمہ حکام میں سے کسی نے رد وانکار نہیں کیا بلکہ سبھوں نے مقرر رکھا اور سبھوں میں جاری رہا پھر
اوسکے بعد مفتی عبدالرحمن سراج مفتی مکہ نے لکھا وعلماء العرب والمصر والشام والروم والاندلس کلہم یراہ حسنا
فعلی حاکم الشرع التعزیر لمنکرہ اس وقت **راقم الحروف** اسیقدر پر اکتفا کرتا ہے اور جن منصف حق طلب کو
مولد شریف کی اور زیادہ تحقیق منظور ہو وہ میرے رسائل دافع الاوہام والانوار ساطعه وغیرہ کو ملاحظہ
فرماویں اور جو کچھ میری دلائل پر براہین قاطعہ وغیرہ میں جرح وقدح کیا گیا ہی بار دوم جو انوار ساطعہ
کو نظر ثانی کرکے چھپوایا ہے اوس میں اونکی سب شکوک واوہام کو بحول اللہ وقوته القویه کھول دیا گیا ہے
ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین وصلی اللہ علی نبیک سید المرسلین وآله واصحابه
وحزبه اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین ٭ **حررہ عبد السمیع غفر اللہ له ولوالدیه**

تقریظ جناب مولانا قسیم الدین احمد رضوی عظیم آبادی کے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعالمین نذیراً والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ ورسولہ المخاطب بیا ایہا النبی انا ارسلناک شاہداً ومبشراً ونذیراً وداعیاً الی اللہ باذنہ وسراجاً منیراً وعلی آلہ واہل بیتہ الذین طہرہم اللہ تطہیراً واصحابہ الذین تبعوا النبی الامی وفرحوا بمیلادہ الشریف فبشرہم رسول اللہ بالنجاۃ تبشیراً **اما بعد** بندہ بارگاہ حضرت صمدیت سید قسیم الدین احمد رضوی حنفی قادری منعمی عظیم آبادی غفر اللہ لہ ولوالدیہ عاشقان روحی احمدی ومشتاقان کوئی محمدی کو بشارت دیتا ہے کہ رسالہ الدر المنظم فی بیان حکم مولد النبی الاعظم جسکو حضرت مولانا البحر الطمطام والحبر القمقام الغائص فی بحار التوحید القائم فی مقام التجرید والتفرید المہاجر الی اللہ ورسولہ السالک مسالک اقوم طرق حبیبہ وآلہ حضرت مولانا ابو الفضل اولنا الحاج الشاہ محمد **عبد الحق** الٰہ آبادی ثم المکی ادام اللہ لا زالت شموس افاضتہ طالعۃ علی الطالبین والمسترشدین بالحق نے تالیف کیا ہے ایسی کتاب لاجواب ودلائل حقہ سے معمور بلا ریب ہے کہ جسکی دیکھنے ہی سے منکرین کو بحر خجالت جانا ہوگا محبین کا دل باغ باغ ومنکرین کا کلیجہ داغ داغ ہوگا۔ **الحق** مولانا اسم بامسمی نے کتاب کو کیا ہی یعنی حق ہی تو نکو پڑھایا ہی اللہ تعالی مولانا ممدوح کو مجھے اور سب مسلمانوں کی جانب سے جزائے خیر دے اور ذات کو انکی مفیضاً علی الحق قائم رکھے اور کیونکر خوشی میلاد شریف سے مسلمان منکر ہو سکتا ہے جب اللہ تعالی نے **لقد من اللہ علی المؤمنین** کہکر ذات پاک نبی کریم کی ولادت سے مسلمانوں پر احسان جتایا ہے تو مقتضائے **ہل جزاء الاحسان الا الاحسان** ہم لوگوں کو ہمیشہ اظہار احسان کرنا وممنون ہونا چاہیئے وبفحوائے حدیث شریف کہ تکمیل کلمہ لا الہ الا اللہ بغیر قول محمد رسول اللہ نہیں ہوتی وظاہر ہے کہ لفظ محمد رسول اللہ بغیر دریافت کمالات ذاتی وصفاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کار آمد نہیں وموقوف علیہ فرض فرض ہوتا ہے بیان حالات رسول اللہ فرض ہوا وبعد بیان **الیوم اکملت لکم دینکم** الخ کے اللہ تعالی نے کتاب کریم کو اپنی بیان میلاد حضرت رسول اللہ کے ختم کیا یعنی **لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم** پہر منکرین پر **فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الہ الا ہو علیہ توکلت وہو رب العرش العظیم** ۵ فرماکر عتاب کیا

فاعتبروا یا اولی الابصار

تقریظ جناب مولانا مولوی عبد اللہ صاحب دام فیضہ داماد حضرت مولانا مولوی محمد قاسم صاحب مرحوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ علی ما رزقنا بمنہ وفضلہ اخوۃ الایمان وربطنا بالاتحاد والالفۃ حسن نظام الایقان واوجب علینا حضور الجماعات الخمسۃ

والجمع الاعیاد ومع الاجتماع فی حلق الذکر وتستحب الجمع لمحافل المیلاد وتحرم علینا المناقشۃ فیما بیننا والجدال والتباغض
وشیوع المنافرۃ فینا والمراء والتحاسد وجعل اختلاف الامۃ رحمۃ للمسلمین واظہر رافتہ باباحۃ الرخص علی المؤمنین والصلوۃ علی من
اختصہ بالخلق العظیم وعلی آلہ الذین اہتدوا بہدیہ المستقیم بعد حمد وصلوۃ کے احقر الی الباری عبد اللہ الانصاری تمام برادران دینی
کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ مدت سے اختلاف باہمی درباب مسئلہ میلاد سرور کائنات علیہ وعلی آلہ الصلوات والتحیات
سنتا تہا اور طرفین کا تعصب مجہ تا تیوما ترقی پذیر دیکہہ کر شبانہ روز دل سے دعا کیا کرتا تہا کہ یا اللہ کوئی حبیب مقبول انام حجج
خاص وعام اس مسئلہ میں ایسی تحریر فرمائیں کہ جس سے فریقین اپنی تعصب بیجا سے خبردار ہو کر باز آئیں اور حق پرست
اور منصف مزاج اور طالبان رعایت طریق مستوی پر لگ جائیں سو ان دنوں فقیر نے کتاب الدر المنظم فی بیان حکم مولد النبی
الاعظم دیکہی جسکی مصنف مخدومنا ومولانا شاہ محمد عبد الحق محدث مہاجر من الحق اس کتاب کے ہر مسئلہ کو بدلائل کتاب وسنت
واجماع امت مدلل پایا اگر اس کتاب کے مصنف کو منصف وفاروق اور کتاب کو قول فیصل وصراط مستقیم کہا جاوے تو بجا ہے
اور کیوں نہو مصنف دام ظلہ العالی کہ معظم زادہا اللہ تعظیما وتشریفا میں علماً وفہماً وورعاً مثل آفتاب مشہور ہیں جنکی
دلیل اونکی دلائل مقبولیت سی ہے کہ وہ حرم محترم میں شیخ الدلائل ہیں فقیر کو اونکی توصیف کی کچہہ ضرورت نہیں ہیچ ہیچمدان
تمام مضامین اوس کتاب کے اونکی فضل وکمال پر برہان قاطع ہیں اور صحت عبارات کی خود بخود انوار ساطعہ ہیں
ہاں اسقدر گذارش ضروری ہے کہ جو کچہہ مصنف مد ظلہ نے درباب جواز میلاد ومجوزات تحریر فرمایا وہ ہی مسلک قدما
وفضلاء ہندوستان کے مشاہیر علماء کا سلف سے لیکر خلف تک رہا ہے چنانچہ جناب مولانا شاہ عبد الحق محدث و
حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث و مولانا شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی و مولانا مولوی احمد علی محدث
ومولانا مولوی مفتی عنایت احمد و مولانا عبد الحی رحمہم اللہ تعالی واستاذنا مولوی محمد لطف اللہ و مولانا مولوی الحاج احمد حسن
ومولانا الحافظ الحاج محمد ملا نواب سلمہم اللہ تعالی کا اسی پر عمل رہا اور ہے اور نیز زبدۃ الفضلاء واستاذ العلماء مولانا
مولوی محمد یعقوب صاحب مرحوم مدرس اعلی مدرسہ دیوبند خاص دیوبند میں بارہا محافل میلاد میں شریک ہوئے
اور بحالت قیام حاضرین وسامعین قیام بہی کیا اور فرمایا کہ اگرچہ اسکی اصل جیسی کہ چاہیے نہیں پر جبکہ تمام مجلس ذکر ولادت
کی تعظیم کو اوٹہہ کہڑی ہو ایسی حالت میں قیام نہ کرنا بے ادبی سے خالی نہیں چنانچہ مولانا مخدومنا کی اس قول اور
فعل پر بہت سے شاگرد رشید وباشندگان شہر شاہد ہیں ماسوا اسکے سلالۃ خاندان مصطفوی جامع الشریعۃ والطریقۃ
حاجی محمد سید عابد مہتمم مدرسہ دیوبند نے خاص مولانا ممدوح سے خاص اپنے مکان پر ذکر ولادت شریف بطریق وعظ
کرایا اور شیرینی بہی تقسیم فرمائی اور نیز کہف الفضلاء مولانا مولوی محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ ناظم مدرسہ مذکور
کی زبانی کرۃ مرۃ سنا گیا ہے کہ ذکر ولادت باسعادت موجب خیر وبرکت کے ہے اور خاص مولانا بہی بعض
بعض جگہہ مجلس میلاد میں شریک ہوئے چنانچہ پیر جی واجد علی صاحب دیوبندی جو مولانا کی مرید اور مولود خوان ہیں

اس امر کے ثابت ہونے میں بس ہے جو بعض اشخاص بالتحقیق اہالیان بدعت دیوبند کا اپنی تحریرات میں بالتعین ذکر ولادت
باسعادت سے تشبیہ دیتے ہیں سراسر بیجا ہے اور اتہام عظیم ہے جب کہ یہ بدیہی عقل ہو گی وہ سمجھ لیگا کہ اہل بدعت سے
مدرس اعلی مہتمم و مدرسہ بدعت کی اقوال و افعال کا اعتبار ہے بلکہ مرتبہ کے سخافات کا۔ واللہ اعلم

بالصواب والیہ المرجع والمآب

تقریظ

جناب مولوی محمد جمیل الرحمن خان صاحب

خلف الصدق مولوی عبد الرحیم خانصاحب مرحوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لمن بعث حبیبہ الی الخلق رحمۃ للعالمین۔ والشکر لمن ارسل رسولہ الی الوری خاتم النبیین۔ والصلوۃ علی من
خوطب بخطاب الم نشرح لک صدرک۔ ثم بشر ببشارۃ ورفعنا لک ذکرک۔ وامر بذکرہ جملۃ عباد اللہ بقولہ واذکروا
نعمۃ اللہ کیف لا فان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی تکریما۔ فیا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما۔ وعلی
جمیع آلہ وصحبہ الذین فدوا اعمارہم وما ملکت ایمانہم فی مرضاۃ اللہ وحب رسولہ فطوبی لہم۔ اولئک حزب اللہ
الا ان حزب اللہ ہم المفلحون۔ فخیر السبل وسائر المسلمین اتباعہم لانہم ہم المہتدون۔ وبعد فہذہ رسالۃ
عجیبۃ غریبۃ بارعۃ ومقالۃ انیقۃ رشیقۃ فارعۃ۔ اصلہا ثابت وفرعہا فی السماء۔ تتلألأ فیہا آیات و
احادیث کاللیلۃ القمراء۔ یعجب حسن رزانۃ مضامینہا کل ناظر باہر۔ ویغرب حصافۃ بیانہا کل طالع ماہر
فی جواز مولد البشیر النذیر۔ تدق اللہ شفاعتہ کل صغیر وکبیر۔ تنشرح بہا صدور المحبین وتضیق بہا قلوب
المنکرین۔ تمرح بہا نفوس اہل الحق والوداد۔ وتمرج منہا عیون اہل الہواء والعناد۔ ولا لمہا فالقۃ
لاکباد الزائغین۔ عن سبیل الرشاد۔ ووجہہا خارقۃ لاکناد الزائغین الی طریق الفساد۔ ولیت شعری
ما الدلیل عند سبط الجاحدین۔ وما الحجۃ عند قوم المانعین۔ وہل لانکارہم من ہذا الفعل الحسن اصل

والشن لہم ثبوت بالنقل - او السبیل بہم جاؤا بالشقر والبقر - عن نبات آخر - محض الحقد والشین - ومخض البغض والمین - فما لہولاء القوم لایکادون یفقہون حدیثا - ولا یعرفون من السبت خمسا - لعمری ان عمل المولد المنیف الکریم - موجب لفوز درجات النعیم - علی ان فیہ ارغام الشیطان - وازدیاد حب اللہ لاہل الایمان - کیف لا وقد تعلق بہا العالم الکبیر - الفاضل الخبیر - الفقیہ الجلیل - والمحدث النبیل - المولنا الحاج محمد عبد الحق الہ آبادی - ابقاہ اللہ فی لسبط الایادی - المہاجر بیت اللہ الحرام - والزائر روضۃ النبی الغنی بالانعام - فللہ در مولفہا حیث الفہا - ومن صیحہا حین اصفہا - لاینزع فیضانہ عن کل عالم وعامی - والاکرم من ہدایتہ کل اقاصی وادانی - فما اذکی ذہنہ الثقیف - وما اشحذ فکرہ الحصیف - لعلی انہ یخطر ببالی مرۃ بعد اخری - وکرۃ بعد اولی - ان تحریر مثل ہذہ الرسالۃ لامر فخیم - والی بیان ہذہ المسئلۃ للناس احتیاج عظیم - الی ان جاء محظوظا بالی مخلعتہ من ظہر الغیب بخلعۃ الوجود - ومکللا باکلیل الطبع من توفیق الملک المعبود - لینظر اہل الرشاد من المسلمین - ان ہذا الفعل مقبول محبوب بین المومنین - من قدیم الایام الی زماننا الذی تقلب ظہر البجن فالحق ما راہ المومنون حسنا فہو عند اللہ حسن - ولیعلم الذین ظلموا علی انفسہم بالانکار - وتشمروا فیہ ذیل الاصرار - مہ یتجاوزون فی ذلک شتتا - ویحیدون عن طریق المستقیم تشطط - ویتنابزون اہل السنۃ بالقاب اہل البدعۃ والشرک والجحیم - فسبحانک ہذا بہتان عظیم - فعسی ان یحین لہم ہذہ الرسالۃ فصل الخطاب - ان تنظروا بعین الانصاف طالبا للصواب - لان المؤلف سلک فیہا مسالک المحققین - واختار مذہب المدققین - باعدا عن التفریط والافراط - آخذ الطریقۃ السداد والاحتیاط - واللہ یہدی من یشاء الی صراط المستقیم - ویضل من یشاء وہو الحکیم العلیم - ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین - وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین - صلی اللہ علی خیر خلقہ محمد سید المرسلین - برحمتک یا ارحم الراحمین ۔

نمقہ احقر عباد اللہ المنان عبدہ محمد جمیل الرحمن خان عفی عنہ مدرس اللسان العربیۃ فی مشن کالج دہلی

قصیدہ عرض حال پرملال اشرف شکستہ بال بحضور پرنور

حضرت سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم

الصلوۃ اے پیشوائے انبیا	السلام اے مقتدائے اولیا
الصلوۃ ای حضرت شمس الضحی	السلام اے حضرت بدر الدجی

الصلوة ای سید نور الهدی — السلام ای سرور هر دو سرا

الصلوة ای سید خیر الوری — السلام ای شافع روز جزا

الصلوة ای رحمة للعالمین — السلام ای مظهر ذات خدا

الصلوة ای سرور دنیا و دین — السلام ای باعث تکوین ما

گر نبودی ذات پاکت را وجود — کن نه گفتی خالق ارض و سما

هر چه هست از هستی تو هست شد — نیستی را هستیت آمد فنا

اول آمد نور آخر شد ظهور — شد ثبات ابتدا و انتها

تو نبی بودی و آدم آب و گل — هیچکس را نیست بر تو ابتدا

سید اولاد آدم ذات تو — کی میسر شد کسی را این عطا

صبح عالم شب دیجور بود — از تو روشن گشت یا بدر الدجی

ذره ذره نور یاب از حسن تو — بدر رخ پر نور یا شمس الضحی

سورهٔ واللیل وصف زلف تو — والضحی تفسیر روی دلربا

ای که مداحت خدای ذوالجلال — از ثنایت خامشی حد ثنا

آنکه وصف اوست قرآن مجید — کیست در وصفش کند چون و چرا

یا نبی الله بحالم کن نظر — سوختم در آتش هجر شما

پرده افگن از رخ پر نور خویش — کز فراقت بر لب آمد جان ما

یا بخوان ما را حضور خویشتن — مخلصی یا بیم زین دار عنا

تاب تنهائی ندارم بعد ازین — از چنین محبوب محبوب خدا

آرزو دارم زخاک کوی تو — هر دو چشم خویش سازم سرمه سا

سجدهٔ خاک در دربار تو — عاشقانت را خوش از ظل هما

گر همایون بخت من یاری کند — جان بخاک کوی تو سازم فدا

آن کمند زلف مشکینت کجاست — تا کشد فرقم بسوی خاک پا

شوکت سلطان نگردد هیچ کم — زالتفات او بسوی حال گدا

جان شیرین تلخ شد در هجر تو — جام وصلت بخش از بهر خدا

بعد مردن گر بدست آید وصال — صد هزاران جان برین مردن فدا

بحر رحمت ایزدی من تشنه کام — در تب و تابم ز صد رنج و عنا

وعدهٔ وصلت بروز محشر ست — من کجا و وعدهٔ وصلت کجا

تاب مهجورے ندارم ساعتے — تا بکے مانم درین رنج و بلا

یا الٰهی زود تر محشر شود — تا بچشم سر به بینم آن لقا

عشق حق در عشق تو دارد مقر — منکرش را لعن گویم بر ملا

قطع به دستیکه در دست تو نیست — لنگ باد آن پا ز راهت تا شنا

کور به چشمی نخواهد دیدنت — کر بود گوشے که نشنید از ثنا

در سرے سودات نے باد اقلم — دل که بے دردت بود بروے بلا

یا رسول الله منم بیچارۂ — بیکس و بے یار و یاور بے نوا

زاد راهِ آخرت موجود نیست — هر زمانم الرحیل آمد ندا

منزلم دور و دراز و پر خطر — بے سر و سامانم و بیدست و پا

نے بدستم زهد و نے حسن عمل — از تهیدستی رسد کارم کجا

کار بد اخلاق بد گفتار بد — خبث باطن را نه حد و انتها

هر چه کردم نیست در وی جز بدے — بار نیکی نا ورد تخمِ خطا

هر دم از عمرم که در شهوار بود — هر زمانم گنج گوهر بے بها

دانه دانه منتشر کردم بخاک — وائے بر حالم دریغا حسرتا

خرمن عمرم به برقِ لهو سوخت — بے سر و سامان شدم مفلس گدا

صرف کردم عمر در لهو و لعب — نیست در دستم بجز حرص و هوا

خواب خرگوشم بگوشم پنبه کرد — هیچ نه شنیدم ز پندِ دلکشا

نفس و شیطان دشمنانم در پے اند — نیست جز ذاتت که ملجائے ما

دشمنم بر حال زارم گریه کرد — دیده آید دوست چون سازد جفا

بار عصیان گردنم دوتا نمود — زین گرانباری سبکدوشم نما

گرچه غرقاب گناهانم ولے — نیستم مایوس ز امیدِ نجا

چشم دارم یار من یارے کند — او حلیم و من گرفتارِ بلا

از تهیدستی چه باشد خوف و بیم — تو محمد بادشه **اشرف** گدا

تقریظ منظوم من تصنیف منشی محمود صاحب المتخلص بہ رونق

یہ تصنیف کیا عمدہ اور دلنشین ہے — کتاب ایسی ابتک تو دیکھی نہین ہے
ہے کس بحرِ دانش کی یہ درفشانی — کہ ہر اک ورق دامنِ گوہرین ہے
عجب لکھی ہے یہہ کتاب مدلل — مؤلف کو اسکی ہزار آفرین ہے
روایت قویہ درایت صحیحہ — نہین ایسے خوبی جو اسمین نہین ہے
لنو اسکو دیکھا تو اصل اسکی بیشک — حدیثِ شریف اور کتابِ مبین ہے
جو قولِ بزرگان ہے وہ مستند ہے — جو قولِ مشائخ ہے محکم متین ہے
یہہ وہ شاہدِ دلربا جلوہ گر ہے — فدا جسکی خوبی پہ ماہِ جبین ہے
ہر اک صفحہ کا رُخِ دل رُبا ہے — ہر اک سطر اک گیسوی عنبرین ہے
ہر اک دائرہ ہے اگر دُرجِ گوہر — تو ہر اک نقطہ بھی دُرِ ثمین ہے
جو دیکھے گا صَلِّ علےٰ ہی کہے گا — کہ مملو بذکرِ شہِ مرسلین ہے
ہین اس دُرِ منظم سے محروم منکر — کہ یہہ درخورِ گوشِ اہلِ یقین ہے
لکھین ہین وہ ایسے دلائل قویہ — کہ منکر کو گنجایش اصلا نہین ہے
زادہ ہی سمجھے گا ذکرِ نبی کو — جو ساء المصیر اور جو بئس القرین ہے
نمانے اگر منکر اب بھی تو کیا ہے — ہمیشہ سے انکی تو عادت یونہین ہے
معجزے سے بھی لایا ابو جہل ایمان — علاج اس جہالت کا ممکن نہین ہے
جو ہین منکر بزمِ میلاد دیکھین — کہ کیسی قوی حجتِ مثبتین ہے
دعا مانگو اللہ سے یہہ باتین چھوڑو — کہ ذات اوسکی بس ارحم الراحمین ہے
محبت نبی کی تو ہی اصلِ ایمان — جو یہہ ہی نہین ہے تو کچھ بھی نہین ہے

قطعہ تاریخ دیگر

چھپ چکی جب کتاب مولانا
واقعی جو دُرِ منظم ہے
مینے اِک دوست سے کہا اِسکی
جو کہ دل سا رفیق و ہمدم ہے
ہم بجا تاریخ کا تو اب لین
کہ یہہ ذکرِ رسول اکرم ہے
بولا ارشد کتاب واللہ
بجز حبِ نبی اعظم ہے
١٣٠٨ھ

قطعہ تاریخ منشی رونق

بہت خوب ہے دُرِ منظم چھپا — کسی شے کا اس مین نہین کچھ قصور
کہا جبکہ رونق سے تاریخ کو — تو فوراً کہا اوس نے خیر السرور
١٣٠٧ھ

قطعہ تاریخ طبعزاد مولانا قسیم الدین صاحب رضوی عظیم آبادی

ہوئی جبکہ مطبوع تر یہہ کتاب — کہ ہر قول اسکا ہے بس با صواب
ندا ہاتفِ غیب نے دی مجھے — کہ دُرِ منظم ہے یہہ لاجواب
١٣٠٧ھ

برکات اولیائے نقشبند

علوم و فنون اسلامیہ کی خدمت اولیائے نقشبند کا طرہ امتیاز رہا ہے۔ درس و تدریس، تعلیم و تعلم، تصنیف و تالیف، نشر و اشاعت اور مسند رشد و ہدایت پر متمکن رہے۔ قلم و قرطاس سے تبلیغ حق کو بام عروج بخشا، ہر شعبہ ارشاد و تبلیغ میں عشق و محبت اور ایثار و قربانی کو حرز جان بنایا، کتابیں لکھیں لکھوائیں اشاعت پر کمر بستہ رہے، اولیائے امت اور علمائے ملت نے استفادہ کیا۔ عوام و خواص نے درس لیا۔ ایک طرف عاشق رسول اکرم مولانا عبد الرحمٰن جامی علیہ الرحمۃ کی شہرہ آفاق تصنیف الفوائد الضیائیہ (شرح جامی) پڑھ کر عالم بنے تو دوسری طرف مکتوبات امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ سے فیض یاب ہو کر سلوک و تصوف کی راہ پر گامزن ہوئے یہ دونوں شخصیتیں اکابر اولیائے نقشبند میں ممتاز مقام پر فائز ہیں۔ پھر ان کے تربیت یافتہ حضرات نے انہی کی سنت حمیدہ کو اپنایا۔ الحمد للہ علیٰ منہ و کرمہ۔ کہ شاہکار ولایت، نازش طریقت قطب الوقت شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد علیہ الرحمۃ کے عالی مرتبت خاندان سے جلیل القدر فرزند پیر طریقت، فخر ملت الحاج صاحبزادہ میاں غلام احمد صاحب نقشبندی مجددی دامت برکاتہم زیب سجادہ آستانہ عالیہ شرقپور شریف نے اسی رسم ایثار و قربانی کو تازہ کرنے کیلئے اہم کتب اسلامیہ کی اشاعت پر کمر ہمت باندھی ہے حضرت میاں صاحب علیہ الرحمۃ کی لائبریری سے نایاب کتب کو شائع کرنا شروع کر دیا ہے اس سلسلہ کو دوام بخشنے کیلئے مولنا قاری صاحبزادہ میاں محمد ابوبکر نقشبندی زید مجدہ کو ناظم اعلیٰ مقرر کیا ہے چنانچہ میلاد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایک صدی قبل شائع ہونے والی نہایت عمدہ، مبسوط اور تحقیقی کتاب الدر المنظم فی بیان حکم مولد النبی الاعظم کو زر کثیر صرف فرما کر شائع کر کے قابل تقلید کارنامہ سر انجام دیا ہے انشاء اللہ العزیز مستقبل قریب میں شمس التواریخ، احتیاط الظہر اور دیگر اہم تاریخی، مذہبی، تعمیری، اصلاحی، اسلامی، فقہی، فنی، تدریسی کتب اشاعت پذیر ہونگی، جملہ اہل سنت خصوصاً آستانہ عالیہ شیر ربانی سے منسلک حضرات کو اپنے اکابر کے نقش قدم پر چل کر نشر و اشاعت کے [illegible] کو مستحکم بنانا چاہیئے۔

منجانب: محمد منشا تابش قصوری مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور ○ قاری [illegible] خطیب جامع مسجد [illegible] حبیب ہو